

غیر مُقلّدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے



ناشر

نعمان اکیڈمی

مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ

ڈیوڑھا پھاٹک



نومبر ۱۱ ۔ ۲۰۱۰ء محسن عالمی سلام تبلیغی اجماع رائیونڈ لاہور

عدم متقلدین کے خلاف علماء عرب و عجم کے فتوے

تنبیہ الضآلین

و

ہدایت الصالحین



مرتب

حضرت مولانا عنایت علی دہلوی رحمہ اللہ



ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ، اما بعد ! یہ ایک مسلّمہ تاریخی حقیقت ہے کہ برّصغیر پاک وہند میں اسلام لانے والے، اسلام پھیلانے والے اور اسلام قبول کرنے والے سب اہل السنۃ والجماعۃ حنفی تھے۔ اس ملک میں کلمۂ اسلام، قرآنِ مجید، سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فقہِ اسلامی لانے کا سہرا صرف اور صرف حنفیوں کے سر ہے اس ملک کے تمام سلاطینِ اسلام، تمام فقہاءِ اسلام، تمام اولیاء کرام، تمام محدثین اور مفسرین اور عوام اہلِ اسلام اہل السنۃ والجماعۃ حنفی ہی تھے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے بھی ترجمانِ وہابیہ میں جابجا اس حقیقت کا اعتراف فرمایا ہے۔ تقریباً بارہ سو سال تک یہاں اہل السنّۃ والجماعت کی مساجد خالص عبادت گاہ تھیں نہ کوئی مناظرہ نہ مجادلہ، اس تقلیدی دور میں لاکھوں کافر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ سنہ ۱۲۰۰ ہجری گزرنے کے بعد مطابق حدیث الآیات بعد المائتین قیامت کی نشانیوں کا ظہور شروع ہوا اور مساجد میں فساد برپا کرنے کے لیے ایک فرقہ پیدا کیا گیا۔ جس نے سابقہ بارہ سو سال کے مسلمانوں کو مشرک کہنا شروع کر دیا۔ اسلام کے مایۂ ناز ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کو قیاسِ شیطان کہا اور یہودی احبار و رہبان والی آیات ان پر چسپاں کیں اور تمام مقلدین کو مشرک ثابت کرنے کے لیے ابوجہل اور دیگر مشرکینِ مکہ کے متعلق جتنی آیات تھیں وہ ان پر چسپاں کیں۔ تمام فقہاء، محدثین، مجاہدین، شہداء، مفسرین،

صوفیاء کرام کو ابوجہل جیسا ثابت کیا گیا۔ اس فرقے نے مسلمانوں میں ایسا فتنہ ڈالا کہ اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ کا بھی خیال نہ کیا۔ ان کا پروگرام یہ تھا کہ انگریز کے خلاف جہاد حرام اور مسلمانوں اور ان کی مساجد میں فتنہ و فساد فرض۔ پہلے مقصد کے لیے الاقتصاد فی مسائل الجہاد اور ترجمانِ وہابیہ جیسی کتابیں لکھی گئیں اور دوسرے مقصد کے لیے ہزاروں کتابیں، رسائل اور اشتہارات لکھے گئے۔

ابتداءً اس فرقہ نے اپنا نام موحد رکھا کیونکہ یہ تمام مقلدین کو مشرک کہتے تھے پھر انھوں نے اپنا نام محمدی رکھا کیونکہ وہ تمام ائمہ مجتہدین اور ان کے کروڑوں مقلدین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر خیال کرتے ہیں چونکہ اس فرقہ کا اصل مقصد مسلمانوں میں فتنہ و فساد ڈالنا تھا ان کا مزاج بالکل خوارج کے مزاج سے ملتا ہے جیسے وہ فرقہ اپنے سوا سب مسلمانوں کو بے دین اور گردن زنی سمجھتا تھا یہی حال اس فرقہ کا ہے اس فرقہ کا پہلا قدم سلف سے بدگمانی اور دوسرا قدم سلف پر بدزبانی ہے ان کی اپنی نہ کوئی مستند تفسیر ہے نہ کوئی حدیث و فقہ کی مستند کتاب ہے۔ بس چند باتیں ابن حجرؒ اور نوویؒ سے سرقہ کرتے ہیں اور زبان ابنِ حزم والی استعمال کرتے ہیں۔ ان کا علمی حدود اربعہ اس سے زیادہ نہیں۔

چند ہی سالوں کے بعد یہ فرقہ کئی چھوٹی چھوٹی فرقیوں میں بٹ گیا۔

۱۔۔۔ ایک غیر مقلد فرقے کا نام اہلِ قرآن رکھا گیا جن کا دورِ برطانیہ سے پہلے کا کوئی قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر موجود نہیں۔ یہ فرقہ جب بھی دین میں فساد ڈالتا ہے تو قرآنِ پاک پر جھوٹ بولتا ہے اور جو لوگ ان کے جھوٹ کو تسلیم نہ کریں ان کے بارہ میں پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ یہ قرآن کے منکر ہیں۔ مثلاً ان کا شور ہے کہ قرآنِ پاک کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ مانو جو یقیناً قرآن پر جھوٹ ہے مگر جو لوگ اس جھوٹ کو نہ مانیں ان کو وہ منکرِ قرآن کہتے ہیں۔

قرآنِ پاک کی صداقت کو اپنی صداقت، قرآنِ پاک کے فضائل کو اپنے فرقہ کے فضائل اور حفاظِ قرآن کے فضائل کو اپنے فضائل قرار دے کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں ـــــ وہ اپنے مسائل کو کبھی قرآنِ پاک سے ثابت کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے، ہاں اہل السنۃ کے وہ مسائل جن میں قرآن خاموش ہے اور اہل السنۃ سنّت سے اُن مسائل کو لیتے ہیں۔ ان مسائل کے بارہ میں یہ شور مچاتے ہیں کہ یہ مسائل قرآن سے ثابت کرو ـــــ احادیث کو قرآن کے مخالف اور عجمی سازش قرار دیتے ہیں۔

۲ ـــــ دوسرے غیر مقلد فرقے کا نام اہلِ حدیث رکھا گیا جن کی دنیا میں کوئی حدیث کی کتاب ہی نہیں، نہ انگریز کے دور سے پہلے کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ، نہ حدیث کی شرح۔ یہ فرقہ جب بھی دین میں فساد ڈالتا ہے تو حدیث کا نام لے کر جھوٹ بولتا ہے۔ مثلاً ان کا بچہ بچہ کہتا ہے کہ حدیث میں ہے کہ مسائل اجتہادیہ میں مجتہد کی تقلید شرک ہے۔ حنفی شافعی کہلانا شرک ہے۔ فقہ کو ماننا شرک ہے، اجماع کو ماننا شرک ہے، اجتہاد کو ماننا شرک ہے حالانکہ یہ تمام باتیں حدیث کے نام سے جھوٹ ہیں لیکن جو لوگ ان کے اِن جھوٹوں کو نہ مانیں ان کو وہ منکرینِ حدیث کہتے ہیں۔ یہ لوگ اس قدر احساس کمتری میں مبتلا ہیں کہ نہ اپنا مسئلہ کبھی پورا بیان کرتے ہیں نہ اس کو حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لیے ان کے علماء تو میدان چھوڑ چکے ہیں۔ اَن پڑھ لڑکوں کو بھیجا جاتا ہے کہ فقہ کے اجتہادی مسائل پر حدیث کا مطالبہ کرو۔ حالانکہ حدیثِ معاذؓ سے ثابت ہے کہ اجتہادی مسئلہ ہی وہ ہوتا ہے جو صراحۃً کتاب و سنّت میں نہ ملے۔ اس طرح وہ اجماع کا انکار کر کے دوزخی اور قیاسِ شرعی کا انکار کر کے بدعتی بنتے ہیں۔ الغرض:

(۱) وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ فلاں مسئلہ کس حدیث میں ہے ؟

(۲) جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھارا فلاں عمل یا عقیدہ کس حدیث میں ہے تو فوراً کہتے ہیں تم ہی بتاؤ کہ یہ کس حدیث میں منع ہے ؟

(۳) اگر کوئی حدیث ان کو دکھا دی جائے تو پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ جس طرح رافضی ہزاروں صحابہؓ میں سے دو چار صحابہؓ کو مانتے ہیں۔ ہم بھی حدیث کی سینکڑوں کتابوں میں سے صرف چھ کتابوں کو مانتے ہیں اور باقی تمام ذخیرۂ حدیث کا انکار کر جاتے ہیں۔ اگر ان ہی کتابوں میں سے آپ کوئی حدیث دکھا دیں تو کوئی شرط لگا دیتے ہیں کہ اس میں فلاں لفظ نہیں، فلاں شرط نہیں۔ ہم اللہ اور رسولؐ کی صرف وہ بات مانتے ہیں جب وہ ہماری شرط کے موافق بات کریں اور ہمارے الفاظ بیان کریں۔ دُنیا میں ایک بھی غیر مقلد نہیں جو کبھی اپنی شرط چھوڑ کر اللہ اور رسولؐ کی بات مان لے وہ برملا اللہ اور رسولؐ کو چھوڑ دیتے ہیں مگر اپنی بناوٹی شرط کو کبھی نہیں چھوڑتے ——— اور اگر ان کی شرط کے موافق ہی کوئی حدیث مل جائے اور آپ کہیں کہ یہ حدیث تو تمھاری شرط کے بھی موافق ہے تو رگیں پُھلا کر پورے زور سے ایک ہی سانس میں تین مرتبہ کہتے ہیں ضعیف ہے، ضعیف ہے، ضعیف ہے۔ اور شور مچائیں گے کہ تم ایک بھی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکے۔ اگر آپ پوچھ لیں کہ آخر ضعیف ہونے کی کوئی شرعی دلیل کیا ہے؟ تو فوراً فقہ کی دو چار غیر مفتیٰ بہ اور متروک العمل جزئیات سنا کر شور مچائیں گے کہ تمھاری فقہ میں یوں لکھا ہے یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ انکار حدیث پر پردہ پڑا رہے۔

بہر حال یہ فرقہ فتنہ ڈھانے میں خوارج سے بھی چار قدم آگے ہے۔ یہ فرقہ نہ مکہ کی پیداوار ہے نہ مدینہ کی بلکہ دورِ برطانیہ میں ہندوستان میں پیدا ہوا۔ علماء اسلام نے عوام کو ان کے وساوس سے بچانے کے لیے فتویٰ دیا کہ یہ لوگ نہ اہلِ حدیث ہیں

یہ محمدی بلکہ لامذہب ہیں۔ دین میں فساد اور مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والے ہیں۔ اس فتویٰ پر علماء حرمین شریفین کی بھی تصدیقات ہیں۔ یہ فتویٰ "تنبیہ الضالین" نامی کافی عرصہ سے نایاب ہو رہا تھا۔ آج کل لامذہبوں نے عوام کو ورغلانا شروع کیا کہ مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے حنبلی مقلدین ہمارے ہم مذہب ہیں اور حرمین شریفین مرکز اسلام ہیں عوام کو اس دھوکا سے بچانے کے ہم اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں کہ المہند علی المفند پر علماء حرمین شریفین کی تصدیقات ہیں اگر آپ حرمین شریفین کو مرکز اسلام مانتے ہو تو آؤ اس کتاب پر دستخط کردو مگر لامذہب حرمین شریفین کی اس مصدقہ کتاب پر کبھی دستخط نہیں کریں گے۔ اب حضرت مولانا قاری شمس الدین احمد مکی مسجد گوجرانوالہ نے وہ خاص فتویٰ جو خاص ان لوگوں کی گمراہی پر علماء حرمین شریفین نے دیا تھا اس کو شائع کر دیا ہے تاکہ ان کا یہ دھوکا کھل جائے اور عوام جان لیں کہ علماء حرمین شریفین تو ان کو گمراہ جانتے ہیں۔ اس فتویٰ کے علاوہ فیصلہ مکہ، الفیصلۃ الحجازیہ میں بھی سعودی حکومت نے مولوی ثناء اللہ اور اس کی جماعت کو گمراہ قرار دیا ہے۔

یہ فتاویٰ ان لوگوں کے لیے درس عبرت ہیں جو منبر و محراب پر یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ اہلِ حرمین ہمارے ہم مسلک ہیں حالانکہ وہ سب بیس رکعت تراویح کے قائل و فاعل ہیں وہ سب کے سب مقلدین ہیں، ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین کہتے ہیں۔ نماز جنازہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھاتے ہیں۔ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتے وغیرہ۔

محمد امین صفدر

اس کتاب کا نام

تنبیہ الضالین وہدایت الصالحین

یہ وہ فتویٰ ہے جو مکے اور مدینے کے علماء کرام نے مکے اور مدینے سے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب نے جو نائب اور سجادہ نشین ہیں۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کے مقام دہلی میں اور خاص و عام مومنین کے معتمد اور بہت علماء و فضلاء اور حضرت امیرالمومنین سید احمد قدس سرہ کے خلفاء نے لا مذہب والوں کے احوال سے مطلع ہو کر ان کے طریقے کے مردود اور جھوٹے ہونے کی دلیلیں اور کیفیت لکھ کر اپنی اپنی مہر اور دستخط سے مزین فرما کر ہندوستان سے بھیجا ہے کہ عوام نادان مسلمان ان لوگوں کے بُرے اعتقاد کی باتوں سے اور بُرے طریقے سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور ان کے مکر اور فریب اور طمع کی باتیں منافقانہ کہ دل میں کچھ اور منہ میں کچھ سُن کر گمراہ نہ ہو جاویں۔

مطبع سید الاخبار
دہلی کے درمیان چھاپا گیا ۱۲۶۲ھ ہجری

ابوالحسن معاویہ سلفی
دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط اما بعد سب مسلمانوں
کی دریافت کے واسطے لکھا جاتا ہے۔ کہ قبل اس کے تخمیناً بیس برس آگے اس ملک میں
شرک و بدعت کے کام بہت سے پھیل رہے تھے۔ اکثر لوگ اس بلا میں گرفتار تھے
اور نماز روزے کا چرچا نہایت کم + بارے افضال الٰہی سے حضرت امیرالمومنین
سید احمد قدس سرہٗ کا تشریف لانا بارادہ سفر حج بیت اللہ کے اس طرف ہوا +
اور مولانا عبدالحی اور مولانا محمد اسمٰعیل وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم حضرت کے معتقدین خاص
نے آپ کے اشارے سے مجلس وعظ و نصیحت کی گرم کی + کلام اللہ اور کلام رسول اللہ
صلعم کے مضامین کے سننے سے اور حضرت کی صحبت اور اُن کے کلام کی برکت سے لوگوں کو
شوق دینداری اور اللہ و رسول کی تابعداری کا ہوا + بہتوں نے حضرت کے دست مبارک
پر بیعت توبہ کی پھر چند روز میں اچھے خاصے مومن پاک ہو گئے + بعد اُس کے حضرت بارادہ جہاد
ولایت کی طرف تشریف لے گئے۔ اُن کے خلفاء کی سعی سے بازار ہدایت کا خوب ہی
گرم ہوا سینکڑوں مسجدیں آباد ہو گئیں بلکہ از سر نو بنیں + شرک اور بدعت کی جڑ کٹ
گئی راہ اسلام کی سب نے اختیار کی + چند مدت اسی طرح بخوبی گذری اتفاق و محبت سے
مسلمانوں کی آپس میں اوقات بسر ہوئی + دو برس ہوں گے کہ بعضے کم علم لوگوں نے حضرت کی
خبر شہادت بعد اپنی ناموری اور جاہلوں میں عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے میں دُنیا
کمانے کو اور ایک گروہ علاحدہ مقرر کر لینے کو اس دین محمدی میں رخنہ ڈالنا شروع کیا
کچھ کچھ نئی بات اور جھوٹے مسئلے کلام الٰہی اور کلام رسول کو دھوکے کی ٹٹی بنا کر ظاہر کی +
جس کے سبب قدیم چال میں جو علمائے دیندار اور فضلائے نیک کردار موافق احکام خدا اور
رسول کے ٹھہرا دی تھی۔ اُس میں خلل پڑ گیا۔ اور لوگوں کے دلوں میں شک اور تردد واقع
ہوا + جیسا انکار کرنا چار مذہب سے جو قریب بارہ سو برس سے تمام جہان عرب اور عجم میں

پھیل رہا ہے + اور ہزاروں عالم فاضل صاحب شریعت صاحب طریقت اور صدہا اولیا اللہ اس طریقے پر چل کر مقرب بارگاہ الٰہی ہو گئے + اور منکر ہونا علم فقہ اور اجماع اُمت سے اور تفسیر قرآن شریف سے + اور حقارت کرنی علمائے دیندار اور اولیائے باوقار کی۔ یہاں تک کہ کوئی شیطان کہتا ہے کہ حنفی تو پائخانے کو کہتے ہیں۔ اور جیسے امام ابوحنیفہ تھے ویسے ہم بھی ہیں + سوائے اس کے ہزاروں طرف سے شوخیاں کرتے ہیں اور ایمان کھوتے ہیں پھر ساتھ ان شوخیوں اور بے ادبیوں اور بد اعتقادی کے یہ مردود حنفی بھی کہلاتے ہیں۔ سو بانی مبانی اس طریقۂ نو احداث کا عبدالحق ہے + جو چند روز سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا۔ اور علمائے حرمین معظمین نے اس کے قتل کا فتوےٰ لکھا۔ مگر کسی طرح بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا + پھر اسی کے شاگرد خاص اور پیرو بااخلاص دوسرے شہروں میں مثل عظیم آباد و کلکتہ وغیرہ اور وغیرہ کے گئے + حاکم شرع اور علمائے صاحب ورع کا کچھ خوف تو یہاں تھا۔ اپنے تئیں خلیفہ امیر المومنین کے مشہور کر کے لوگوں کو اپنے عقائد سے تدریجاً مطلع کیا اور جاہلوں کو گمراہ بنایا + جب یہ معاملہ علمائے دین اور حضرت کے سچے خلیفوں پر ظاہر ہوا اور اس کے سبب سے بڑا فتنہ و فساد مسلمانوں میں پڑ گیا + یہاں تک کہ باپ بیٹے کا اور بھائی بھائی کا اور خاوند جورو کا اور نوکر آقا کا مخالف بنا اور آپس میں اُن کے ایسی پھوٹ ہوئی کہ وہ کام دین کا جو سب پر مقدم تھا اس میں بھی خلل آگیا۔ لوگ متفرق ہو گئے ایک ایک کا مخالف بن گیا + یہ احوال دیکھ کر اور اس نئے طریقے کو خلاف حکم خدا اور رسول اور خلاف مرضی حضرت امیر المومنین کے سمجھ کر علما اور فضلا نے عموماً اور حضرت کے خلفاء نے خصوصاً دروازہ نصیحت کا کھولا۔ اور ان نادانوں کو جنہوں نے یہ فساد بویا تھا ممانعت کی + مگر نفسانیت اور خود پسندی اور دنیا کی طمع نے ہرگز ان کو راہ راست پر آنے نہ دیا کسی کی بات نہ مانی۔ بلکہ اور بھی شورش کی اور کھل کھیلے + اور ایک فساد عظیم برپا کیا جس سے ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا + آخر اس مذہب نو کی کیفیت لوگوں نے علماء حرمین شریفین کی خدمت میں ظاہر کی + انہوں نے ان کے طریقے کے مردود اور جھوٹے ہونے پر فتوےٰ دیا + اور علمائے دہلی اور ہندوستان اور خلفائے امیر المومنین نے بھی ویسا ہی اپنے اپنے دستخط اور مہر سے طیار کر کے چھپوا دیا + تاکہ لوگ اس طریقے سے بچ جاویں اور فریبیوں کے فریب میں نہ پڑیں + جھوٹ کہنا اور خلاف وعدہ کرنا اور اہل حق کے سامنے

اپنے عقائد سے منکر ہو جانا + اور جب تک اپنا خاص معتقد نہ ہو تب تک اپنے بھید سے اُسے واقف نہ کرنا + اور فریب دینا + اور جھوٹی قسم کھا لینی اپنے طریقے کے رواج دینے کے واسطے ان کے یہاں درست ہے + اور ان کا مذہب اکثر باتوں میں روافض کے مذہب سے ملتا ہے + جیسا روافض پہلے رفع یدین اور آمین بالجہر اور قرأت عقب امام کے مسئلے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیلوں سے ثابت اور ترجیح دے کر عوام کو خصوصاً حنفی مذہب والے کو شبہ میں ڈالتے ہیں پھر جب یہ بات خوب اپنے معتقدوں کے ذہن نشین کر چکے تب آگے اور مسئلوں میں متشکک و متردد بناتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں + چنانچہ مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہٗ نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے تیسویں اور پچاسویں کید میں اور انچاسویں صفحے میں ان کا حال اور چاروں مذہب کی حقیقت لکھی ہے جس کو منظور ہو دیکھ لے + اسی طرح یہ نئے مذہب والے بھی یہی جھگڑا پہلے درپیش کر کے نادانوں کو اپنے فریب کے جال میں پھنساتے ہیں پھر بعد اس کے اور باتیں سکھاتے ہیں + جیسا علمائے سلف اور خلف سے اور علم فقہ سے اور تفسیروں سے اگلے علماء سنت وجماعت کی اور اکثر مسائل شرعی سے جو ان کی خواہش کے برخلاف ہو روگردان اور بداعتقاد کرواتے ہیں + پھر ایسی باتوں سے بچارے مسلمانوں کا ایمان کھوتے ہیں + اور جاہلوں میں اپنے تئیں مولانا اور محدث اور محی السنۃ اور قامع البدعۃ کے خطاب سے شہرت دیتے ہیں اور اجتہاد کا دعوی کرتے ہیں اور بیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہیں مگر کیا کریں۔ کہ اس پر روزی اور روٹی اُن کی ٹھہر گئی ہے اگر کھول کر اس کی مخالفت کریں تو بھوکے مریں + سو اللہ تعالی کے فضل اور کرم سے اور علماء اور خلفاء کے اتفاق اور سعی وکوشش کے سبب اور قوت الایمان اور فتوے نظام الاسلام کے چھپ جانے کے باعث اکثروں کو جن کو تھوڑی بھی عقل تھی سوجھ آگئی اس بُرے اعتقاد سے انہوں نے توبہ کی + اور جو ضدی بڑے نفسانی تھے۔ اور جن کو اپنی سرداری لوگوں میں رکھنی منظور تھی شیطان اور نفس خبیث کے بہکانے سے اپنی ہٹ سے باز نہ آئے بلکہ اور زیادہ گمراہ ہوئے اور نادان لوگوں کو گمراہ بنانے لگے + سو اے بھائی مسلمانو یہ زمانہ فساد کا ہے اور یہ لوگ آخری زمانے کے نائب دجال ہیں یعنی باطل کو حق میں ملانے ایسے لوگ اس زمانے میں بہت ظاہر ہوں گے + یا اصلاً روافض شیعہ مذہب ہیں سنیوں میں چھپے ہوئے دین میں فساد ڈالتے ہیں + اور آئندہ

آہستہ لوگوں کو بے دین کرتے ہیں + ایسوں ہی کے حق میں اللہ تعالے نے قرآن شریف کے تیرھویں سپارے کے نویں رکوع میں فرما دیا ہے

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ الخ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

جو لوگ فساد ڈالتے ہیں ملک میں اُن پر لعنت ہے اللہ کی یعنی دور رہیں گے اللہ کی رحمت سے اور ان کے واسطے ہے بُرا گھر یعنی دوزخ +

اور جامع الاصول میں حدیث ہے ۔ عرفجہ رض سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَتَكُوْنُ بَعْدِىْ هَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْمُفَارِقِ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ اَخْرَجَهُ مُسْلِم

عرفجہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پیچھے بری چال پھیلیگی سو جس کو دیکھو تم جدا ہوا جماعت سے یا وہ ارادہ رکھتا ہے تفرقہ ڈالنے کا محمد کی اُمت میں جو کوئی ہو مار ڈالو اس کو کیونکہ بیشک اللہ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور مقرر شیطان ساتھ ہے جدا ہونے والے کی ٹھوکر مارتا ہوا۔

اور نظام الاسلام کے پندرہویں سوال کے جواب میں ایسی حدیثیں بہت لکھی ہیں دیکھ لو + اب لازم ہے بھائیو کہ تم لوگ خوب ہوشیار رہو۔ اور تحقیق جانو اور یقین کرو۔ کہ یہ طریقہ لامذہب والوں کا خلاف حکم خدا اور رسول اور علمائے سلف کے صرف اپنی نمود اور بزرگی اور بڑائی جتانے کو ہے + اور اس طریقے سے تمام علما اور فضلا اور خلفا حضرت امیر المومنین مغفری الیہ کے ناراض ہیں + اور ہرگز یہ طریقہ حضرت موصوف کا نہ تھا ۔ جو کوئی یہ دعوی کرے اور لوگوں سے کہے تو اس کو محض کاذب اور جھوٹا جانو + کیونکہ حضرت مغفری الیہ کی زمانے کو بہت عرصہ نہیں گزرا انکی دیکھنے والے اور ان کی صحبت میں بیٹھنے والے سچے ایماندار اکثر موجود ہیں ۔ ان سے تحقیق دریافت کر لو + اگر حضرت ممدوح اس زمانے میں ہوتے تو ان نئے مذہب والے مفسد گمراہوں کا وہی حال کرتے جو ان کے پیشوا عبدالحق کا کیا تھا یعنی مردود کہتے اور نکلوا دیتے + اور جلا وطن ہو جاویں مرد اور دربدر پھریں تو جہاں مسلمانوں کی ریاست اور حکومت ہے جیسا مکہ مدینہ روم شام بلخ بخارا وغیرہ وہاں تو ایسی باتیں ظاہر کریں دیکھیں تو کیا ہوتا ہے سوائے لات جوتی اور ہار بیزار اور قتل و قید کے اور کچھ ان کے نصیب میں نہ ہوگا + اور ان نئے مذہب والوں میں اکثر ایسے بد اصل اور رذیل النفس بھرے ہیں کہ نہ علم رکھتے نہ فضل + بعضے ان میں چند آیت قرآنی ہندی ترجمہ کے ساتھ اور چند حدیثیں ہندی ترجمہ کے ساتھ بغیر تفسیر قرآن اور بدوں شرح حد

کے جو علمائے ربانی نے آگئے خوب تحقیق کر کے لکھی ہے پڑھ کر اپنے نفس کی خواہش کے مطابق
معنی سمجھ کر مغرور ہو گئے + اب کسی کی بات خاطر میں نہیں لاتے ۔ نہ کسی کی نصیحت مانتے
نہ کسی کو اپنے برابر سمجھتے + نہ عمل میں نہ صفات میں جو جی میں آتا ہے بے خوف و خطر مسئلے
نکالتے ہیں اور بیہودہ بکتے ہیں + پھر بعضے نادان اس پر دلیل لاتے ہیں ۔ کہ اوّل اسلام میں
تو رذیل ہی قوم پہلے ایمان لائے تھے جس پر عرب کے شرفا نام رکھتے تھے اور طعن کرتے تھے
سو اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ ان کی رذالت کو اسلام کی شرافت نے کھو دیا تھا اور طرف مقابل
میں ان کے کفار تھے کہ بڑی رذالت کفر کی گھنتے تھے + اور یہاں تو طرف مقابل میں ان کے
مسلمان ہی علاوہ اس کے شرافت علمی اور عملی بھی اس پر قیاس نہیں ہو سکتا + وہاں عقائد
حقہ اور افعال کاملہ کی تحصیل نے رذالت کو ان کی مٹا دیا تھا کہ مقبول بارگاہ ہوئے +
اور عقاید فاسدہ اور اعمال باطلہ نے ان کو اسلام سے بھی باہر کر دیا کہ مردود درگاہ ہوئے +
اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ہر چند ان کو کوئی عالم مومن صالح سمجھاوے اور عقائد محمودہ کی تعلیم کرے
بسبب اپنی رذالت اور نالائقی کے ہرگز نہیں مانتے بلکہ جھگڑنے لگتے ہیں + اور عالموں سے
اور صالحوں سے برابری کا دعویٰ کرتے ہیں + اور کیوں نہ کریں کہ بعضے ان میں جاہلوں کے سردار
بنے اچھا کھاتے ہیں اچھا پہنتے ہیں دس بیس آدمیوں کو اپنے آگے دوڑاتے ہیں اُن سے ہر
طرح کی خدمت لیتے ہیں حضرت پیر صاحب ہادی مولانا کہلاتے ہیں + یہ جاہ و شوکت
دُنیا کہ کبھی خواب و خیال میں بھی ان کو حاصل نہ تھی کب چاہتے ہیں کہ کسی کے تابعدار ہوں پھر
وہ کیسا ہی عالم حقانی ہو یا کامل ربانی اِلّا مَا شَاءَ اللّٰہ مگر جس کو اللہ چاہے تو بہ تائیں ——
اس سے کہہ دو + اور اب ایسوں کا سردار کہلانا علامت قیامت سے ہے کہ مخبر صادق نے
آگے ہی اس کو خبر دی ہے اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ جب
سونپیں لوگ دین کے کام نالائق کو امیدوار ہو قیامت کے + اور قیامت کی علامت سے
یہ بھی ہے کہ رذیل اور نالائق بڑھیں گے اور پھیلیں گے اور شریف اور لائق گھٹیں گے اور
ہٹیں گے + سو یہ وہی زمانہ آیا ہے + اور یہی سبب ہے کہ ایسے جاہل جن کو نہ ایمان کے
ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہاں اُن سے کوئی عالم یہود یا نصارا کا ملا اسی کا کلمہ
پڑھنے لگے خاصے بے دین بن گئے + پھر کوئی ہزار سمجھاوے اور دلیلیں واضح لادے نہیں
مانتے اور ہدایت نہیں پاتے اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ مگر جس کو اللہ چاہے تو اس گمراہی سے نکالے
سو ایسے نادان رذیل الطبع ناقص العقل کی کثرت کا بھی کچھ اعتبار نہیں ۔ اب اس طرح

کے لوگوں کے حق میں بھی دعا بہتر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو ہدایت کا مالک ہے پہلے ہی کسی صالح عالم مسلمان کی صحبت ایسوں کو میسر کر دے کہ جس میں ان کے دین اور دنیا کی بہتری ہو۔ اب اے بھائیو! ان مفسدوں کی چکنی چکنی باتوں پر نہ ہو لیو اور ان کی وعظ و نصیحت پہ دھوکہ نہ کھائیو یہ لوگ رہزنِ دین ہیں نان کھا ٹھگنگے ایمان کھو دینگے + ان سے مقدور بھر الگ ہی رہو خوب بچ بچ کر چلو + اور ایسے لوگوں کے ذلیل کرنے اور نکال دینے میں مطابق حکم خدا و رسول کے بڑا ثواب ہے کیونکہ بڑے فسادی ہیں اور مکار + جس جس طرح سے یہ لوگ دنیا کماتے ہیں اس کا بیان کہاں تک کیجئے + کبھی اس نام سے کہ مجاہدین کے لشکر میں خرچ ضرور ہے لوگوں سے روپے لئے + کبھی جہاد میں جاویں گے اور غازیوں کو اسباب بنا دیں گے مشہور کر کے اسباب روپے تحصیل کئے + اور روپوں کے جمع کرنے کو ایک بیت المال مقرر کیا + پھر نام کے واسطے کچھ بھیج کر سب آپ چکھ گئے + غرض حضرت سید صاحب کے نام سے اس زمانے میں بہتوں کا بن آیا خوب روپے کمائے دولتمند ہو گئے + اور اب بھی قصور نہیں کرتے طرح طرح سے روپے بٹورتے ہیں اور دوزخ کے کندے بنتے ہیں +

ابوالحسن معاویہ سلفی
دار العلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

مکے اور مدینے کے عالموں نے جو فتوے مہر اور دستخط سے اپنے بھیجا ہے سوال میں مسائل بہت سے تھے اختصار کے لیے اس میں سے پانچ سوال مع اصل جواب ہندی ترجمے کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔

اُس پر مہر ہے مولانا شیخ عبداللہ ابن سراج کی جو سردار ہیں مکے کے مدرسوں میں + اور مولوی سید عبداللہ مکے کے مفتی کی + اور سید عثمان مکے کے مدرس کی + اور شیخ مصطفےٰ کی جو حنفی اماموں کے رئیس ہیں + اور شیخ عبدالقادر ابراہیم پاشا ابن محمد علی پاشا کے پیر کی + اور مولانا شیخ محمد عابد سندھی مدینے کے بڑے مدرس کی + اور سید محمد + اور مولوی محی الدین + اور مولوی عبداللہ اور مولوی سید علی + اور مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسوں کی + اور محمد ابو السعادات مسجد نبوی کے امام وغیرہ بہت سے عالموں کی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکے اور مدینے کے علماء کے فتوے

السؤال الثالث :-

هل يجوز للرجل الذي ليس له ملكة الاجتهاد ولا توجد فيه شرائط الاجتهاد ولا يعلم أقوال الفقهاء المتقدمين أن لا يقلد أحدا من الأئمة الأربعة المشهورة بل يخترع مذهبا جديدا أخا مسائل يوافق أحدها وقد يخالف جميعها +

الجواب :- عنه أن الإجماع قد حصل على حقية المذاهب الأربعة وتخلف ذلك فيما سواها وان الأمة جميعها قد تلقت المذاهب الأربعة بالقبول ولم يحصل ذلك بغيرها وقد أوجب الله على من لم يعلم طرق الاجتهاد ولم يعلم ما كان عليه الصدر الأول من الصحابة والتابعين من أقوالهم وأفعالهم أن يسأل ولا يعمل إلا بما يفتيه المفتي من الأئمة الأربعة بعد الحجة بمن سواهم قال الله تعالى فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون + ولذا قال ابن الهمام في التحرير وشارحه في التيسير غير المجتهد المطلق يلزمه عند الجمهور التقليد وإن كان مجتهدا في بعض المسائل الفقهية أو بعض العلوم + في عمدة المريد شرح جوهرة التوحيد فواجب عند الجمهور على كل من ليس فيه أهلية الاجتهاد التقليد لمذهب + وروى عن أبي يوسف رح أنه واجب على العامي الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى

مَعْرِفَةِ الْاَحَادِیْثِ وَمَعَانِیْهَا وَتَاْوِیْلَاتِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوْخِهَا وَخَاصِّهَا وَعَامِّهَا وَمُحْکَمِهَا وَمُتَشَابِهِهَا فَمَنْ لَمْ یَعْلَمْ ذٰلِکَ فَهُوَ عَامِیٌّ مَنْسُوْبٌ اِلَی الْعَامَّةِ وَهُمُ الْجُهَّالُ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الضَّلَالِ

خلاصہ ترجمہ کا: کیا جائز ہے اس شخص کے لئے جس کو قوت اجتہاد کی نہ ہو اور شرطیں اجتہاد کی اس میں پائی نہ جاویں اور فقہا کے قول کو نہ جانے یہ بات کہ کسی مجتہد کی ان چار مجتہدوں میں سے تقلید نہ کرے۔ بلکہ ایک نیا مذہب نکالے کہ کبھی ان چار مذہب میں سے ایک کے موافق ہو اور کبھی سب کے مخالف ہو +

جواب۔ اجماع تمام علماء کا ہوا ہے حق ہونے پر ان چار مذاہب کے اور ان چار کے سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہیں ہوا اور تمام اُمت پیغمبر خدا صلعم نے ان چار مذہب کو قبول کیا ہے ان کے سوا اور کسی مذہب میں یہ اتفاق اور قبول حاصل نہیں ہوا اور خدا تعالیٰ نے واجب کیا ہے اس شخص پر کہ جو اجتہاد کے طریق کو نہ جانے اور صحابہ اور تابعین جس بات پر تھے اور ان کے اقوال اور افعال سے واقف نہ ہو کہ وہ پوچھ لیوے اور عمل نہ کرے مگر اس چیز پر کہ فتوے دیوے مفتی ان چار اماموں کے ایک مذہب کے موافق کیونکہ ان کے سوا اور کسی شخص کے مذہب میں دلیل کامل نہیں ہے یعنی اور کسی مذہب پر اجماع نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور اسی واسطے امام ابن ہمام نے تحریر میں فرمایا ہے اور شارح نے اس کے تیسیر میں کہ جو شخص مجتہد کامل نہ ہو اگرچہ بعض مسئلہ میں اجتہاد کی طاقت رکھتا ہو یا اس کو بعض علوم میں مرتبہ کامل ہو اس کے ساتھ بھی اس پر بھی تقلید کسی مجتہد کی واجب ہے + اور عمدۃ المرید میں ہے کہ جو شخص کہ اس میں قابلیت اجتہاد کی نہ ہو تو اس پر واجب ہے تقلید کرنی کسی مذہب کی + اور روایت ہے امام ابو یوسف رح سے کہ واجب ہے عامی پر پیروی کرنی کسی مجتہد کی کیونکہ اس میں قابلیت نہیں ہے اس بات کی کہ حدیثوں

کو پہچانے اور معنے اس کے دریافت کرے اور تاویلات کو اس کی سمجھے اور ناسخ اور منسوخ کو امتیاز کرے اور عام اور خاص اور محکم اور متشابہ اور وغیرہ کو الگ الگ تمیز کرے اور احکام کو معلوم کرے تو جو شخص ان سب باتوں کو نہ جانے وہ شخص عامی ہے اور جاہل خدا پناہ میں رکھے ہم کو گمراہی سے

اَلسُّوَالُ الرَّابِعُ :-

هَلْ يَجُوْزُ لِلْمُقَلِّدِ اِذَا وَصَلَ اِلَيْهِ حَدِيْثٌ يُخَالِفُ ظَاهِرُهُ مَذْهَبَ ذٰلِكَ الْمُقَلِّدِ اَنْ يَتْرُكَ مَذْهَبَهُ وَيَعْمَلَ عَلٰى ظَاهِرِ الْحَدِيْثِ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ مُاَوَّلٌ اَوْ مَنْسُوْخٌ اَوْ مَصْرُوْفٌ عَنْ ظَاهِرِهٖ اَوْ صَحِيْحٌ اَوْ ضَعِيْفٌ وَنَحْوُ ذٰلِكَ

اَلْجَوَاب :-

اَنَّهٗ لَا يَخْفٰى اَنَّهٗ ذُكِرَ فِي التَّقْرِيْرِ شَرْحِ التَّحْرِيْرِ فِي بَحْثِ الْجَهْلِ لَيْسَ لِلْعَامِيِّ الْاَخْذُ بِظَاهِرِ الْحَدِيْثِ لِجَوَازِ كَوْنِهٖ مَصْرُوْفًا عَنْ ظَاهِرِهٖ اَوْ مَنْسُوْخًا بَلْ عَلَيْهِ الرُّجُوْعُ اِلَى الْفُقَهَاءِ لِعَدَمِ الْاِهْتِدَاءِ فِي حَقِّهٖ اِلٰى مَعْرِفَةِ صَحِيْحِ الْاَخْبَارِ وَسَقِيْمِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوْخِهَا فَاِذَا اعْتَمَدَ كَانَ تَارِكًا لِلْوَاجِبِ عَلَيْهِ انْتَهٰى وَهٰذَا يُفِيْدُ بِظَاهِرِهٖ جَوَازَ الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ اِذَا خَالَفَ ظَاهِرُ الْحَدِيْثِ مَذْهَبَهٗ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِشُرُوْطِ الْاِجْتِهَادِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهٖ وَمَا يُعْتَرَضُ عَنْهُ لٰكِنَّ اَدْنَى الشُّرُوْطِ لِلْاِجْتِهَادِ اَنْ يَحْفَظَ الْمَبْسُوْطَ كَمَا فِي الشَّرْحِ الْاَجِبَّةِ وَاَفَادَ ابْنُ الْهُمَامِ فِي فَتْحِ الْقَدِيْرِ مِنْ كِتَابِ الْقَضَاءِ اَنَّ الْمُجْتَهِدَ مَنْ يَعْلَمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ بِاَقْسَامِهَا مِنْ عِبَارَتِهِمَا وَاِشَارَتِهِمَا وَدَلَالَتِهِمَا وَاقْتِضَائِهِمَا وَنَاسِخِهِمَا وَمَنْسُوْخِهِمَا وَمَنَاطِ اَحْكَامِهِمَا وَشُرُوْطِ الْقِيَاسِ وَالْمَسَائِلِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا لِئَلَّا يَقَعَ فِي الْقِيَاسِ فِي مُعَارَضَةِ اَقْوَالِ الصَّحَابَةِ وَيَعْلَمُ عُرْفَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّفَقَتْ فِيْهِ هٰذِهٖ الْجُمْلَةُ فَهُوَ اَهْلُ الْاِجْتِهَادِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَعْمَلَ بِاجْتِهَادِهٖ انْتَهٰى +

وَفِي شَرْحِ النِّقَايَةِ وَاَهْلِيَّةُ الْاِجْتِهَادِ بِاَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا

بِأُصُولِ الْفِقْهِ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْإِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْمُجْتَهِدِينَ مِنْ سَائِرِ الْعُلُومِ انتهى +

أَقُولُ وَلَا يَخْفَى أَنَّ فِيهِ إِشَارَةً إِلَى أَنَّهُ لَا يَكْفِي فِي نَفْيِ نَفْسِ الْمُجْتَهِدِ بِمَا ذُكِرَ بَلْ لَا بُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ مَا رُوِيَ مِنَ اللُّغَةِ وَلَمْ يَصِحَّ وَلَمْ يَثْبُتْ وَمَعْرِفَةِ الْمُتَوَاتِرِ مِنْهَا وَالْآحَادِ وَمَعْرِفَةِ الْمُرْسَلِ وَالْمُنْقَطِعِ وَمَعْرِفَةِ مَنْ تُقْبَلُ رِوَايَتُهُ فِي اللُّغَةِ وَمَنْ تُرِكَ وَمَعْرِفَةِ الْفَصِيحِ وَالرَّدِيِّ وَالْمَذْمُومِ وَمَعْرِفَةِ الْمُفْرَدِ وَالشَّاذِّ وَمَعْرِفَةِ الشَّوَارِدِ وَالنَّوَادِرِ وَمَعْرِفَةِ الْمُسْتَعْمَلِ وَالْمُهْمَلِ وَمَعْرِفَةِ الْمُعَرَّبِ وَمَعْرِفَةِ الْمُوَلَّدِ وَمَعْرِفَةِ خَصَائِصِ اللُّغَةِ وَمَعْرِفَةِ اشْتِقَاقِ اللُّغَةِ وَمَعْرِفَةِ الْحَقِيقَةِ وَالْمَجَازِ فِي اللُّغَةِ وَمَعْرِفَةِ الْمُشْتَرَكِ وَمَعْرِفَةِ الْأَضْدَادِ وَمَعْرِفَةِ الْمُطْلَقِ وَالْمُقَيَّدِ وَمَعْرِفَةِ الْإِبْدَالِ وَالْقَلْبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَهٰذَا كُلُّهُ يَتَعَلَّقُ بِعِلْمِ اللُّغَةِ وَالْجَاهِلُ بِهَا لَا يُسَمَّى عَالِمًا فَضْلًا عَنْ أَنْ يُعَدَّ مُجْتَهِدًا وَمَنْ أَرَادَ تَحْقِيقَ مَا أَشَرْنَا إِلَيْهِ فَلْيُطَالِعِ الْمُزْهِرَ لِلسُّيُوطِيِّ وَتَجِدُ ثَمَّةَ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ مُتَضَلِّعًا فِي عِلْمِ الصَّرْفِ وَالنَّحْوِ وَالْمَعَانِي وَالْبَيَانِ وَالْبَدِيعِ وَعِلْمِ أُصُولِ الْفِقْهِ وَأُصُولِ الْحَدِيثِ وَأُصُولِ التَّفْسِيرِ عَارِفًا بِمَا حَقَّقَهُ الْأُصُولِيُّونَ وَمَا رَوَاهُ الْمُحَدِّثُونَ مِنْ غَيْرِ اكْتِفَاءٍ عَلَى نَحْوِ مِشْكَوٰةِ الْمَصَابِيحِ وَحَافِظًا لِأَقَاوِيلِ أَئِمَّةِ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ وَمُرَجِّحًا فِي ذَلِكَ بِدُونِ تَقْلِيدِ أَحَدٍ كَأَبِي زُرْعَةَ أَوْ أَبِي يَعْلَى ابْنِ الْمَدِينِيِّ أَوْ لِابْنِ مَعِينٍ فَضْلًا عَنِ الْعِرَاقِيِّ أَوِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجَرٍ وَنَحْوِهِمَا فَإِنَّهُ إِذَا ادَّعَى عَنِ الْاِجْتِهَادِ وَصَارَ يَسْتَدِلُّ فِي جَرْحِ الرَّاوِي وَعَدَالَتِهِ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ فَهُوَ مَا زَالَ فِي رِبْقَةِ التَّقْلِيدِ وَالْحَالُ أَنَّهُ يُرِيدُ الْفِرَارَ مِنَ التَّقْلِيدِ غَايَةُ مَا هُنَالِكَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ أَنْ يَكُونَ مُقَلِّدَ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ الْمُتَّفَقِ عَلَى جَلَالَتِهِ وَدِيَانَتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ وَانْتَهَى إِلَى

تَقْلِيْدِ نَحْوَ الدَّارَقُطْنِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ فَهُوَ بَعِيْدٌ عَنِ الْاِجْتِهَادِ بِمَرَاحِلَ"

چوتھا سوال ! کیا جائز ہے مقلد کو جب اس کو ملے کوئی حدیث کہ ظاہر عبارت اس کی مخالف ہو اس کے مذہب کے کہ چھوڑ دیوے وہ اپنے مذہب کو اور عمل کرے اُس حدیث پر اگرچہ اس کو اس قدر علم نہ ہو کہ جانے وہ حدیث مأوّل ہے یا منسوخ ہے یا ظاہر معنے اس کے مراد نہیں یا وہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے

جواب ! مذکور ہے تقریر شرح تحریر میں کہ عامی کو درست نہیں ہے ظاہر حدیث پر عمل کرنا کیونکہ شاید اس حدیث کے ظاہر معنے مراد نہ ہوں یا منسوخ ہو بلکہ اس کو سوال کرنا فقہا سے واجب ہے کیونکہ اس کو دریافت نہیں ہے کہ حدیثوں میں کون صحیح ہے اور کون ضعیف اور کون ناسخ ہے اور کون منسوخ پھر اگر وہ کسی حدیث پر اعتماد کر کے عمل کرے تو جو اس پر واجب تھا

— — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — —

اس نے اس کو ترک کیا یعنی فقہا سے سوال کرنا اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی عالم ہو اجتہاد کی شرطوں کو لیکن ادنیٰ شرطوں کا یہ ہے کہ مبسوط جو فقہ کی کتاب ہے اسے یاد رکھتا ہو۔ جیسا کہ سراجیہ میں ہے اور امام ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ مجتہد وہ شخص ہے کہ جانے قرآن اور حدیث کو اس کے تمام اقسام کے ساتھ، جیسا عبارت انوار اشارات اور دلالت اور اقتضاء اور ناسخ اور منسوخ اور جتنے اقسام کہ مدار احکام کے، کی ہیں اور سب شرطیں قیاس کی جانے اور مسائل اجماعیہ کو یاد رکھے اور اقوالِ صحابہؓ کو بھی جانے اور عرف اور عادات سے لوگوں کے بھی واقف ہو۔ پھر جس میں یہ شرطیں پائی جائیں تو وہ شخص قابل اجتہاد کے ہے اور شرح نقایہ میں ہے کہ لیاقت اجتہاد کی اس طور پر ہوتی ہے کہ عالم ہو فقہ کے اُصول کا یعنی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کو خوب جانے اور سب علم جو مجتہد کو ضرور ہے اس سے بھی خوب واقف ہو تو اس سے معلوم ہُوا کہ خالی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے جاننے سے بھی مجتہد نہیں ہوتا بلکہ اس کے سوا اور

— — — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — — —

علوم بھی درکار ہیں۔ جیسا جاننا علم لغت اور اس کے طریق اور اس کی سب اصطلاحوں کو اور اس کے صحیح اور ثابت کو اور جاننا اس کو کہ وہ لغت سے ہے مگر صحیح اور ثابت نہیں اور جاننا متواتر کو اور آحاد اور مرسل اور منقطع کو اور یہ کہ لغت میں کس کی روایت مقبول ہے اور کس کی مردود ہے اور طریق رد کو اور موضوع کو اور فصیح اور ردی کو اور مذموم اور مفرد اور شاذ اور شارد اور نادر اور مستعمل اور مہمل اور معرب اور مولد اور خاصیت لغت کی اور اشتقاق لغت کا اور حقیقت اور مجاز لغت میں اور مشترک اور اضداد اور مطلق اور مقید اور قاعدہ بدل کا اور قاعدہ قلب کا اور اس سب کے سوا بہت سے امور ہیں کہ علم لغت سے متعلق ہیں اور جو کوئی ان سب کو نہ جانے وہ ہرگز فاضل نہیں ہے مجتہد تو کیا ہوگا + پھر اس کے بعد اور بہت سے علم بھی ضرور ہیں کہ اس سب میں کمال واقف ہو جیسا صرف اور نحو اور بلاغت اور بیان اور بدیع اور علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور اصول تفسیر اور جن باتوں کو اصولیوں نے تحقیق کی ہے اور محدثوں نے روایت کی ہے اس سب کو بھی خوب سمجھے اور یاد رکھے اور بات اس قدر کفایت نہیں کرتا ہے کہ مشکوٰۃ کو یاد کیا ہو + اور اجتہاد کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ علمائے جرح اور تعدیل کے اقوال کا حافظ ہو اور خود قوت اور استعداد رکھتا ہو ترجیح دینے کی بغیر تقلید کسی کے + اور اگر کسی کی تقلید کی رو سے کسی راوی کی جرح کرے یا تعدیل کرے تو وہ حقیقت میں مقلد ہے بظہر المحقق یا مجتہد نہ ہوا باوجود اس بات کے کہ وہ تقلید سے بھاگتا ہے اور پھر آخر کو اسی تقلید میں جا گرتا ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ امام اعظم کہ جن کی بزرگی اور دیانت داری اور فضیلت سارے جہان میں ثابت ہے اور سب کے نزدیک متحقق ہے ان کی تقلید سے نکلا اور دوسرے شخص جن کا مرتبہ ان حضرت کے قریب بھی نہ تھا جیسے دارقطنی اور بیہقی ان کی تقلید کی طرف وہ منسوب ہوا تو ایسا شخص اجتہاد کی راہ سے کوسوں دور پڑا ہے۔

السُّؤَالُ الْخَامِسُ :-

فِي اَنَّهُ هَلْ يَجُوْزُ لِلْعَامِيِّ تَقْلِيْدُ مَنْ لَيْسَ لَهُ مَلَكَةُ الْاِجْتِهَادِ وَلَا

تُوجَدُ فِيهِ شَرَائِطُ الاجْتِهَادِ وَلَا يَعْلَمُ أَقْوَالَ الفُقَهَاءِ أَمْ لَا

فالجواب :- عَنْهُ بِأَنَّهُ لَا يَخْفَى أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَنَا عِنْدَ عَدَمِ العِلْمِ أَنْ نَسْأَلَ أَهْلَ الذِّكْرِ لَا مَنْ عَدَاهُمْ وَلَيْسَ المُرَادُ أَهْلَ الذِّكْرِ إِلَّا كُلَّ مَنْ يَذْكُرُ بِعِلْمٍ وَتَحْقِيقٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَتَفْسِيرِ مَعَانِيهِ وَتَأْوِيلِ مُحْتَمَلَاتِهِ وَفَهْمِ إِشَارَاتِهِ وَالغَوْصِ فِي بِحَارِ فَوَائِدِ عِبَارَاتِهِ وَالإِحَاطَةِ بِمَا وَرَدَ فِي السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ وَجَاءَ عَنِ الصَّحَابَةِ الرَّاضِيَةِ بِدَلِيلِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَالوَاجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُقَلِّدَ أَحَدًا مِنَ الأَئِمَّةِ وَلَا عَلَيْهِ الاسْتِبْدَادُ بِرَأْيِهِ فَمَنْ قَلَّدَ هٰذَا المُقَصِّرَ الَّذِي رَأَى لِنَفْسِهِ أَهْلِيَّةً وَهُوَ بِمَعْزِلٍ عَنْهَا كَانَ كَأَعْمَى قَادَهُ أَعْمَى لَا يَأْمَنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الوُقُوعِ فِي حُفْرَةٍ يَكُونُ سَبَبًا لِهَلَاكِهِمَا جَمِيعًا نَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى العِصْمَةَ مِنَ الوُقُوعِ فِيهِمَا لِمَهَالِكَ آمِينَ

ترجمہ اس کا + کیا جاتا ہے عامی کو تقلید کرنی ایسے شخص کی جس کو اجتہاد کی قوت نہ ہو اور اس میں اجتہاد کی شرطیں بھی پائی نہ جاویں اور وہ فقہا کے اقوال سے واقف نہ ہو +

جواب :- ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم ہم کو کیا ہے کہ جس بات کا ہم کو علم نہ ہو تو پوچھیں ہم اہل ذکر سے نہ اوروں سے اُن کے سوا + اور مراد اہل ذکر سے وہ شخص ہے کہ جس کو کتاب اللہ کی تحقیقات کا علم ہو اور اس کے معنوں کی تفسیر اور اس کے محتملات کی تاویل اور اشارات کی دریافت اور اس کی عبارت کے فواید سے خوب واقف ہو اور خوب گھیرے پیغمبر خدا صلعم کی تمام حدیثوں کو اور اُن کے اصحاب کی روایتوں کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے + ۱۲

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ہ

سو جو کوئی ایسی کمال مہارت کلام الٰہی اور احادیث نبوی اور آثار صحابہ میں نہ رکھتا ہو جیسا کہ اگلے مشہور مجتہدوں میں تھی - تو اس پر واجب ہے کہ وہ پیروی کرے

کسی ایک مجتہد کی چاروں میں سے اور نہیں پہنچتا اس کو اپنی سمجھ پر چلنا اور ہٹ کرنا پھر جو کوئی پیروی کرے ایسے نالائق کی جو اپنے میں اہلیت اجتہاد کی گمان کرتا ہے باوجودیکہ وہ اس سے کنارے پڑا ہے تو وہ پیروی کرنی ایسی ہوئی کہ جیسا ایک اندھا بھٹکا ہوا دوسرے اندھے کو کھینچے تاکہ اس کو کھینچ کر منزل مقصود کو لے جاوے تو اس صورت میں اس سے بچاؤ نہیں کہ وہ دونوں ایسے گڑھے میں جا پڑیں کہ اس سے نجات نہ پاویں۔ بلکہ اسی میں وہ دونوں ہلاک ہو جاویں + امید رکھتے ہیں ہم خدا سے بچنے کی ایسے گڑھے میں گرنے سے۔

وَلَمَّا السُّوَالُ السَّادِسُ :۔

فِي اَنَّهُ هَلْ يَجُوْزُ الْعَمَلُ بِظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالْحَدِيْثِ لِلَّذِي لَا يَعْلَمُ اَقْسَامَ الْكِتَابِ مِنَ الظَّاهِرِ وَالنَّصِّ وَالْمُفَسَّرِ وَالْمُحْكَمِ وَالْمُاَوَّلِ وَلَا يَعْرِفُ الْخَفِيَّ وَالْمُشْكَلَ وَالْمُجْمَلَ وَالْمُتَشَابَهَ وَغَيْرِهَا وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ وَاَيْضًا لَا يَعْلَمُ اَقْسَامَ الْحَدِيْثِ مِنَ الصَّحِيْحِ وَالْحَسَنِ وَالضَّعِيْفِ وَغَيْرِهَا اَمْ يَجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيْدُ عَالِمٍ مُقَلِّدٍ يُفْتِيْ بِاَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ وَيُقَلِّدُ مُجْتَهِدًا اَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

الجواب :۔ فَاِنَّهُ لَا يَخْفٰى مِمَّا قَدَّمْنَا مِنْ كَلَامِ التَّفْسِيْرِ الْاَحْمَدِيِّ وَبِمَا نَقَلْنَاهُ فِيْ جَوَابِ السُّوَالِ الثَّالِثِ عَنِ ابْنِ الْهُمَامِ وَعَنْ عُمْدَةِ الْمُرِيْدِ وَعَمَّا سِوَاهُمَا وُجُوْبُ التَّقْلِيْدِ لِمِثْلِ ذٰلِكَ الْمَسْئُوْلِ عَنْهُ وَحُرْمَةِ الْاِجْتِهَادِ فِيْ حَقِّهِ حَيْثُ كَانَ كَمَا وَصَفَهُ السَّائِلُ وَاِنِ اسْتَبَدَّ بِرَأْيِهِ وَلَمْ يُقَلِّدْ اَحَدًا مِنْ اَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ عُزِّرَ تَعْزِيْرًا شَدِيْدًا كَمَا اَفَادَهُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ حَيَاتُ السِّنْدِيُّ فِيْ رِسَالَةِ الْمُؤَلَّفَةِ لَهُ فِي الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ فَاِنْ كَفَّ عَنِ الْاِسْتِبْدَادِ وَدَعْوَى الْاِجْتِهَادِ فَهُوَ الْمُرَادُ وَاِلَّا نُكِّلَ لِيَكُوْنَ مَوْعِظَةً لِلْمُقَصِّرِيْنَ وَكَفًّا لَهُمْ اَنْ يَدَّعُوْا مَا لَيْسُوْا لَهُ بِاَهْلٍ هٰذَا مَا اَذِنَ اللّٰهُ بِهِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

ترجمہ اس کا :۔ کیا عمل کرنا ظاہر کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ پر اس شخص کو جائز ہے جو نہیں جانتا کلام اللہ کی آیتوں کی قسموں کو کہ ظاہر ہے یا نص ہے یا مفسّر ہے یا محکم ہے یا ماوّل ہے اور نہ پہچانے کہ کون آیت اس کی خفی ہے یا مشکل ہے یا مجمل ہے

یا متشابہ ہے وغیرہ اور فرق نہ کر سکے ناسخ اور منسوخ میں اور نہ جانے احادیث کی قسموں کو صحیح ہے یا حسن یا ضعیف وغیرہ واجب ہے اس پر پیروی کرنی عالم کی جو فتوا دیتا ہے فقہا کے قولوں پر اور پیروی کرتا ہے ایک مجتہد کی + پھر کیا سزا ہے اس کی جو کرے ایسا کام جواب: تفسیر احمدی میں لکھا ہے اور ابن ہمام نے کہا ہے اور عمدۃ المرید سے روایت ہے اور سوائے اس کے اور کتابوں سے کہ تقلید واجب ہے ایسے شخص پر جس کا حال سوال کیا گیا ہے۔ اور اجتہاد اس کے حق میں حرام ہے اور اگر وہ ہٹ کرے اپنی رائے پر اور پیروی نہ کرے چار اماموں سے ایک کی تو سزا دیا جاوے گا وہ بڑی سزا جیسا کہ شیخ محمد حیات سندھی نے عمل بالحدیث کے بیان میں لکھا ہے پھر اگر باز رہا وہ اپنی ہٹ اور اٹر سے اور دعوے کرنے سے اجتہاد کے تو بہتر ہے نہیں تو بڑی سزا دیا جائے گا اس لئے کہ نصیحت ہو ایسے بے وقوفوں کے واسطے و باز رکھے اُن لوگوں کو دعوے کرنے سے اس چیز کے جس کے وہ اہل نہیں ہیں + یہ وہ بات ہے جس کو دین ٹھہرایا اللہ نے واللہ اعلم +

وَاَمَّا السُّوَالُ السَّابِعُ:۔

فِي اَنَّهٗ هَلْ يَجُوْزُ الْخَلْطُ بَيْنَ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ بِاَنْ يَعْمَلَ تَارَةً عَلٰى مَذْهَبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَتَارَةً اُخْرٰى عَلٰى مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَكَرَّةً عَلٰى طَرِيْقَةِ مَالِكٍ وَاُخْرٰى عَلٰى طَرِيْقَةِ اَحْمَدَ رح وَهٰكَذَا مَثَلًا قَدْ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ سِرًّا وَقَدْ يَقُوْلُ جَهْرًا وَقَدْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَقَدْ لَا يَرْفَعُ وَهٰكَذَا اَمْ لَا +

فَالْجَوَابُ:۔ عَنْهُ اَنَّهٗ ذُكِرَ فِيْ رِسَالَةِ التَّرْصِيْعِ فِيْ بَحْثِ التَّشْنِيْعِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ حَنَفِيًّا فِيْ بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَشَافِعِيًّا فِي الْبَعْضِ كَمَا عُرِفَ فِيْ مَسَائِلِ التَّقْلِيْدِ وَفِيْ جَوَاهِرِ الْفَتَاوٰى مِنْ كِتَابِ اُصُوْلِ الدِّيْنِ قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي اللَّيْثِ فِيْ بَعْضِ تَصَانِيْفِهٖ مِنَ الْوَاجِبِ عَلٰى طَالِبِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يَكُوْنَ ذَا وَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ هٰٓؤُلَاۤءِ فَلَوْ اَكَلَ مِنْ دَمِ نَفْسِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ بِدِيْنِهٖ كَمَا قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رح يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِثَمَنٍ بَخْسٍ بِئْسَ وَاللّٰهِ مَا تَجَرُوْا وَاشْتَرَوُا الدُّنْيَا الْفَانِيَةَ الزَّائِلَةَ بِالْاٰخِرَةِ

اَلْبَاقِيَةِ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمْ اٰمِيْنَ اَنْتَهٰى

ساتواں سوال :۔ کیا جائز ہے یا نہیں ملانا چار مذہبوں کے درمیان کہ کبھی عمل کرے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر اور کبھی امام شافعیؒ کے اور کبھی امام مالکؒ کے اور کبھی امام احمد حنبلؒ کے مذہب پر مثلاً کبھی نماز میں آمین آہستہ کہے کبھی پکار کر اور کبھی رفع یدین کرے سوائے تکبیر اولیٰ کے اور کبھی نہ کرے +

جواب : رسالہ نزہۃ فی بحث التسمیع میں لکھا ہے کہ خیر نہیں اس میں کہ کبھی حنفی بنے یعنی بعضے مسائل میں اور کبھی شافعی بعضے میں کہلوائے جیسا کہ معلوم ہوا تقلید کے مسئلوں کے بیان میں + اور جواہر الفتاوی میں کتاب اصول الدین سے منقول ہے کہا شیخ عبدالرحمن ابن الوالیث فقیہ نے بعض تصنیفوں میں اپنی کہ واجب ہے طالب علم پر کہ وہ دو منہ والا اور دو زبان والا نہ بنے کبھی ادھر کبھی ادھر ایسا شخص اپنا لہو پیئے تو بہتر ہے کہ دین بیچ کر کھاوے جیسا فرمایا حسن بصریؒ نے بیچیں گے بعضے لوگ اپنے دین کو تھوڑے مول میں سو بد ہے اللہ کی قسم وہ چیز کہ تجارت کی انہوں نے اور مول لیا انہوں نے دنیائے فانی کو آخرت باقی کے بدلے میں پناہ میں رکھے اللہ ہم کو ایسے لوگوں سے +

اب آگے وُہ فتوے جو علمائے دین اور خلفائے امیرالمومنین نے خاص دلی اور ہندوستان سے اپنی اپنی مہریں اس پر کر کے بھیجا ہے لکھا جاتا ہے

الحمد للہ کہ ایک ہزار دو سو چوّن ہجری میں بلدہ دہلی کے درمیان علمائے دین نے ان لوگوں کی گمراہی پر جو چاروں مذہب کے خلاف کو جائز اور مباح جانتے ہیں باتفاق اور اجماع فتوا لکھا + اور وہ لوگ اپنے آپ کو محمدی اور دوسرے مذہب والوں کو ناقص محمدی اور بدعتی کہتے ہیں + چنانچہ اس استفتا کو معہ فتوا کے ہندی زبان میں ترجمہ کیا + اللہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت کو اس بدعت سے محفوظ رکھے +

مقدمہ بیان میں سوال کے جو اہل سنت وجماعت نے لامذہبوں کے حق میں پوچھا ہے

ما قولھم رحمھم اللہ

سوال درصورتیکہ شخصے حنفی مذہب خود را بر مذہب شافعی یا مالکی یا حنبلی ترجیح دہد آیا این درست است یا نہ + وشخصیکہ حنفی المذہب باشد و دلائل مذہب شافعی وغیرہ را ضعیف و مرجوح داند آیا این شخص عامل بعمل صالح می بود و دریں اتباع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم می شود یا نے وکسے کہ مذاہب اربعہ را مرجوح دانستہ عمل بحدیث کہ بزعم خود صحیح دانستہ می کند و طاقت علمی این قدر ندارد کہ میان احادیث صحیحہ و ضعیفہ و متعارضہ امتیاز کند و قوی را از ضعیف جدا نماید وحقیقت مذہب اربعہ را انکار کند و خلاف اجماع علما داند و تقلید ائمہ اربعہ را بدعت داند آیا این شخص از اہل بدعت ہست یا نے بینوا توجروا +

ترجمہ ؛ کیا فرماتے ہیں علما اس مقدمے میں رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُن پر کہ ایک شخص حنفی مذہب اپنے مذہب کو امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام حنبلؒ کے مذہب پر ترجیح دے یعنی اُن سے اچھا اور تحقیق میں بہتر جانے تو یہ جاننا اس کا درست اور صحیح ہے یا نہیں اور جو کوئی حنفی ہو اور امام شافعی وغیرہ کے مذہب کی دلیلوں کو ضعیف اور سست جانے سو کیا ایسا شخص عمل کرنے والا عمل صالح کا ہوگا اور اس میں اتباع رسول اللہ صلعم کی ہوتی ہے یا نہیں اور جو کوئی چاروں مذہب کی دلیلوں کو ضعیف جان کر اپنے زعم

ہیں حدیث کو صحیح سمجھ کر اس کے موافق عمل کرتا ہے باوجودیکہ طاقت علمی اس کو اس قدر نہیں کہ صحیح اور ضعیف اور متناقض حدیثوں میں امتیاز کر سکے اور مضبوط کو سُست سے جدا کرے اور چاروں مذہب کے حق ہونے پر انکار رکھتا ہے اور علماء کے اجماع کو خلاف جانتا ہے اور چاروں اماموں کی تقلید کو بدعت کہتا ہے۔ آیا ایسا شخص بدعتی ہے یا نہیں صاف جواب دو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب پاؤ + خلاصہ اصل دین اور مذہب سے مراد کیا ہے کہ خدا اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنی + سو ہر مذہب والے اپنے راویوں کی روایت کو مقدم رکھ کر اپنے دین اور مذہب پر اعتماد کرتے ہیں اور اسی لئے اس میں اور دوسرو میں اختلاف پڑتا ہے + اور یہی لازم ہے ہر مذہب والے پر کیونکہ وہ جن سے روایت کرتا ہے ان کے حال سے اور ان کی خوبیوں سے خوب واقف ہے اتنا دوسروں کی روایت سے مطلع اور ماہر نہیں + اور یہی طریق رہا ہے علمائے تابعین کا کہ مدینے کے رہنے والے مدینے کے عالموں پر اور کوفے کے رہنے والے کوفے کے عالموں پر جیسا چاہیے ویسا اعتماد اور اطمینان رکھتے تھے پر دوسروں کو بھی محض بے اعتماد نہ جانتے تھے + اور یہی معنے ہیں جماعت کی پیروی کرنے کے + اسی واسطے علمائے دین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی پوچھے تم سے کہ اپنے مذہب اور دوسرے کے مذہب میں کیا فرق جانتے ہو تو کہنا چاہیے کہ اپنے مذہب کو ہم صواب پہ یعنی خطا سے دُور جانتے ہیں۔ اور دوسروں کے مذہب کو خطا سے قریب اور صواب کا احتمال اس میں سمجھتے ہیں + اور جیسا احتمال صواب کا دوسرے کے مذہب میں ہے ایسا ہی ہمارے مذہب میں احتمال خطا کا ہے + اور یہی معنے ہیں ترجیح کے + اور اس کو کتاب الاشباہ والنظائر میں مفصّل لکھا ہے + اور یہ مذہب اور مضمون قرآن اور سنت اور اجماع اور قیاس سے ثابت ہوا ہے اس میں کسی طرح سے شک و شبہ نہیں +

باب پہلا

حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی رح کا فتویٰ

مولانا محمد اسحاق صاحب نے جو جواب دیا ہے فتویٰ کے سوال میں وہ لکھا جاتا ہے +

جواب + در کتاب اشباہ می نویسد

اِذَا سُئِلْنَا عَنْ مَذْهَبِنَا وَمَذْهَبِ مُخَالِفِيْنَا فِي الْفُرُوْعِ يَجِبُ عَلَيْنَا اَنْ نُجِيْبَ بِاَنَّ مَذْهَبَنَا صَوَابٌ يَحْتَمِلُ الْخَطَأَ وَمَذْهَبُ مُخَالِفِيْنَا خَطَأٌ يَحْتَمِلُ الصَّوَابَ انتھی +

وقتیکہ کسے مذہب خود مذہب حنفی اختیار کرد لازم است کہ ترجیح خواہد د ادو چون ترجیح مذہب خود را داد غیر مذہب خود را مرجوح خواہد دانست و مذہب اربعہ را مرجوح نباید دانست اتباع ایشاں را اتباع کتاب و سُنّت باید دانست و کسے کہ امتیاز ندارد درمیان احادیث کہ صحیح است یا غیر صحیح پس برو لازم است کہ اتباع علما نماید و کسے کہ حقیقت مذہب اربعہ نداند و انکار اتباع ایشاں کند آں کس ضال است واللہ اعلم

محمد اسحٰق

ترجمہ کتاب اشباہ والنظائر میں لکھا ہے کہ جب پوچھے جاویں ہم اپنے اور غیروں کے مذہب کے مسائل جزئیات میں تو واجب ہے ہم پر کہ جواب دیں اس طرح کہ ہمارا مذہب بے چوک ہے اس میں چوک ہونے کا شبہ بہت ضعیف ہے اور غیروں کے مذہب

میں چوک ہے اس میں شبہ ہے کہ بے چوک ہووے + پھر جس وقت کسی نے اپنا مذہب حنفی اختیار کر لیا تو واجب ہے کہ ترجیح دے گا کیونکہ اختیار کرنا اس کا یہی دلیل ہے اُس کے ترجیح دینے کی اور جب مذہب کو پسند کیا اور ترجیح دے چکا تو دوسرے کے مذہب کو سُست جانے ہی گا مگر چاروں مذہب کو سُست نہ جاننا چاہیے کیونکہ ان کی پیروی کتاب و سُنّت کی پیروی ہے + یعنی جو کتاب اللہ اور سُنّت رسول اللہ کو سُست جانے تو وہ چاروں مذہب کی پیروی کو سُست کہے + سو مسلمان سُنّی کا مقدور نہیں کہ ان کی پیروی کو سُست جانے اور کہہ سکے + اور جو کوئی فرق نہ کر سکے حدیثوں میں کہ صحیح ہیں یا غیر صحیح تو اس پر واجب ہے کہ اُن علماء کی پیروی کرے جو فقہ کی قوت سے صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز کر سکتے ہوں اور اپنی عقل ناقص پر کسی حدیث کو صحیح یا غیر صحیح نہ کہے اور ایک جانب پر عمل اختیار نہ کرے + اور جو کوئی چاروں مذہب کا حق ہونا نہ جانے اور ان کی پیروی کا انکار کرے وہ شخص صاحب ضلالت ہے + یعنی بعضے صورتوں میں وہ کافر ہے اور بعضے میں مبتدع خبیث اور بعضے صورتوں میں فاسق + اور لفظ ضال کا عام ہے کافر اور مبتدع اور فاسق کے لئے + چنانچہ قرآن شریف میں تینوں قسم پر ضال کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے + اسی جہت سے مولانا نے لفظ ضال کا اپنے جواب میں لکھ دیا ہے +

خلاصہ اس جواب کا یہ ہوا کہ جو کوئی اپنے مذہب کو فروع میں غیروں کے مذہب پر ترجیح نہ دے گا وہ آپ خود لامذہب ٹھہرا اور جب ترجیح دے چکا تو وہ ایک مذہب میں ہوا + پھر اگر وہ سب مذہبوں کو حق واقعی بے احتمال خطا کے سمجھے یا سب کو بے شُبہ خطا پر جانے تو وہ اہل بدعت میں گن جائے گا اور ضال بدحال + ہاں اگر وہ اتباع چاروں مذہب کا اور اہل حدیث کا اس طرح پر اختیار کرے کہ وہ کسی مذہب کی مخالفت شرعیہ عمل میں نہ لاوے + مثلاً اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے گو فرض نہ جانے اور تمام عمر کتے کی پکائی کھال پر نماز نہ پڑھے اور قلتین کے پانی سے جس میں کچھ نجاست پڑی ہو کبھی وضو نہ کرے اور تمام سر کو مسح کرے اور چاروں مذہب کی رعایت کر کے اُن مذہبوں کی شرطیں عمل میں لایا کرے تو وہ خاصا سُنّی بزرگ ہے اور ایسا محمدی خالص + اسکو جائز ہے کہ وہ آپ کو چار مذہبی یا محمدی یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی کہلاوے اس واسطے کہ وہ سب کچھ ہے + اور جو کوئی ایک مذہب کی بھی شرطیں پوری نہ کرے اور نہ اہل حدیث کی شرطیں بجا لاوے جیسے یہ نئے مذہب والے ہیں کہ کسی مذہب کو نہیں مانتے

تو وہ مقرِ اجماع امت مرحومہ کا مخالف ہے اس کو محمدی خالص جاننا عین ضلالت ہے ۔ ہاں ویسا محمدی ہوگا جیسا عبداللہ بن سبا اور حجاج بن یوسف ثقفی اور مسلم بن عقبہ تھا ۔ حاصل یہ ہے کہ ضال بھی اپنے تئیں دین محمدی میں جانتا ہے پر اس کے جاننے سے کچھ ثابت نہیں ہوتا ثابت جب ہووے کہ امت مرحومہ اس کو محمدی خالص جانے ۔ یزید پلید نے آپ کو امیرالمومنین جانا گیا پر علمائے اُمّت نے اس کو امیرالمومنین نہ جانا بلکہ جس نے اس کو یوں کہا بیس کوڑے لگوائے پس ایسا ہی حال اس کا ہے جو کہے کہ میں امامی ہوں اور مطلب اس کا یہ کہ جو کوئی میری خرافات پر ایمان لاوے تو وہ امام برحق کا تابعدار ہے ۔ اور مسلمان کامل ہے نہیں تو وہ سچا مومن نہیں سو ایسا ہے وُہ لامذہب ہے کہ جو برخلاف ساری امت مرحومہ کے ہوکر کہے کہ میں اور جو میری طرح مذہبوں سے الگ ہوکر اتباع حدیث کا کرے وہ محمدی ہے اور باقی لوگ خالص محمدی نہیں ۔ سو ایسے خارجیوں اور رافضیوں سے ترک موافقت لازم ہے ۔

دوسرا باب

حضرت مولانا مفتی صدرالدّینؒ کا فتویٰ

دوسرا باب اس سوال کے جواب کے بیان میں ہے جو مفتی صدرالدین نے اپنی مہر سے لکھا ہے ۔

حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذاہب آئمہ ثلثہ شرعا درست صحیح است ہو کسے کہ مذہب یکے از آئمہ اربعہ را اختیار کند آں کس متبع سنت رسول اللہ است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ و شخص عامی بلکہ عالم را نیز کہ بمرتبہ اجتہاد نرسیدہ باشد تقلید یکے از مجتہدان اُمّت مشہور و متواتر و مقبول و مدوّن و منقول است پس تقلید یکے را ازیں چہار آئمہ اختیار باید کرد و منکران حقیقت مذاہب اربعہ و بدعت گو بندگان تقلید ضال و مضل اند فَھُمْ اَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ کَتَبَہٗ اَلْعَبْدُ الْمِسْکِیْنُ

صدرالدین

ترجمہ حنفی مذہب کو ترجیح دینا اپنا مذہب تینوں

اماموں کے مذہب پس از روئے شریعت کے درست اور صحیح ہے + اور جو کوئی چار اماموں میں سے ایک امام کے مذہب کو اختیار کرے وہ شخص تابعدار ہے رسول اللہ کی سنّت کا رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر اور سلام + اور شخص کو بلکہ عالم کو بھی جو اجتہاد کے درجے کو نہ پہنچا ہو امت مرحومہ کے چار مجتہد ہیں اور ان کا مذہب مشہور اور متواتر کتابوں میں لکھا گیا اور نقل کیا گیا ہے + سو پیروی ایک کی انہیں چاروں میں سے اختیار کرنی چاہیے + اور جو کوئی ان چار مذہبوں کو حق جانے ان کی پیروی کو بدعت کہے وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کا گمراہ کرنے والا + اور ایسوں نے گمراہ کیا بہتوں کو اور خود بہک گئے سیدھی راہ سے یہ جواب لکھا محمد صدرالدین نے +

خلاصہ :۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک مذہب کا اختیار کرنا تعین کر کے واجب ہے + اور التقاط کرنا یعنی کوئی عمل ایک مذہب کے موافق اور دوسرے کے موافق اپنے نفس کی خواہش کے مطابق کرنا اور اس خلط ملط کو محمدیت کہنا محض گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا ہے + اور ایسے لوگ ضالین اور مضلین میں بے شک داخل ہیں اگر کافر ہو کر مریں تو تعجب نہیں +

تیسرا باب

حضرت مولانا محمد اکرام الدین کا فتویٰ

تیسرا باب :۔ جواب میں مفتی اکرام الدین کے وہ یہ ہے +

هٰذِهِ الرِّوَايَةُ صَحِيْحَةٌ وَمِثْلُهَا مَذْكُوْرَةٌ فِيْ كُتُبٍ أُخَرَ لَا حَاجَةَ إِلَى نَحْرِ نَيْرِهَا فَأَمَّا اِتِّبَاعُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ لِعُلَمَائِنَا وَاجِبٌ فَمَا حَالُ الْعَوَامِ مَنِ اعْتَقَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَكْفُرَ لِأَنَّ الْأُمَّةَ الْمَرْحُوْمَةَ الْحَنَفِيَّةَ قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَى مَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَتَبِعَهُ كَافٍ اِقْتَدَى الْعُلَمَاءُ النَّحَارِيْرُ وَالْأَوْلِيَاءُ الْكَثِيْرُ مِثْلُ غَوْثِ الْأَعْظَمِ

وَغَيْرِهِ بِاَحَدِ الْاِمَامِ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ فَمَنْ خَالَفَ خَالَفَ الْاِجْمَاعَ الْاُمَّةِ وَمُخَالِفُ الْجَمَاعَةِ حُكْمُهُ مَذْكُوْرٌ فِي الشَّرْعِ هٰكَذَا وَجَدْتُ الْخَلَفَ وَالسَّلَفَ كَتَبَهُ

محمد اکرام الدینؒ

ترجمہ یہ روایت صحیح ہے اور اشباہ کی روایت ہے اور اس روایت کے مانند اور کتابوں میں بھی منقول ہے ان کے لکھنے کی کچھ حاجت نہیں + سو پیروی کرنی چار اماموں کی ہمارے علمائے حق میں واجب ہے پھر عوام کو کون پوچھے + جو کوئی اعتقاد رکھے گا اس کے سوائے سو قریب ہے کہ کافر ہو جاوے اس واسطے کہ امّت مرحومہ سبھی نے اتفاق کیا حق ہونے پر ان چار مذہبوں کے اور ثابت ہوا اقتدا کرنا بڑے عالموں کا اور بہت اولیاؤں جیسے حضرت غوث الاعظم قدس سرہ اور سوائے ان کے ان چار اماموں میں سے ایک امام کے ساتھ اب جو کوئی خلاف کرے گا مخالف ہوگا وہ اجماع امت کا اور ایسی جماعت کے مخالف کا ذکر ہے شریعت میں + یعنی وہ دوزخ میں پڑے گا اسی طرح پایا میں نے متاخرین اور متقدمین کو لکھا اس مسئلے کو محمد اکرام الدینؒ نے +

خلاصہ:- اس کا یہ ہوا کہ یہ فرقہ خارجی معتزلی منکر علماء اور اولیاء کا بے شک اہل سنّت کی جماعت سے باہر ہے + ان کے ساتھ نہ صوفی ہیں نہ فقہا بے امام اور خود منڈے ہیں خراب اور گمراہ انکو نہ صوفیوں میں جگہ نہ فقیہوں میں ٹھکانا + اور خلف اور سلف کے ذکر کرتے ہیں اشارہ اس بات کا ہے کہ سلف ہمارے شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ان کے اقران اور خلف ہمارے مفتی نظام الدینؒ اور مولانا خواجہ احمد حنفی اور شاہ عبدالعزیز اور مولوی رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر اور اقران ان کے سب مقلد گزرے ہیں کوئی ان میں سے لا مذہب نہ تھا + سو وہم ان جاہلوں کا محض بے جا ہے اور سلف اور خلف کا ذکر اس لئے بھی کیا کہ ایک شخص شیخ عبدالحق محدثؒ کی اولاد میں کا بھی ان جاہلوں میں مل گیا ہے اس کی سمجھ کے لئے ان لفظوں کو ادا کیا کہ اگر وہ شخص ابنیائی ہے تو علماء اور اولیاء کے ساتھ ہو کر تقلید کی راہ اختیار کرے اور اگر آبائی ہے تو اپنے خلف اور سلف کا طریق پسند کرے اور جو نہ ابنیائی ہے نہ آبائی ہے تو جاوے جدھر شیطان لے جاوے +

چوتھا باب

حضرت مولانا عبدالخالق دہلویؒ کا فتویٰ

چوتھا باب مولوی عبدالخالق کے جواب کے بیان میں جو تینوں مفتیوں کے جواب کے مطابق جواب دیا ہے وہ یہ ہے !

هذا الجواب صحيح حق موافق لما في الكتب المعتبرة في شرح عين العلم للملا علي القاري فلو التزم احد مذهبا كابي حنيفة و الشافعي رحمهما الله فيلزمه الاستمرار عليه فلا يقلد غيره في مسئلة من المسائل هكذا في در المختار + وقال الشيخ العالم الكامل المحدث الفقيه المتقي عبد الرؤف المناوي في فيض القدير شرح الجامع الصغير يجب علينا اعتقاد الائمة الاربعة ولا يجوز تقليد الصحابة وكذا التابعين كما قاله امام الحرمين من كل من لم يدون مذهبه فيمتنع تقليد غير الاربعة في القضاء والفتيا لان المذاهب الاربعة انتشرت وتحررت وقد نقل الامام الرازي اجماع المحققين على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة وغيرهم + وهكذا قال الامام المحقق النووي في شرح اربعين + وهكذا قال ابن الحجر في رسالته وقال الحافظ الاجل جلال الدين السيوطي في الرسالة ان جمعا من الناس قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم جاء بشرع واحد ومن اين مذاهب الاربعة فهم منحرفون عن الرشاد والهدى والعلماء الربانيون بريئون من هذه الاقوال المزخرفة ۔

یہ جواب صحیح اور ٹھیک ہے کیونکہ معتبر کتابوں میں لکھا ہے ان کتابوں سے شرح عین العلم کی ہے مُلا علی قاری سے + جب لازم کرے ایک شخص ایک مذہب کو جیسا مذہب ابو حنیفہ کا یا شافعی کا رحمت کرے اللہ اُن پر + سو لازم ہے کہ ہمیشہ رہے اس پر پھر دوسرے مذہب کی تقلید نہ کرے کسی ایک مسئلے میں بھی اور اسی طرح ہے درِ مختار میں اور کہا شیخ کامل محدث فقیہہ حنفی عبدالرؤف مناوی نے فیض القدیر میں جو شرح ہے جامع صغیر کی حدیث کی معتبر کتاب ہے کہ واجب ہے ہم پر معتقد ہونا چار اماموں کا اور جائز نہیں تقلید اصحاب کی اور ایسا ہی تابعین کی ان لوگوں میں سے کہ جس کا مذہب کتابوں میں جمع نہیں کیا گیا جیسا کہ کہا ہے اس کو امام الحرمین یعنی مکے اور مدینے کے امام نے پھر سوائے چار اماموں کے غیر کی تقلید کرنی جائز نہیں نہ فیصلے میں نہ فتوا میں اس لئے کہ یہ چار مذہب پھیل گئے اور لکھے گئے کتابوں میں + اور تحقیق نقل کیا امام فخر الدین رازی شافعی نے کہ اجماع ہے محققوں کا منع کرنے پر عوام کے صحابہ یا اُن کے سوائے کی پیروی کرنے سے + اور اسی طرح کہا امام محقق نووی نے شرح اربعین میں + اور ایسا ہی کہا شیخ ابن حجر مکی شافعی نے اپنے رسالے میں + اور حافظ بزرگ امام جلال الدین سیوطی شافعی نے کہ بعضے جاہل کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک شرع لائے تھے اب یہ چار مذہب کہاں سے آئے سو وہ لوگ پھر گئے ہیں بھلائی اور ہدایت سے + اور عالم ربانی الگ اور بیزار ہیں ان کی ایسی بیہودہ باتوں سے

خلاصہ :- اس جواب کا یہ ٹھہرا کہ مذہب دین ہے اور دین جب تک خبر متواتر سے مدوّن پایا نہ جاوے جب تک معتبر نہیں + اور جب مسلمانوں کو محققوں سے ایک مذہب مدوّن ہاتھ لگ چکا اور وُہ اہلسنت ہیں سے ایک جماعت کی راہ ثابت ہو گئی پھر اس جماعت کے خلاف کرنا اس کو ایک مسئلے میں بھی معاف نہیں جب تک اس جماعت سے زیادہ کوئی محقق جماعت ہاتھ نہ لگے + اور یہ بات کہ سوائے ان چاروں مذہب کے اور کوئی بڑی جماعت اور سوادِ اعظم اُن سے بہتر دین و دیانت اور تحقیقات علم میں پائی جاوے سو ظاہر اً ممکن نہیں + اسی واسطے باجماع اُمّت حکم ہوا عوام کو منع کیے جاویں اور کسی کی پیروی سے ان چاروں کے سوائے اگرچہ وہ کہیں کہ ہم صحابہ اور تابعین کے پیرو ہیں + کیونکہ صحابہ اور تابعین کی پیروی ان چاروں میں خوب گھر گئی + اب جو ان چاروں کی تقلید سے باہر ہے وہ حقیقت میں صحابہ اور تابعین کی تقلید نہیں بلکہ خلاف سوادِ اعظم کے اپنے نفس کی تقلید

ہے + یہ ویسی مثل ہے جیسے کوئی کہے کہ محمد صلعم کی تقلید میں سب انبیاء کی تقلید آ گئی اب چاہیے کہ سب امت کو منع ہوئے انبیاء کی تقلید سے + یعنی بالفعل انبیاء کی تقلید سوائے محمد صلعم کی تقلید کے نہیں ہے پس کہنا ان علماء کا بھی ایسا ہی ہے کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سے عوام منع کئے جاویں کیونکہ جس بات کو وہ تقلید صحابہ اور تابعین کی جانتے ہیں وہ ان کی تقلید ہی نہیں تقلید ان کی یا امام ابو حنیفہؒ یا امام شافعیؒ یا امام مالکؒ یا امام احمد حنبلؒ کے مذہب کی ہے اور ان چاروں سے باہر ہو کر صحابہ اور تابعین کی تقلید محال ہے اور غلط بلکہ اس میں تفرقہ ڈالنے والے اور خراب کرنے والے + کوئی بات کسی مذہب کی اور کوئی کسی مذہب کی اپنے نفسوں کی خواہش کے موافق مانتے ہیں ایسے لوگ اہل بدعت سیئہ ہیں ایسوں کو صحابہ کا مقلد نہ جاننا چاہیے بلکہ ان کو التقاطی اور اصحاب الرائے والہوی کہیئے +

پانچواں باب

حضرت مولانا محمد حیات لاہوریؒ کا فتویٰ

پانچواں باب جواب میں محمد حیات لاہوری کے انہوں نے مفتیوں کے فتویٰ کے نیچے لکھا ہے اپنی مہر سے !

هٰذَا الْجَوَابُ صَحِيْحٌ مُطَابِقٌ لِلْكُتُبِ الَّتِيْ عَلَيْهَا اعْتِمَادُ الْعُلَمَاءِ مِنْ صُلَحَاءِ اُمَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- جواب درست ہے موافق کتابوں کے جن پر اعتماد ہے عالموں کا جو ہمارے پیغمبرؐ کی اُمت کے صُلحا ہیں +

خلاصہ :- اس کا یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ کے حکم سے صالحوں کا اتباع ہم پر فرض ہے اور کتابیں صالحوں کی بھری ہوئی ہیں تقلید علمی کی تاکید سے + سو جو کوئی ان کتابوں کا یعنی اشباہ کا یا شرح مُلا علی قاری نے جو عین العلم کی شرح میں لکھا ہے اس کا یا در مختار یا فیض القدیر کا یا امام نووی کی شرح اربعین کا انکار کرے یا ان کتابوں کی عبارت کو بدعت سیئہ سمجھے وہ بے شک مردود اور مطرود ہے اس کو اہل سنت میں سے نہ چاہیے اور نہ اس کی بات پر اعتماد وہ مبتدع ہے جاہل ہے ضال ہے اور جو کچھ علم رکھتا ہے تو مضل ہے

اور منصوب علیہ ۔

حسین علی کی عبارت

اور اُن کے ایک شاگرد نے ان کی عبارت کے نیچے لکھا ہے :

وَمَا قَالَ عُلَمَاءُ زَمَانِنَا صَحِیْحٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَایَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

یعنی جو کہا ہمارے زمانے کے علماء نے یعنی مولوی محمد اسحٰق صاحب اور مولوی عبدالحق ۔ اور مولوی محمد حیات ۔ اور مولوی صدر الدین ۔ اور مولوی اکرام الدین نے وُہ درست ہے یعنی ان صاحبوں نے لامذہبوں کے حق میں جو فتوا لکھا وہ مطابق شریعت غرا محمدیہ کے ہے اور اس کے نیچے لکھا ہے عاجز حسین علی ۔

چھٹا باب

حضرت مولانا مفتی سیّد رحمت علی خاںؒ کا فتوٰی

چھٹا باب بیان میں جواب بادشاہی مفتی سیّد رحمت علی خاں کے وُہ یہ ہے ۔

حنفی المذہب را ترجیح دادن مذہب خود را بر مذاہب آئمہ دیگر صحیح و درست است ۔ عام مسلمین بلکہ عالم غیر مجتہد را تقلید یکے از مذہب اربعہ واجب و متحتم است ۔ پس بعد ثبوت حقیّت مذہب اربعہ دوری نمیجوید ازاں مگر مضل ۔

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَاَئِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْمَا فَعَلُوْا وَاَمَرُوا النَّاسَ بِالْعَمَلِ بِھَا کَانُوْا مُحَقِّقِیْنَ فَاِنَّھُمْ کَانُوْا فِیْ طَلَبَۃِ الْحَقِّ وَاَمَّا فِیْ حَقِّ عَامَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ لَایَکُوْنَ فِیْ وُسْعِ کُلِّ وَاحِدٍ اَنْ یُرَجِّحَ الدَّلَائِلَ وَیَجْتَھِدَ لٰکِنْ یَنْبَغِیْ اَنْ یُرَجِّحَ اِمَامًا وَیَکُوْنَ مُتَّبِعًا لَہٗ جَوَاھِرُ الْفَتَاوٰی فِی السِّنِّ اَجِبَتِہٖ ۔ وَعَنْ خَلَفِ ابْنِ اَیُّوْبَ

اَلْبَلْخِيِّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْعِلْمَ بَعْدَ نَبِیِّہٖ فِی اَصْحَابِہٖ ثُمَّ بَعْدَ
ھُمْ فِی التَّابِعِیْنَ ثُمَّ بَعْدَ ھُمْ فِی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَصْحَابِہٖ
فَمَنْ شَاءَ فَلْیَرْضَ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَسْخَطْ خِزَانَۃُ الرِّوَایَاتِ

اس مفتی کی مہر میں کھدا ہے سراج العلما ضیاء الفقہا مفتی العدالت العالیہ السلطانی سیّد رحمت علی خاں +

سراج العلما ضیاء الفقہا مفتی العدالت
العالیہ السلطانی
سیّد رحمت علی خاں

ملّا شیر محمد کی عبارت

اور ان کے اور مولوی عبدالخالق کے جواب کے پاس اخوند ملا شیر محمد مولوی رفیع الدین صاحب کے شاگرد لکھتے ہیں

ھٰذَا الْجَوَابُ صَحِیْحٌ لَا شَکَّ وَلَا شُبْھَۃَ فِیْہِ کَتَبَہُ الْمَوْسُوْمُ بِالْفِدْیَۃِ
اِسْمُہٗ شیر محمد

خلاصہ: اس جواب کا یہ ہے کہ حنفی مذہب کو بہتر جاننا اور غالب جاننا اپنے مذہب کو اور اماموں کے مذہب پر ٹھیک اور درست ہے اور سارے مسلمانوں کو بلکہ عالم غیر مجتہد کو پیروی ایک مذہب کی چاروں میں سے واجب اور متحتم ہے + اور جب حقیقت چاروں مذہب کی ثابت ہو گئی اب منکر اس کا وہی ہے گمراہ کرنے والا + سو حق کے بعد نہیں ہے مگر گمراہی + اور مسلمانوں کے اماموں نے جو کیا اور حکم کیا لوگوں کو اس کے کرنے کا وہ درست ہے کیونکہ وہ محقق تھے اور وہ حق بات کو ڈھونڈھتے تھے اور سارے مسلمانوں کے حق میں ہر ایک کو یہ مقدور نہیں کہ اپنی دلیلوں کو غالب کرے اور اجتہاد کرے لیکن لائق یہی ہے کہ غالب کہے امام کو اور ترجیح دیوے اس کے مذہب کو اور سو رہے اس کا یہ روجواہر فتویٰ سے سراجیہ میں + اور ابن ایوب بلخی کے خلف سے روایت ہے کہا اس نے کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے دیا اپنے نبی کے بعد اصحابوں کو پھر ان کے بعد تابعین کو پھر ان کے بعد ابی حنیفہ اور ان کے

شاگردوں کو اب جو چاہیے رافضی رہے اس پر چاہے ناراض ہو خزانتہ الروایات ہیں ہے یہ جواب صحیح ہے اور اس میں کچھ شک اور شبہ نہیں لکھا ہے اس کو موسوم بفیض شیر محمد نے +

خلاصہ :۔ اُن دونوں مفتیوں کے فتوا کا یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح اور اُن کے تینوں شاگرد قرن محمودہ ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے اٹھانے والے تھے اور اپنے زمانے میں وہ سب نیک لوگوں ہیں کامل اور فقیہہ اور امام امت تھے پھر پچھلے نیک عالموں نے بھی ان کو اپنا پیشوا کہا اور پیغمبر کے علم کے خزانچی کہا اور ان سے بیزار رہنے والے سے بیزار رہے بلکہ اس کو اہل سنت جماعت سے خارج جانا یا معذور اور قصوروار کہا اور ایسے کی پیروی نہ کی + اور خلف ابن ایوب کے قول سے صاف معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ سے بیزار ہونے والے لوگ بڑے خطاکار ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ تینوں مذہب کے سچے علماء آپ کو ابو حنیفہ کے عیال اور تابعدار سمجھتے ہیں اور جس قول کو ان کے اپنے زعم ہیں حدیث صحیح اور سنت مشہورہ سے برخلاف جانتے ہیں اس کو انہیں کے کہے مطابق چھوڑ دیتے ہیں اور اس قدر ترک تقلید کو مجتہد کے حق ہیں خلاف دینی نہیں کہتے بلکہ تقلیدی کہتے ہیں گو کہ عرف ہیں لوگ اس کو خلاف کہیں اور پچھلے مجتہد کو پہلے کا مخالف ٹھہرادیں حقیقت ہیں وہ اپنے اجتہاد کے موافق اس پہلے مجتہد کا تابع ہے نہ اس کے مذہب کا رد کرنیوالا پہلے شخص کا یہی مذہب تھا۔ کہ جو مسئلہ میرا بعد تحقیق کامل کے خلاف قرآن و سنت مشہورہ کے ہو اس کو نہ مانیئے بلکہ عمل کرنا اسپر حرام جانیئے سو جو کہے امام مالک یا امام شافعی رد کرتے تھے امام اعظم کے قول کو وہ جھوٹا ہے اور اس نے اچھی دین اور مذہب نہیں سمجھا بلکہ بری تقلید میں گرفتار ہے کیونکہ رد کرنا اور ہے اور عمل نہ کرنا اور اگر عمل نہ کرنے کا نام رد کرنا ہو تو لازم آوے کہ بخاری نے مسلم کی حدیثوں کو اور مسلم نے بخاری کی حدیثوں کو اور ابو داؤد نے ترمذی کی اور ترمذی نے ابو داؤد کی حدیثوں کو رد کیا اور امام شافعی نے بہت حدیثیں صحاح ستہ کی رد کیں معاذاللہ من ذالك الفھم الحبیق

ساتواں باب

حضرت مولانا مملوک علی نانوتویؒ اور مولانا سیّد محمدؒ کا فتویٰ

باب ساتواں :- بیان میں جواب مولوی مملوک علی اور مولوی سید محمدؒ کے وہ یہ ہے
حنفی مذہب حنفی را بر مذہب ثلاثہ راجح داند و دلائل مذہب خود
را نہ دلائل دیگر مذاہب مظنون الحقیقۃ پندارد
کَمَا وَقَعَ فِي الْاَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ وَقَالَ فِي جَامِعِ الرُّمُوْزِ اِعْلَمْ
اَنَّ الْمَذْهَبَ اَنْ لَّا يُقَلِّدَ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ اِلَّا اَبَا حَنِيْفَةَ فَاِنَّ
عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِمَذْهَبِهٖ كَمَا فِي
الْفُصُوْلِ السِّتَّةِ انتھی وَفِي السِّرَاجِيَّةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ
النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ وَلِهٰذَا قِيْلَ سُلِّمَ لِاَبِيْ
حَنِيْفَةَ سَبْعَةُ اَثْمَانِ الْعِلْمِ انتھی
وکسی کہ مذہب اربعہ را مرجوح دانستہ بدانست خود دعوی
عمل بحدیث صحیح می کند و طاقت علمی ایں قدر ندارد کہ در احادیث ضعیفہ
و متعارفہ امتیاز کردن تواند ایں چنیں کس مخوف بہ کفر است
فِي الْقُنْيَةِ مَنْ قَالَ لَا اَقُوْلُ بِفَتْوَى الْاَئِمَّةِ وَلَا اَعْمَلُ بِفَتْوَاهُمْ
فَهُوَ رَدٌّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ وَتَنْبِيْهَاتِ
النُّصُوْصِ فَيَلْزَمُهُ التَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ وَقِيْلَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُجْتَهِدًا
يُخْشٰى عَلَيْهِ الْكُفْرُ انتھی
واما منکر حقیقت مذاہب اربعہ پس ضال و مضل و ساعی در ارض
است بفساد چہ اجماع است بر عدم خروج از مذاہب چہارگانہ بعلت
اینکہ بعد از صدی چہارم مجتہد ناپید است چنانچہ در اذکار امام نووی
مذکور است
مَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهَا و در حدیث شریف وارد است اِتَّبِعُوا السَّوَادَ

الاعظم من شذ شذ في النار وفي الاشباه والنظائر انه مما
لا ينفذ القضاء به اذ قضى بشيء مخالف الاجماع وهو ظاهر
وما خالف الائمة الاربعة مخالف للاجماع وان كان فيه
خلاف لغيرهم فقد صرح في التحرير ان الاجماع انعقد على
عدم العمل بمذهب مخالف للاربعة لانضباط مذاهبهم
واشتهارها وكثرة اتباعهم انتهى

وہرگاہ بر عدم خروج از مذہب اربعہ اجماع واقع شد پس منکر
مذاہب اربعہ را توبہ واستغفار از ہفوات خود لازم است والا باخوف کفر از
دست وگریباں است

نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد وھدانا اللہ الی سبیل الرشاد
قال علیم اللہ بن عبد الرزاق المکی الحنفی فی رسالتہ المسماۃ
بحبل المتین فی احکام المرتدین اذا استحل حراما مما حرم
بالاجماع او حرم حلالا مما احل بالاجماع او انکر فریضۃ
اجماعیۃ او حجۃ او وعدا او وعیدا مما ذکر اللہ فی القرآن
او الاحادیث المتواترۃ فان انکار القرآن والاحادیث والاجماع
کفر بالاجماع انتہی واللہ اعلم

مملوک العلی سید محمد

ترجمہ! حنفی مذہب اپنے مذہب کو اور مذہبوں پر غالب جانے اور اپنے مذہب کی دلیلوں
سے حقیقت میں قریب یقین کے سمجھے جیسا کہ کتاب اشباہ ونظائر میں ہے اور کہا جامع الرموز
میں کہ جان رکھ اے طالب علم کہ تحقیق مذہب یہ ہے کہ تقلید کی نجاوے اصحاب کی اور تابعین
کی مگر ابوحنیفہؒ کی تحقیق سو یوں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے آسمان سے حکم جاری کریں
گے ابوحنیفہؒ کے مذہب کے موافق اور اسی طرح پر ہے فصول ستہ میں یعنی حضرت خواجہ
محمد پارسا حنفی اصولی نے لکھا ہے اپنی کتاب فصول ستہ میں اور سراجیہ میں ہے کہ فرمایا امام
شافعیؒ نے سب لوگ فقہ میں عیال ہیں ابوحنیفہؒ کے اور اسی واسطے کہا ہے علم کے آٹھ حصے ہیں
سات ابوحنیفہؒ کو ملے اور ایک میں اور سب شریک ہیں اور جو کوئی مذہب ابوحنیفہؒ کو سنت
جان کر اپنی سمجھ کے موافق وعوامل حدیث صحیح کا کرتا ہے اور طاقت علمی اسقدر نہیں رکھتا کہ حدیث

صیح اور ضعیف اور متعارض میں فرق کر سکے تو ایسے آدمی کو خوف کفر کا ہے یعنی شرع کی رُو سے بلا کی میں پڑا ہے اور جو کہے کہ قائل نہیں ہوتا میں اماموں کے فتوی کا اور اس پر عمل نہیں کرتا تو وہ رد کرنیوالا ہے رسول خدا صلعم پر اور اجماع امت پر اور دلائل شرعی کی تنبیہات پر سو لازم ہے اس کو توبہ اور استغفار + اور یوں کہا گیا ہے کہ اگر وہ صاحب اجتہاد نہیں تو خوف ہے اس پر کفر کا اور منکر چاروں مذہب کی حقیقت کا گمراہ ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا اور فساد ڈالنے والا زمین میں اس لیے کہ تمام امت کا اجماع ہے چاروں مذہب سے نہ نکلنے پر + کیونکہ بعد چوتھی صدی کے مجتہد کا ہونا موقوف ہوا چنانچہ اذکار نووی میں لکھا ہے جو چاہے دیکھ لے + اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ پیروی کرو بڑے گروہ کی جو کوئی جدا ہوگا اکیلا جا پڑے گا دوزخ میں + اور اشباہ ونظائر میں ہے ان قسموں سے کہ قاضی کا حکم اس کر کے جاری نہیں ہوتا ہے ایک بات یہ ہے کہ حکم کرے اجماع کے خلاف کا اور وہ ظاہر ہے + اور جو حکم کہ مخالف ہو چاروں اماموں کا وہ مخالف ہے اجماع کا اگرچہ اس میں خلاف ہو اوروں کا + اور تحریر میں تصریح کیا گیا ہے کہ اجماع ہو گیا ہے اس بات پر کہ چاروں اماموں کے خلاف پر عمل نہ کیا جائے گا اسواسطے کہ اُن کا مذہب ضبط ہو چکا اور مشہور ہو گیا اور اس پر چلنے والے بہت ہوئے فقط + یعنی ان چار مذہب کی حقیقت پر اجماع ہوا خلاف پر اس کے عمل جائز نہیں ہے + اور جب ان چاروں مذہبوں سے نہ نکلنے پر اجماع ہو گیا تو اُن کے منکر پر اپنی بیہودہ گوئی کے سبب توبہ اور استغفار لازم ہے نہیں تو آگے کفر کا سامنا ہے + پناہ مانگتے ہیں ہم خدا کی بُرے عقیدے سے ہدایت کرے اللہ ہم کو نیک راہ پر + کہا ہے علیم اللہ عبدالرزاق کے بیٹے نے اپنی کتاب حبل المتین میں جو مرتدوں کے احکام کے بیان میں ہے کہ جب کوئی حلال جانے اس کو جو حرام ہوا اجماع سے یا حرام جانے اس کو جو حلال ہوا اجماع سے یا انکار کرے کسی فرض اجماعی کا یا حجت کا یا وعدے کا یا وعید کا جسے بیان کیا اللہ تعالے نے قرآن میں یا ذکر ہوا اس کا متواتر حدیثوں میں سو ان تینوں کا انکار یعنی قرآن اور احادیث متواتر اور اجماع کا کفر ہے واللہ اعلم فقط +

خلاصہ :- اس جواب کا یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سوائے ان چار مذہبوں کے نہیں لکھی نہیں گئی کہ اُن کی تقلید کی جاوے گو کہ اصل تقلید صحابہ اور تابعین کی ہے + پر اب ہونا اس تقلید کا ممکن نہیں سوائے ان چار کے کیونکہ وہ مدوّن یعنی لکھا نہیں گیا پھر جو کہے کہ امام مالکؒ نے علم اور عمل صحابہؓ کا مؤطا میں مدوّن کیا ہے تو اب چاہیے کہ ان

چار کی پیروی میں حصر صحیح نہ ہو + اس کا جواب یہ ہے کہ اس کتاب میں عمل اہل مدینہ کا مذکور ہے + اور صاحب کتاب نے خود منع کیا ہے اور کہا ہے کہ صحابہ اور تابعین دُور دراز پھیل گئے حقیقت کو اسی کتاب پر منحصر نہ رکھو + علاوہ وہ کتاب بھی اکثر احکام اور مسائل میں مطابق احکام حنفیہ کے ہے + اور اکثر کتابوں میں امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے تصریح کر کے لکھ دیا ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا اور کہا کتاب اور سنت اور آثار صحابہؓ اور تابعین سے باہر نہیں + اور عیسیٰ علیہ السلام کا حکم کرنا ابوحنیفہ کے مذہب پر ظاہر ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ابوحنیفہ ہوگا اس کے ہاتھ پر اللہ میری سنت کو جاری فرما دے گا + اور یہ بھی فرمایا ہے کہ عیسیٰ اور مہدی میری سنت پر ہوویں گے سو اسی سے لازم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابوحنیفہ کے مذہب پر حکم کریں کہ وہ مذہب عین سنت ہے رسول کی اور طریق صحابہ اور تابعین کا +

اور جو کوئی چاروں مذہب کو مرجوح جانے اور عمل کرے اپنے زعم پر حدیث کے موافق مثلاً کہے کہ کتے کا چمڑا پکا کرنے سے پاک ہوتا ہے اس کا مصلیٰ بنا وے اور كُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ کو دلیل پکڑے اور قلتین سے جس میں چوہا مر گیا ہو وضو کرے اور اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خُبْثًا کو سند کرے اور سارے سر کا مسح نہ کرے اور حدیث ناصیہ کو دلیل لاوے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو نہ کرے اور نماز پڑھے اور حدیث اَكَلَ كَتِفًا وَلَمْ یَتَوَضَّأْ کو دلیل کرے + اور اسی طرح نماز پڑھے اور کہے کہ چاروں مذہب مرجوح ہیں اور میرا یہ مذہب راجح ہے اور اصل محمدیت یہی ہے اور اسکا منکر مبتدع ہے + سو البتہ ایسا آدمی خارجی ہے اور بے شک مبتدع اور مخالف ہے رسول اللہ کی صحیح حدیث کا + اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَءَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ اور مخالف ہے وہ اجماع کا اور قرآن کا بھی کیونکہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ اس نے مشتبہات مذاہب اربعہ کو فتنہ انگیزی کے واسطے لیا اور تاویل اس کی بنائی کہ وہ بھی حق ہے اور یہ بھی + میں نے دونوں حق جمع کر لئے تو کیا ہوا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ مجموع امر سب کے نزدیک باطل ہے + اور کوئی جماعت مسلمان کی ایسی نماز کی صحت کے قائل نہیں کوئی کسی جہت سے کوئی کسی جہت سے + اور ایسی پیروی کو نفس کی پیروی کہتے ہیں + اللہ تعالیٰ امت محمدی کو ایسے فتنہ انگیزوں سے بچا دے +

آٹھواں باب

حضرت مولانا احمد سعید مجددیؒ کا فتویٰ

آٹھواں باب ، صاحبزادہ میاں احمد سعید کے جواب میں لکھا ہے انہوں نے +

قَالَ الْاِمَامُ الرَّبَّانِیُّ فِی الْجِلْدِ الثَّانِیْ مِنْ مَکَاتِیْبِہٖ

مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است کہ بابرکت ورع و تقویٰ و بدولت متابعت سنّت درجۂ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگراں در فہم آں عاجز اند و مجتہدات او را بواسطۂ دقت معانی مخالف کتاب و سُنّت دانند و او را و اصحاب او را اصحاب الرائے پندارند

کُلُّ ذٰلِکَ لِعَدْمِ الْوُصُوْلِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ عِلْمِہٖ وَدِرَایَتِہٖ وَعَدَمِ الْاِطِّلَاعِ عَلٰی فَہْمِہٖ وَفِرَاسَتِہٖ امام شافعی بکرشمہ از دقت فقاہت او علیہ الرضوان دریافت کہ گفت اَلْفُقَہَاءُ کُلُّھُمْ عِیَالُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ و لواسطہ ہمیں مناسبت کہ بحضرت روح اللہ دارد تواند بود آنچہ حضرت خواجہ محمد پارساؒ در فصول ستہ نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از نزول بمذہب امام ابی حنیفہ عمل خواہند کرد + بے شائبہ تکلف و تعصّب گفتہ می شود کہ نورانیت ایں مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم می نماید و سایر مذاہب در رنگ حیاض و جداول بنظر می در آیند ناقص چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شرعیہ را دران منحصر ساختہ ما ورائے معلوم خود را نفی می نمایند + چوں کرمے کہ در سنگ نہاں است زمین و آسماں ہماں است + وای ہزار وای از تعصّب ہای باریک ایشاں و از نظرہائے فاسد ایشاں بانی فقہ ابوحنیفہ است و سہ حصّہ فقہ او را مسلم داشتہ اند و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند در فقہ صاحب خانہ او است و دیگراں ہمہ عیال وے اند وَالْاَمْرُ اِلَی اللہِ سُبْحَانَہٗ انتہٰی

احمد سعید مجددیؒ

فرمایا حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے مکتوبات کی دوسری جلد میں
کہ حال روح اللہ کا حال امام اعظم کوفی کا ہے کہ پرہیزگاری اور پارسائی کے سبب اور رسول اللہ
صلعم کی سنّت کی متابعت کی دولت کے باعث انہوں نے ایسا بڑا درجہ اجتہاد اور استنباط
میں پایا کہ اور لوگ اس کی فہم میں عاجز ہیں اور ان کے اجتہادی مسئلوں کو معنی کی باریکیوں
کے سبب کتاب و سُنّت کے مخالف جانتے ہیں + اور اُن کو اور ان کے یاروں کو اصحاب
الرائے گمان کرتے ہیں + سو یہ قصور اس لئے ہے کہ اُن کے علم کی حقیقت تک نہیں پہنچے
اور اس کو دریافت نہ کیا اور اُن کے فہم اور ہوشیاری پر مطلع نہ ہوئے + حضرت امام شافعیؒ
نے ایک شمّہ ان کی فقاہت کا دریافت کر کے فرمایا کہ سارے فقیہہ عیال ہیں ابو حنیفہ کے +
اور اسی مناسبت کے باعث کہ وہ روح اللہ سے رکھتے ہیں ہو سکتا ہے جو حضرت خواجہ
محمّد پارساؒ نے فصول ستّہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا علیہ الصلوٰۃ والسلام اترنے
کے بعد امام ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق حکم فرماویں گے + سو بے تکلّف اور تعصّب
کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت اس حنفی مذہب کی نظر کشفی میں بڑے دریا کے رنگ پر معلوم ہوتی
ہے اور دوسرے مذہب بہ نسبت اس کے مثال حوض اور نالوں کے نظر آتے ہیں + کتنے
ناقص لوگوں نے کئی ایک حدیثیں یاد کر لی ہیں پھر احکام شرعی کو اُسی قدر میں منحصر جانتے
ہیں + اور جو ان کو معلوم نہیں اُس کی نفی کرتے ہیں + جیسا پتھر کا کیڑا جو اس میں رہتا ہے
وہ اسی کو اپنے حق میں زمین و آسمان جانتا ہے + افسوس ہزار افسوس ان کے باریک تعصبوں
پر اور ٹیڑھی نظروں پر + بانی فقہ کے امام ابو حنیفہؒ ہیں اور تین حصّے علم فقہ کے اُن کیلئے
مسلّم رکھے گئے ہیں اور باقی چوتھائی میں سب مجتہد اور فقیہہ شریک ہیں + فقہ کے علم میں صاحب
خانہ وہی ہے اور دوسرے سب عیال اور اطفال اُسکے اور حکم اللہ تعالیٰ کا ہے +

خلاصہ :۔ اس جواب کا یہ ہوا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ صدیقین اور شہداء اور صالحین
میں اس اُمّت کے داخل ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اُترنے کے پیچھے اسی اُمّت کی راہ
اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے موافق اور خوب پختہ اور جاری
ہو گی + سو بیشک وہ راہ امام ابو حنیفہ کی اور ان کے مقلدوں کی ہے + پس جس طرح
ہم کو حکم ہے کہ اے مسلمانوں تقویٰ کرو اور سچوں کے ساتھ رہو ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کو حکم ہے کیونکہ حقیقت میں سچوں کا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہے
ہی کا حکم بجالانا ہے + حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نماز پڑھیں گے حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے

پیچھے جیسے نماز پڑھی حضرت رسول اللہ نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے +

مولانا محمد علی رامپوری اور مولانا زین العابدین کا فتویٰ

اور مبال الوسعید
مجددی کے جواب کے نزدیک مولوی محمد علی رام پوری ہے جو حضرت امیر المومنین قدس سرہ کے خلیفہ ہیں انہوں نے لکھا ہے اقول وبہ استعین تحریر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

حکیم الامۃ المحمدیۃ صاحب الطریقۃ المجددیۃ علی الصواب وخلافہ بطلان وخذلان وکذا سمعت من مولانا الامام السید احمد ایدہ اللہ ومولانا الشیخ عبد العزیز الدہلوی ومولانا محمد اسمٰعیل الشہید وغیرہم عربا وعجما رضی اللہ عنہم واللہ اعلم بالصواب

محمد علی عفی عنہ

ترجمہ لکھنا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کا بہت خوب اور ٹھیک ہے اس کے خلاف جھوٹ ہے اور گمراہی + اور ایسا ہی سنا ہیں نے حضرت امام سید احمد صاحب سے اور مولانا شیخ عبدالعزیز دہلوی اور مولانا محمد اسماعیل شہید وغیرہ عرب اور عجم کے لوگوں سے اور اللہ بہتر جاننے والا ہے صواب کو + اور اسی کے پاس لکھا ہے مولوی زین العابدین الکاظمی عفی اللہ عنہ نے + جو کچھ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب میں لکھا ہے حق ہے اور بہتر +

زین العابدین الکاظمی

باب نواں

حضرت مولانا محبوب علی کا فتویٰ

باب نواں مولوی محبوب علی کے جواب کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذہب غیر خود اگرچہ در اہل سنت وجماعت معدود باشند واجب است کہ مذبذب ماندن کار منافق واہل ضلال است بلکہ بدون از عمل بیقین وطرح شک عامل بعمل صالح نمی شود و اتباع مذہب حق پیروی سواد اعظم است وخلاف آں ضلالت وگمراہی است کہ صاحب آں بعذاب النار موعود است لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ پس کسے کہ مذاہب اربعہ را مرجوح داند وبزعم خود حدیثے را صحیح داند بر خلاف مذاہب اربعہ در عمل آرد مبتدع است و فی النار است واز اہل حدیث ہم نیست وصوفیاں باصفا نیز ازآں گمراہ بیزار اند وکسے کہ حقیت مذاہب اربعہ را انکار کند وخلاف محمدیت پنداشتہ حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی شدن را بدعت سیئہ داند واز گفتن آں نفرت نماید واز اہل آں بدعت است کہ نماز وروزہ و جہاد وغزوہ وحج صاحب آں مقبول نمی شود وبدیں عقیدت اورا از اہل اسلام خارج میکنند چنانکہ موئی را از خمیر آرد بیروں می اندازند پس ازچنیں مضل مغوی اجتناب واحتراز فرض است وصحبت بادے ودر گزر از رد بدعت وے حرام شدید واست آنکہ توقیرش مانند ہدم اسلام است وتابعانش درضالین اند وتابعان مذہب حق کہ بیقین ورسوخ تابع اند بر آیت کریمہ!

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ عمل کنندگان کائن اند۔

ترجمہ:۔ جواب حنفی مذہب کو اپنا مذہب غالب رکھنا اپنے غیر کے مذہب پر اگرچہ وہ سنت و جماعت میں گنے جاتے ہوں فرض ہے اس لئے کہ متردد رہنا دین کے کام میں منافق کا کام ہے اور گمراہ کا ۔ بلکہ سوائے عمل یقینی اور دفع کرنے شک کے عمل کرنیوالا

عمل صالح کا نہیں بھرنا اور پیروی مذہب حق کی تابعداری سواد اعظم کی ہے اور اسکے برخلاف بھٹکاؤ ہے اور گمراہی کہ اس کے عمل کرنیوالے کو دوزخ کے عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے موافق حدیث پیغمبر علیہ السلام کے کہ پیروی کرو بڑی جماعت کی اور جو الگ ہوگا تنہا پڑے گا آگ میں + سو جو کوئی چاروں مذہب کو ضعیف اور بے جا جانے اپنے گمان کسی حدیث کو صحیح جان کر کہ چاروں مذہب کے خلاف کو عمل میں لاوے تو وہ بدبختی ہے اور دوزخی + اور وہ اہل حدیث سے بھی نہیں اور سچے صوفی بھی ایسے گمراہ سے بیزار ہیں اور جو کوئی چار مذہب کے حق ہونے کو انکار کرے اور حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہونے کو محمدی کے خلاف جانے اور اس کو بڑی بدعت سمجھے اور اس مذہب کے اختیار کرنے سے نفرت کرے ایسا شخص اُن اہل بدعت سے ہے کہ جن کا نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ اعمال نیک قبول نہیں + اور اس عقیدے کے باعث اس کو اسلام سے خارج کرتے ہیں جس طرح بال کو گوندھے آٹے سے اور ایسے گمراہ کرنے والے مغوی سے بچنا فرض ہے + اور ایسے سے محبت رکھنی اور اس کی بدعت سے درگذر کرنا سخت حرام ہے + اور جس نے ایسے شخص کی توقیر و تعظیم کی تو گویا اس نے اسلام کو گرا دیا + اور وہ شخص مغضوبوں میں داخل ہے اور اُس کے تابعدار گمراہوں میں + اور جو لوگ مضبوطی کے ساتھ تابع ہیں مذہب حق کے وہ اس آیت قرآن کے مضمون پر عمل کرنے والے ہیں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ

خلاصہ :- اس جواب کا یہ ہے کہ تقلید مع الترجیح سچی دلیلوں کے ساتھ قرآن شریف کی واضح ہے اور وجوب اس تقلید کا باتفاق علماء ثابت ہے تمام حنفی قائل ہیں کہ مذہب حنفی کو لازم کر لینے کے بعد مذہب مذکور کے دلائل حقہ کے قائم ہونے تک اس مذہب کے مسئلوں سے خارج نہ ہووے اور اسی لئے مذہب بدلنے والے پر تعزیر مقرر ہے اور جس شخص نے برخلاف جمہور کے انتقال مذہب کو جائز کیا اس کا قول نامعتبر ہے اور سواد اعظم اہل بات کے خلاف ہے + اور یہ بات چاروں دلیلوں سے ثابت ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا +

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ اے مسلمانو ڈرو اللہ سے اور رہو ساتھ سچوں کے + اور آیا ہے!

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْا اَھْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا

مِن قَبلُ وَاَضَلُّوا کَثِیرًا وَّضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِیلِ

یعنی زیادتی نہ کرو اپنے دین میں سوائے حق کے اور پیروی نہ کرو اس قوم کی عقیدہ کی جو گمراہ ہو چکے پہلے سے اور گمراہ کیا انہوں نے بہتوں کو اور بھٹکے وہ سیدھی راہ سے ان دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ ضالین اور مضلین کو پہچانے اور صادقین کو ان دونوں سے امتیاز کرکے ان کا ساتھ طہارت اور صداقت میں نہ چھوڑے کہ یہ واجب ہے + اور اسی واسطے اہل فقہ نے فقیہہ کی روایت کو غیر فقیہہ کی روایت پر ترجیح دیا ہے غیر فقیہہ کی روایت میں بہ نسبت اس کے خطا کا احتمال غالب ہے اور صدق کامل فقیہہ میں زیادہ تر مظنون ہے + اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ کا تحقیقات دینی میں اصولاً او فروعاً + اور جب کہ غلو فی الدین اصل ہے ضلالت کا تو چاہیے کہ صادق ہونا فقیہہ کا یقین کرے اور جب تک یہ یقین نہ کرے تو وہ غالی ہے دین میں + اور غالی دین میں اُسے کہتے ہیں جو اعتدال شرعی سے بڑھ جاوے اور اپنی رائے سے جماعت کی نقل کے خلاف عمل میں لاوے پس جو فقیہہ کہ جماعت صادقین کی نقل کو صحیح کرکے اس پر عمل کا التزام کرے اور اُن کو اوروں سے اصدق پاوے از رُوئے احکام شرع ظاہر کے تو اس نقل کو اوروں کی نقل سے اور ان کی عقل کو اوروں کی عقل سے اعلیٰ اور اولیٰ سمجھ کر اُن کے مذہب کو جو فی الحقیقت ان کے رسول کی تقلید ہے اصوب اور اقرب الی الحق جانے اور دوسرے اچھوں کے مذہب پر ترجیح دیوے اور مناظرہ کے وقت یوں ہی زبان پر لاوے تو بے شک ایسا شخص ہدایت اور حق پر ہے کہ شکر کرنا بندوں کا خدا کا شکر کرنا ہے اور ذکر کرنا اُن کا اور ان کی سعیوں مشکور کا موجب نزول رحمت الٰہی ہے + اور ناشکری ان کی اور گمنام کر دینا ان کے نام کو جن کی ایسی سعی ہو حرام + حق جل و علیٰ قرآن شریف میں امام اول کی طرف سے نقل فرماتا ہے کہ اُس نے یوں دُعا کی وَاجعَل لِّی لِسَانَ صِدقٍ فِی الاٰخِرِینَ اور کر دے میرے واسطے زبان سچ پچھلوں میں یعنی میرے لئے شکر گذار پیدا کیجیو پچھلے زمانے میں معلوم رہے کہ امام اعظم اور ان کے شاگرد جماعت کثیر فقہائے بے نظیر اور مجتہدوں سے مقدم تھے اور صدق کی کمالیت کے اسباب بہ نسبت پچھلوں کے ان کی جماعت میں زیادہ حاصل تھے + اور ان کی جماعت بھی اور مذہب کے فقہا کی جماعت سے زیادہ ہوئی + اور کم کوئی فقیہہ ان کی جماعت کی تقلید سے پھرا + اور بعضے مجتہد فی المذہب جو اس جماعت کے خلاف چلے تو آج تک ان کی دلیل اس قوم پر قائم نہیں ہوئی اور کذب کا الزام

ان پر رکھ نہیں سکے + اور کوئی دلیل دلائل اربعہ سے ان کے مسئلوں کے رد میں پختہ
دبیچ مبنی نہیں کرسکے تاکہ معلوم ہووے ان کی صدق اور حقیقت + پس جو کوئی بے دلیل
قوی شرعی ابو حنیفہ کی جماعت کو غیر صادقین جانے اور اُن کا ساتھ چھوڑکر اُن لوگوں سے
آپ کو اعلیٰ درجہ کا محمدی جانے وہ خطا کار ہے اور صواب سے دُور ہے اور جماعت حنفیہ
کا تابعدار غالباً صواب پر ہے احتمال ضعیف ہے کہ خطا ہو یہی مذہب ہے جس کو ہم نے دین
اسلام سمجھ کر پکڑا ہے + اللہ تعالےٰ کرے اسی پر ہمارا خاتمہ ہووے آمین یارب العالمین ؛
اور جو کوئی ایسی سمجھ والے کو غالی کہے یا بدعتی بدعت سیئہ کا جانے وہ بیشک
گمراہ ہے اس کو نہ مذہب کا اتباع ہے نہ سنّت کا نہ اجماع کا نہ قیاس کا وہ اہل سُنت سے
خارج ہے + اور اسی طرح شافعی اپنے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں + اور امام رازی شافعی نے
جا بجا تفسیر کبیر میں اور کئی کتابوں میں اپنے مذہب اور اپنے امام کو ترجیح دیا اور اسی طرح
مالکیوں اور حنبلیوں نے اس لئے ترجیح نہ دینے والا باجماع چار مذہب کے مذہب
اور جمہور کی راہ کے خلاف + اور اسی واسطے اجماع ہوا چار مذہب کا اس پر کہ حق دایر
ہے ان چار میں + یعنی حق مذہب ان چار سے باہر نہیں + جتنے مسائل متفق علیہ ہیں
ان کا انکار کفر ہے + اور جو مسئلے مختلف فیہ ہیں ان میں ہر ایک قوم کو اپنے مجتہدوں کی تقلید
واجب ہے کیونکہ وہ انکو اور صادقوں سے زیادہ صادق جان چکا ہے + اور جمع کرنا دو
مذہبوں کے درمیان یا چار مذہب کے تلفیق رخصتوں کی ہے یا تطبیق عزائم کی + سو اوّل
حرام ہے باجماع نزدیک جمہور کے اور دوسرا احلال واولیٰ ہے باجماع نزدیک جمہور کے
مثلاً مصلّی کتے کی کھال پر نماز پڑھے جب کہ وضو کرے قلتین کے پانی سے جس میں چوہا
مرا ہو اونٹ کا گوشت کھا کر بدوں مکرّر وضو کے اکتفا کرے چوتھائی سر کے مسح پر تو
سو یہ نماز اس محمدی کی باجماع چار مذہب کے باطل ہے + اور جو تمام عمر اس کا الٹا کرے
اور کبھی کتے کی کھال پر نماز نہ پڑھے اور آب قلتین کو استعمال نہ کرے اور تھوڑے سر
کے مسح پر اکتفا نہ کرے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے وہ نزدیک محققین
کے بڑا محمدی خالص ہے اس کو چاہو حنفی کہو چاہو شافعی کہو چاہو مالکی کہو چاہو حنبلی کہو
چاہو چار مذہبی کہو چاہو بڑا محمدی + وہ سب کا پیارا ہے برخلاف پہلے کے کہ وہ سب سے
گیا گذرا + محدثوں میں بھی ایسے نہ تھے بلکہ ایسے کو تبیع شبہات اور زیغ قلبی کا صاحب
کہتے ہیں + موافق قول الٰہی کے !

اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کریں گے اس کی جو شبہ کی چیز ہے فتنہ انگیزی چاہ کر اور الٹ پلٹ کرنے کی تلاش میں + اور رسول خدا کی سنت مشہورہ جس سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے وہ کئی حدیثیں ہیں صحیح اور فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صدیق اکبرؓ کو امام اُمت بنانے میں + یعنی اگر امت کی گمراہی ایک امام کی تقلید میں متصور فرماتے تو تمام اُمت کو مقلد ابو بکرؓ نہ کر دیتے جب ساری اُمت کو ابو بکرؓ کے حوالہ کیا اور ان کو بجائے اپنے نماز کا امام بنا کر کھڑا کر دیا تو اس سے صاف ظاہر ہوا کہ ایک امام کی تقلید ساری اُمت کو چاہیے اس لئے کہ مختلف راہوں میں اسباب گمراہی کے پیدا ہوتے ہیں + اور ایک حدیث میں صاف آیا ہے ۔ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَانِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْہُمَا یعنی جب دو امام کی تابعداری کی جاوے تو قتل کرو پچھلے کو اُن میں سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کے مقدمے میں امت کا اختلاف پسند نہ تھا ۔ یہاں تک کہ مخالف باغی کا خون مباح کر دیا اور پہلے امام کو مستحق فرمایا پس اس طریق سے اگر دین کے اماموں کے اختلافات میں غور کیا جاوے تو پہلے امام کی تابعداری جس پر امت کا اجماع ہوا تھا واجب ہو گی اور پچھلے اماموں پر اجماع ہونا اُمت کا منع ہو گا سو اور مذہب کے لوگ بالخصوص اہل حدیث سو امام اعظمؒ کی جماعت کے خطاء اجتہادی کے عذر کے سبب اپنی خطا میں اجر پاویں تو مضائقہ نہیں اور جو پکڑے جاویں اس پر کہ کیوں تم ابو حنیفہ کی تابعداری سے اور اس کے حق تحقیق سے الگ رہے اور سرتابی کی اور سابق کے اجماع کا کیوں خلاف کیا اور روایت میں فقیہوں کی حدیثیں چھوڑ کر غیر فقیہوں کی حدیثیں کس لئے پسند کیں تو ہو سکتا ہے +

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالْغَیْبِ

اس مقام کو دیکھ کر کوئی شیطان یا مفسد نادان شور نہ کرے کہ اس تقدیر میں تقلید اور اماموں کی باطل ہوئی اس واسطے کہ یہ احتمال ہے واجب نہیں اور ہر عاقل کے پاس یہ ثابت ہے کہ جہاں احتمال خوف کا بھی ہو تو اس کو اختیار نہ کرے اور جس راہ میں اصلاً ڈر نہ ہو اس کو لازم کرے اور امت کا اجماع ابو حنیفہ کے مذہب کی صحت پر یہ ہے کہ سارے علماء دین مالکی ہوں یا شافعی یا حنبلی یا سچے محدث جیسے داؤد ظاہری وغیرہ سب قائل ہیں اس بات کے کہ ابو حنیفہ کے تابعدار بھی اہل سنت و جماعت میں داخل ہیں نہ بد مذہب میں نہ اہل بدعت

سیئۃ اور تابعداری اس فرقہ کی بھی سنّی کو مباح ہے + اب جو کوئی ایسے مباح متفق
علیہ کا منکر ہے اس کو تمام مسلمان مبتدع جانیں گے + یہی معنی ہیں اُمّت کے اجماع کا ابو
حنیفہؒ کے مذہب کی صحت پر + سو جو کوئی ان کے مذہب کے صحیح ہونے پر انکار کرے
اور ان لوگوں کو اہل بدعت ضلالت میں گنے اور خود وہ گمراہ ہے اور اہل سنّت وجماعت کا
مخالف اور سچے متقی مسلمان کے گروہ سے باہر + اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے صحیح ہونے پر
صحیح قیاس کی دلیل یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا روایت ہے حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ
عنہما سے کہ فرمایا حضرت نے رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی خُلَفَائِی قِیْلَ وَمَنْ خُلَفَاءُکَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ سُنَّتِیْ وَیُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ رَوَاهُ اَبُوْ نَصْرِ السِّجْزِیُّ فِی الْاِبَانَةِ
وَابْنُ عَسَاکِرَ فِی التَّارِیْخِ کَذَا فِیْ فَتْحِ سِرِّ الْمَنَّانِ فِیْ اِثْبَاتِ مَذْهَبِ النُّعْمَانِ سو
عُلَمَاءِ دین کے نزدیک محی السنّۃ ہونا ابو حنیفہ کا ثابت ہے اور سنّت کے احیاء کے سبب
خلیفہ ہے رسول اللہ کا اور اللہ کی رحمت کا مستحق موافق قیاس صحیح نظری کے + اور ایک
دوسرا طریق ہے کہ چاروں دلیلوں سے امام ابو حنیفہ کے مذہب کو ثابت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ
نے سورۂ جمعہ میں فرمایا ہے +

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ
یُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

تفسیروں میں آیا ہے کہ اصحابوں نے پوچھا کہ وہ پچھلے امی جو ابھی ہم اُمیوں میں
نہیں ملے وہ کون ہیں حضرت نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا
کہ وہ اسکی قوم ہیں یعنی فارس کے لوگ + اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ ابناء
فارس ہیں اگر ثریا تک ایمان گیا ہوگا تو یہی اُتار لاویں گے + اور مسلم کی روایت
رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ہے جلال الدین سیوطی کے نزدیک وہ ابو حنیفہ ہے بیشک
و شبہ بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک یہ حدیثیں محمول ہیں ابو حنیفہؒ پر +
اور قرآن کی آیت سورہ محمد میں :-

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ
انہی فارسیوں پر صادق ہے حدیث صحیح کے موافق + اور سنّت سے ثابت ہونا مذہب

ابو حنیفہ کا اس طرح پر ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو حنیفہ میری اُمت کا چراغ ہے + اور ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ اپنا دین اور میری سُنّت زندہ کرے گا + اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوفہ میں کہ اس بستی سے ابو حنیفہ پیدا ہوگا + اللہ اس کے ہاتھ پر اپنا دین اور اپنے رسول کی سُنّت کو جلا دے گا آخری زمانے میں ہلاک ہوں گے لوگ جن پر غالب ہوگا تنفر اس کے مقدمے میں جیسے ہلاک ہونے رافضی ابو بکرؓ اور عمرؓ کے مقدمے میں + اور ایسے ہی اور بھی حدیثیں منقول ہیں مسند خوارزمی میں ابو ہریرہ اور انس بن مالک اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً اور محمد بن سیرین سے مرسلاً اور حضرت علی رضہ سے موقوفاً + سو بعضے محدث طاعن ابو حنیفہ رضہ کے کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں موضوع ہیں جیسے کچھ نادان لوگوں نے کہا ہے لَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ حدیث موضوع ہے اور لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بھی موضوع ہے سو اس کہنے سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی رضہ کا فرمانا سچ ہے کہ جیسے ابو بکر اور عمر کے حق میں روافض ہلاک ہوئے اسی طرح اہل تنفر ابو حنیفہ کے حق میں گمراہ ہوئے + اور عبداللہ بن مبارک امام المحدثین نے ابو حنیفہ کی ملاقات کے بعد فرمایا لَوْلَا اَنِّیْ لَقِیْتُ اَبَا حَنِیْفَةَ لَکُنْتُ مِنَ الْمُبْتَدِعِیْنَ اگر میں نہ ملتا ابو حنیفہ سے تو ہوتا بدعتیوں میں سے کَذَا فِی الْفُصُوْلِ السِّتَّةِ اور ابن مبارک کا صحیح کہنا زہری کی حدیث کو جو رفع یدین کے مقدمے میں ترمذی نے لکھا ہے یہ قول اُن کا ابو حنیفہ کی ملاقات سے پہلے کا ہے ہم نے خوب تحقیق کیا ہے اگر کوئی ثابت کیا چاہے تو پوچھے غرض کہ مدعی کا کہنا مدعیٰ علیہ کی فضائل کی حدیثوں میں کہ موضوع ہے کچھ کام نہیں آتا اعتبار نہیں رکھتا + اور ثابت ہونا امام اعظم مذہب کا اجماع اُمت سے وہ یوں ہے کہ کسی امام مقتدی صالح نے بعد فوت امام موصوف کے ان کو امام اعظم کہنے میں انکار نہیں کیا بلکہ امام شافعیؒ نے خود فرمایا کہ ابو حنیفہؒ ورع اور تقویٰ میں اس درجہ کو پہنچے کہ کوئی نہیں پہنچا رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالکؒ نے فقہ میں اس کی مدح کی اور تفقہ اخذ کیا اور مرسل حدیث کی حجت پکڑنے میں ابو حنیفہ کے ساتھ ہوئے اور جن لوگوں نے چاہا کہ امام مالکؒ کی موطا سے امام ابو حنیفہ کا مذہب سُست کریں امام مالک نے منع فرمایا کہ علم کو میں نے حصر نہیں کیا تم یہ کام مت کرو + جب ہارون الرشید بادشاہ نے جو امام مالکؒ کا شاگرد تھا یہ حال ابو حنیفہ کے علم کا معلوم کیا تب امام ابو یوسف کو قاضی بنایا اور تمام اُمت کو مقلد ابو یوسف اور ابو حنیفہ کا ہونے دیا + اور یہ جو مشہور ہو رہا ہے

کہ ہارون الرشید نے قصد کر واکر امامت کی اور ابو یوسف نے اس کے پیچھے نماز پڑھی
یہ روایت کسی کتاب معتبر فقہ میں نہیں اور نہ اس پر کوئی سا مسئلہ بنایا گیا ہے اور اس
روایت کا کچھ اعتبار نہیں اور صحیح ہونا ابو حنیفہ کے مذہب کا قیاس صحیح کی رُو سے یوں ہے
کہ جب ہم قائل ہوئے کہ ابو حنیفہ سُنّی نہیں اور سُنیوں کا امام نہیں + اور جب یہ ثابت
ہوا کہ وہ باجماع امت مجتہد مطلق ہے اور امام اعظم دین محمدؐ کا ہے تو لازم آیا کہ اس کی تابعداری
حقیقت میں رسول کی اور اس کے دین کی تابعداری ہے + اور یہی سبب ہے کہ فتاویٰ عالمگیری
میں دوسو عالم کا اس پر فتوے ہوا کہ جو کوئی ابو حنیفہ کے قیاس کو حق نہ لکھے وہ کافر ہے اور
اُسی سبب سے علماء متقدمین فرما گئے ہیں کہ جب کسی صحابی سے نقل نہ پائی جاوے تو ابو حنیفہ
کے قول کو بمنزلہ اثر صحابی کے سمجھنا چاہیے اور بعضے علماء نے کہا کہ جس نے ابو حنیفہ کو اپنے اور
اللہ تعالیٰ کے بیچ لیا یعنی اس کے فتوے پر عمل کیا تو اس نے دین میں کچھ قصور نہیں کیا + اور بعضے
علماء نے فرمایا کہ ابو حنیفہ ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان فاصلہ ہے جس نے اس سے محبت
رکھی وہ سُنّی ہے اور جس نے اس سے عداوت کی وہ بدعتی ہے + یہ سب باتیں اور
بہت سی اور باتیں اسی طرح کی تبع تابعین کے علماء سے کتاب المناقب میں ابو حنیفہ کی جو
تصنیف ہے شیخ ابن حجر مکی شافعی المذہب کی منقول ہیں جس کو منظور ہو دیکھ لے +

دسواں باب

دسواں باب :- علماء دہلی نے جو لامذہبوں کے حق میں فرمایا ہے اس کے بیان میں
اگرچہ اِن کی مہریں سائل نے اس فتوے پر نہیں کروائیں وہ یہ ہے کہ مولوی کریم اللہ
دہلوی ساکن محلہ لال کوئیں نے کہا کہ یہ لوگ اسمٰعیلی ہیں مولوی اسماعیل کی تقلید کرنے میں وہ بھی
ایسے ہی تھے + مگر یہ سچ بول ہے کہ ان کا یہ گمان فاسد اور محض ظلم اور کذب ہے وہ ہرگز
ایسے نہ تھے بلکہ انہوں نے نواح پشاور میں بعد مباحثہ علماء حنفیہ کے رفع یدین چھوڑ دیا تھا
اور عالم محقق تھے ایسے لوگوں کو جو پاتے تو گور پرستوں سے زیادہ بد جانتے + اور جیسا گور
پرستوں کو رد کیا ان کو بھی مردود کر چھوڑتے + یہ محض دغابازی اور فریب ہے لوگوں کا
جو مولوی موصوف کو لامذہبوں میں گنتے ہیں اصول کا رسالہ ان کا موجود ہے سراسر کرخی
اور طحاوی کے طور پر + اور ایک رسالہ تنویر العینین کا جو بعضے آدمیوں نے اُن کی شہادت
کے بعد ان کا کر کے مشہور کیا اگر وہ ان کا ہو تو بھی بسبب اس کے کہ انہوں نے رفع یدین
آخر عمر میں ترک کیا اس بات میں معتبر نہ رہا موافق مذہب اہل حدیث کے + کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلعِبْرَۃُ بِالنِّیَّتِہٖ دَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
اور مولوی محمد مخصوص اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ان چار مذہبوں سے ایک مذہب کو نہ پکڑے
کچھ اس میں سے کچھ اس میں سے لے کر اپنا مذہب بنا دے بے شک وہ گمراہ ہے + اور جو
کوئی ایسے نالائق مہملوں کے رد کرنے میں کوئی فتوا لکھے ہم اس کو بھی بد جانتے ہیں + اور
قریب اسی تقریر کے مولوی موسیٰ اُن کے چھوٹے بھائی کہتے ہیں + اور مولوی اسمٰعیل جو
نابینا استاد ہیں صاحبزادہ محمد عمر ابن مولوی اسمٰعیل شہید کے انہوں نے علما کا فتویٰ
سُن کر کہا کہ ان لامذہب لوگوں کا رد سارے قرآن اور حدیثوں میں موجود ہے لیکن
اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا + اور مولوی حبیب اللہ ملتانی حنفی صوفی نے
ایک رسالہ جدا اس فرقہ جدید الضلالت کے حق میں لکھا ہے وہ بھی خوب واضح دلیل ہے
ان کے بُطلان کی + اور حاجی قاسم بسبب اس کے کہ وہ خود راگ اور مزامیر کے مقید ہے
ہیں چاروں مذہب سے باہر ہیں اس بات میں ہمارے شریک نہیں ہوئے مگر اُن لوگوں
کو سمجھایا کہ ہر بات مذہب کی ماننی بہت مشکل ہے اس کے ماننے سے اعتقاد معصومیت
کا لازم آتا ہے + اور ایک دن ایک لامذہب نے پوچھا مولانا محمد اسحاق صاحب سے
اختلافی مسئلے میں کہ عند اللہ کیا حق ہے + مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک مذہب انمیں
اختیار کرنا ضروری ہے یہ جواب سُن کر پوچھنے والا اسر دھن کر چپ ہو رہا + مگر یہ لوگ اپنی
شرارت سے باز نہیں آتے پوچھتے ہیں کہ فرض نمازوں کے پیچھے جو امام ہاتھ اٹھا کر
دُعا مانگتا ہے اور لوگ جب تک وہ دُعا کے لئے ہاتھ نہ اُٹھا دے منتظر بیٹھے رہتے ہیں
یہ عمل بہیئت مجموعی کسی حدیث میں آیا ہے یا بدعت ہے + اور تمسک کرتے ہیں اس اعتراض میں
بخاری کی حدیث کو کَانَ لَایَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی شَیْءٍ مِنْ دُعَائِہٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّہٗ
کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ یعنی وہ نہ اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھوں
کو کسی چیز میں اپنی دعاؤں سے مگر پانی برسانے کے لئے جب دعا کرتے اٹھاتے ہاتھ
اپنے یہاں تک کہ دکھائی دیتی تھی ان کے بغلوں کی سفیدی + علماء دین نے جواب دیا ہے
کہ یہ بہیئت مجموعی کئی حدیثوں سے ملا کر ثابت ہے اور قرآن شریف اس کو موید ہے +
اور یہ حدیث ماؤل ہے اس معنے میں کہ اور دُعاؤں میں اس طرح ہاتھوں کو اونچا نہیں کرتے
تھے جیسا پانی کی طلب میں + اور راوی اس روایت کے بخاری میں ایسے افقہ اور اثبت

نہیں ہیں جیسے دوسری روایت کے اسی باب میں + وہ یہ ہے کہ بخاری نے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا
أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ
بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

یعنی نقل کیا محمد ابن جعفر نے یحییٰ ابن سعید اور شریک سے کہا انہوں نے کہ سنا ہم نے انس رضی کو نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اٹھائے انہوں نے اپنے ہاتھ یہاں تک کہ دیکھی میں نے سفیدی آپ کے بغلوں کی + اور پہلی روایت جس میں لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ کی عبارت زیادہ ہے وہ قتادہ سے ہے سو موافق قاعدہ محدثین کے بھی روایت یحییٰ ابن سعید قطان اور شریک قاضی کوفہ کے انس رضی سے اثبت ہے اور کچھ حاجت تاویل کی نہیں ہے اور مطابق دوسری حدیثوں کے ہے + اور قتادہ کی حدیث کو [illegible] عبارت کی زیادتی ہیں اور ثقات محدثین کو چھوڑ دینا اہل حق کا کام نہیں + بلکہ اہل بدعت و اہل ہوا کا یہی کام ہے کہ ایک دو راوی کی روایت پکڑ کر جماعت فقہا مسلمین کی روایت کو ترک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی تقلید نہیں کرتے ہم خالص محمدی ہیں + اور حال یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے مقلد ہیں اور معبود انہوں نے ہوائے نفس کو ٹھیرایا ہے + سو ایسوں کو غیر محمدیہ کہنا روا ہے جیسا کہ اصحاب محمد بن عبد اللہ جونپوری کو غیر مہدویہ کہتے ہیں اور وہ آپکو مہدویہ فرقہ جانتے ہیں + اور یہ بات حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جس کی بھلائی پر علماء امت شاہدی دیں وہ بھلا ہے اور جس کی برائی کی گواہی دیں وہ برا ہے کیونکہ وہ اللہ کے گواہ ہیں زمین میں + سو ایسا ہی حال ہے ان لوگوں کا پس جن لوگوں کو فقہائے دین کی جماعت محمدی خالص جانیں وہ البتہ محمدی ہیں اور جن کو محمدی خالص نہ جانیں وہ ہرگز محمدی نہیں گو کہ وہ آپ کو محمدی کہا کریں + ایک کم فہم نے ان جدید الفرقہ میں سے اپنا نام عبد الحق محمدی رکھ کر کئی حدیثیں شافعی مذہب کی لوگوں کی روایت سے ترجمہ کی ہیں اس میں بے تأمل لکھتا ہے کہ دو مثل سایہ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نماز منافقوں کی ہے مراد اس کی اس عبارت سے سارے فقہا حنفی المذہب ہیں جنہوں نے تاکید کی ہے عصر کی تاخیر میں اور بدول ہو چکے مسلمین کے نماز کو ادا نہیں کرتے + خدایا وہ منافق نہیں سمجھا کہ وہ یہ کیا بکتا ہے اور کس سواد اعظم کو نفاق کی نسبت دیتا ہے اور جماعت مومنین

صالحین میں سے خارج ہوکر شدذد کے باعث ناری ہوتا ہے حقتعالیٰ اسکو اور اُس کے بہکائے ہوؤں کو راہ مستقیم پر لاوے اور اپنے حبیب کی ساری اُمّت پر رحمت کرے +
جس جس عالم دین نے اس ترجمہ کو دیکھا اس کو نفرین کیا اور جانا کہ وہ گمراہ ہوا اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ سننے میں آتا تھا کہ بنارس اور عظیم آباد اور کلکتے میں بعضے لوگ گمراہ ہوئے ہیں اور حنفی مذہب سے خارج ہو کر ضلالت میں پڑے ہیں + سو اس ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وہ سب سنت و جماعت کے مذہب سے نکل کر خوارج اور معتزلہ میں داخل ہو گئے + اگرچہ ان میں سے بعضے فریبی جب کوئی ان کو پکڑے اپنے تئیں حنفی ظاہر کرتے ہیں + خبردار رہو وہ حنفی ہرگز نہیں بڑے مکار تقیہ کرتے ہیں جہاں جیسا دیکھتے ہیں ویسا بن جاتے ہیں + اب اس رسالے کے خاتمہ میں ان فرقہ جدید الضلالۃ کے پتے اور نشان لکھ دینے ضرور ہوئے تو مسلمان سُنّی لوگ اُنکو پہچان رکھیں اور ان کی گمراہی اور اغوا سے خوب بچے رہیں +
بیان میں ان مسائلوں کے جو خاص خاص اس فرقہ بے اخلاص کے قیاسی ہیں + رد کئے جاویں گے صحیح حدیثوں سے اور اجماع سے اور قرآن مجید کی آیتوں سے اور اس قیاس صحیح سے جس کا انکار کفر ہے

پہلا مسئلہ :۔ کہ قبر میں سوال خدا کی توحید اور محمدؐ کی تقلید اور اسلام کے دین سے ہوگا ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد حنبلؒ کو ہم کیوں مانیں

جواب :۔ اگر دین میں اتنا ہی فرض ہے کہ توحید اللہ تعالیٰ کی اور تقلید اسمی محمد صلی اللہ علیہ وسلمؐ کی اور دین ہونا اسلام کا بے تحقیقات لوازم ان تین مضمون کے آدمی جان لے تو اوّل یہ لازم آیا کہ ان کا پیشوا یزید بہت بڑا احمدی تھا کہ یہ لوگ اس کی پاپوش کے رتبہ کو نہیں پہنچے + اور امام حسین علیہ السلام کا باغی ہونا اُن کے مذہب ناصحیح کے باعث لازم ٹھہرا کہ انہوں نے ایسے بڑے محمدی خالص کے قتل کا ارادہ کیا تھا + اور جو کہیں کہ یزید حقتعالیٰ کی توحید کا ظاہرا انکار کرتا تھا تو جھوٹے ہیں کوئی مذہب والا اُن کو سچا نہ کہیگا + اور جو کہیں کہ وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقلید کا منکر تھا تو بھی جھوٹے ہیں + اور جو کہیں کہ وہ اسلام کو اپنا دین نہیں جانتا تھا تو بھی جھوٹے ہیں کوئی ان کو سچا نہ کہیگا بلکہ اُن کے مذہب سے صاف واضح ہوگا کہ امام حسین علیہ السلام کا ماننا یزید پلید پر سنت تھا اور دعوت کرنا اُن کا اس کو اور اس

کی قوم کو خالص دین محمدی کی طرف نہ تھا بلکہ اپنے نفس کی خواہش کی طرف تھا پھر بعد اس کے یہ لازم آئیگا کہ پیغمبر خدا نے جو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فرمایا تھا وہ حدیث صحیح نہیں بلکہ موضوع ہے یا پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنے نواسوں کی خاطر کچھ فرما دیا ہوگا اور خدا کے نزدیک وہ اچھے نہ تھے سو پہلی سمجھ سے تو یہ بتدع ہونگے اور دوسری سمجھ سے کافر صریح لیکن ان بے دینوں کو کچھ پروا نہیں کہ یہاں اہل اسلام کی عملداری نہیں جو جی میں آتا ہے بے دھڑک کہتے ہیں جاہلوں میں مولانا اور پیر صاحب کہلاتے ہیں معلوم رہے کہ پیغمبر کی تابعداری کا بدول خدا کی توحید کے کچھ اعتبار نہیں اور بغیر تابعداری پیغمبر کے خلفا پیغمبر کی تابعداری ثابت نہیں ہوتی اور پیغمبر کے خلفاء وہی امام ہیں جو پیغمبر کی سنت مشہورہ کو روشن کریں خواہ وہ بادشاہ ہوں یا وزیر یا امیر ہوں یا فقیر پر دین کا علم سچا ان کی ذات میں ہونا شرط ہے اور بے علمی اور کم علمی ایسے لوگوں کی جیسا یہ لا مذہب لوگ ہیں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور ان کی خلافت کو راشدہ رہنے نہیں دیتے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلٰی خُلَفَائِیْ قِیْلَ وَمَنْ خُلَفَاءُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْنَ یُحْیُوْنَ سُنَّتِیْ یُعَلِّمُوْنَہَا النَّاسَ

یعنی رحمت اللہ کی ہو میرے خلیفوں پر پوچھا کون ہیں تمہارے خلیفے یارسول اللہ فرمایا جو لوگ چلاتے ہیں میری سنت کو اور سکھلاتے ہیں لوگوں کو

اور ایک روایت میں یُحِبُّوْنَ ہے یعنی دوست رکھتے ہیں میری سنت کو اور یہ مطابق ہے قرآن شریف کے سورہ نور میں دیکھ لے اور اس حدیث سے اور کئی آیتوں اور حدیثوں سے امام حسین علیہ السلام کی لیاقت امام ہونے کی اور نالائقی یزید کی ثابت ہے اور یقین ہوا کہ یزید پلید پر تابعداری امام علیہ السلام کی سنت تھی جب وہ اُٹھے تھے دعویٰ کر کے امامت کا پھر جب اس نابکار نے اور اس کے ہواخواہوں نے یہ سُنّت ترک کی اور اُسے بُرا جانا غضب الٰہی سے وہ سب مردود ہوئے اور سارے گمراہوں کے قیامت تک پیشوا بنے اب جو کوئی کسی امام برحق کی تابعداری سے انکار کرے گا وہ یزید بد کا تابع ہے اور حشر اس کا اسی کے ساتھ ہوگا اگر بے توبہ مرے گا

حدیث میں آیا ہے

اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ

یعنی پہلا وہ شخص جو بدلے گا میری سنّت کو بنی اُمیہ سے کہینگے

اس کو یزید یہ حدیث مسند رویانی میں ہے ابوالدرداؓ صحابی سے اور

ابو یعلی نے اپنی مسند میں ابی عبیدہ بن الجراح سے نقل کیا ہے +

اور ان دونوں حدیثوں کو شیخ عبدالحق دہلوی مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ میں لائے ہیں + جان رکھو کہ پہلا رخنہ اسلام میں اور بدلنا دین اور سنّت کا یہی ہے جو یزید نے کیا + یعنی امام برحق مجتہد کا نہ ماننا اور اس کو جھٹلانا اور مجتہد کی تقلید کا منکر ہونا اور آپ اپنی خواہش کا تابعدار ہو جانا اور اپنے ناقص علم پر مغرور ہو کر اس کا اور اس کی تابعدار جماعت کا اپنے تئیں محتاج نہ جاننا + اور یہ کہنا کہ جو معنے حدیثوں کے ہم سمجھیں گے اسی پر عمل کریں گے اماموں میں کیا بڑائی اور خصوصیت تھی کہ ان کی سمجھ کے موافق ہم حدیثوں پر عمل کریں + سچ ہے کہ سوائے اس عیب کے یزید اور مروان میں کوئی دوسرا عیب ثابت نہیں کر سکتا کہ انہیں میں تھا اور ان کے غیر میں نہ تھا + غرض اصل یزیدیت اور مروانیت یہی ہے کہ فقہائے دین کی راہ چھوڑ کر اپنے نفس کی خواہش اور فہم کو پکڑے اور آیتوں اور حدیثوں کو اپنی طبیعت کے موافق عمل میں لاوے + اور جو جو حدیثیں اماموں کی مدح اور تعریف میں آئی ہوں ان کو موضوع کہہ کر ان سے پیچھا چھڑاوے سو یہی طریق ہے ہر بدعتی کا رافضی کہتے ہیں کہ حدیث نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ لَانَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ موضوع ہے ابوبکر کی بنائی ہوئی + اور ناصبی کہتے ہیں کہ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا اِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا مُنَافِقٌ علی کی اور علی کے شیعہ کی بنائی ہے + اور خارجی کہتے ہیں یہ بھی اور حدیث لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَرَفِیْقِیْ فِیْھَا عُثْمَانُ موضوع ہے + اور لامذہب کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کی مدح میں کوئی حدیث ہو وہ موضوع ہے + اور نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے جواب میں فرمایا کہ میں ابوحنیفہ کو نہیں پہچانتا + اور بعضے لامذہبوں کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ جو بے شک حنفی المذہب تھے اپنا سا لامذہب جانتے ہیں + اور پیچھے امام کے الحمد پڑھنے کا اور ایک مذہب پر التزام نہ کرنے کا فتویٰ ان سے بیان کرتے ہیں + مگر یہ بات محض غلط ہے کتاب تحفہ اثنا عشریہ

اور تفسیر فتح العزیز کی عبارت سے صاف ظاہر ہے + اور وہ اور سارے فقہاء دین ان لوگوں کی ایسی خرافات سے بیزار ہیں اور تھے + بلکہ مولانا عبدالحیؒ نے قرآن شریف کا درس ان لا مذہبوں کے رد کرنے پر دلی میں شروع کیا تھا اور پہلے گور پرستی کا رد کیا آخر کو سارے لا مذہبوں پر ردّ قوی فرمایا کہ ان پر شدت سے گراں ہوا اور انہوں نے ایک بہتان باندھا + چنانچہ سب احوال اس ماجرے کا رسالہ اقامۃ السنۃ میں لکھا گیا ہے + اور اس وقت بھی پروردگار نے اپنے کرم سے اچھے اچھے علماء کو طرفین میں سے حق پر جمع کر دیا تھا اور گور پرستی کو بالکل رد کر دیا تھا اور اب بھی اس مالک حقیقی نے اپنے فضل سے سارے فقہاء دین کو ان لا مذہبوں کے ردّ و قدح پر متفق کر دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ مَعَ سَیِّدِہِمْ اَجْمَعِیْنَ +

دوسرا مسئلہ :- یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تعیین اور التزام ایک مذہب کا اپنے اوپر کر لینا حرام شدید اور بدعت سیئہ ہے اور شائبہ نصرانیت اور یہودیت کا ہے + اور اسی لئے حنفیوں کو جو آمین کے جہر کو مکروہ تحریمی جانتے اور اسرار آمین کو سنت کہتے ہیں اور اس مذہب کو عبداللہ بن مسعود اور عمر بن خطاب اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرتے ہیں انہیں اہل کتاب سا جان کر بشدت کھینچتے ہیں + اور کہتے ہیں کہ یہودیوں کے جلانے کو ہم کھینچتے ہیں کہ کہیں اُن کے شرکی تقلید ٹوٹے اور لوگ عوام سُن سُن کر محمدی ہوتے جاویں

جواب :- تعیین اور تشخیص سے مذہب کی کوئی وقت خالی نہیں رہا نہ پیغمبر خدا کی زندگی میں اور نہ بعد ان کے نہ صحابہؓ کے روبرو نہ بعد ان کے اس لئے کہ تابعداری وحی کی اصل دین ہے اور وحی کا معلوم ہونا بدول پیغمبر کے فرمائے ہوتا نہیں اور پیغمبر کا فرمانا بغیر صحت روایت کے اور ثقہ اور صالح ہونے راوی کے ثابت ہونا محال ہے اور صالح ہونا راوی کا بہت مشکل سے تحقیق ہوتا ہے اور اس تحقیق میں بہت سے دقیقے ہیں + اور اسی جہت سے فقہا میں اختلاف پڑتا ہے + پھر آخر کو تقویٰ اور طہارت راوی کا ثابت کرنا ضرور ہوتا ہے اور جہالت اور عدم فقاہت راوی کی حدیث کو بے اعتبار کر دیتی ہے + سو اگر تعیین مذہب نہ ہووے تو اتباع وحی کا ہونا دنیا میں

محال ہو جاوے اور سارے لوگ مذبذب اور منافق ہیں + پس جب کہ شک اور ریب کو دین میں سے دور کرنا فرض ہے اور وہ بدوں تحقیق قرار واقعی کے دور نہیں ہوتا تو فرض ہوا ہر شخص پر کہ اپنی تحقیق نہایت کو پہنچاوے اور طلب علم کی کرے + اور جب طلب علم کی نہایت کو پہنچے گی اسی دم تعیین مذہب کی ہو جاوے گی + اس لئے علم کہتے ہیں یقین کو اور ظن غالب کو سو جب یقین حاصل ہو گا یا ظن غالب ایک جانب کا تو وہیں ثابت ہو گا کہ یہ جانب حق ہے اور دوسری جانب مشکوک + امام اعمش نے ابراہیم تیمی سے نقل کیا اور اُسنے اپنے باپ سے اس نے حضرت علیؓ سے صحیفہ میں سے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا!

وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ كَمَا فِي الْبُخَارِيِّ فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ بِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

یعنی جو کوئی رفاقت اختیار کرے کسی قوم کی بے اجازت اپنے رفیقوں کے یعنی جماعت قدیمہ متولاۃ اپنی کو چھوڑ کر دوسری جماعت میں ملجاوے تو اس پر لعنت ہے خدا کی اور فرشتوں کی اور سارے آدمیوں کی قبول نہیں کیا جاتا اس سے کچھ کام نفل ہو وہ یا فرض ایسا ہی ہے بخاری میں باب حرم مدینہ میں محمد بن بشار کی روایت سے + اب اس روایت کی رُو سے صاف ظاہر ہوا کہ جب موالاۃ دنیائی میں یہ حال ہے تو موالات دینی میں سے جیسے اتباع مذہب کہتے ہیں بدوں اجازت ان کے نکل جانا بضرور حرام شدید ہو گا۔ کہ حق سے طرف مشکوک کے جانا ہے + مگر یہ لازم نہیں کہ وہ جانب بے شک ناحق ہو کیونکہ مشکوک بھی بے شک ناحق نہیں ہے اور نہ بے شک حق ہے۔ پس جو کوئی کہ دونوں جانب کو مشکوک جانے اور ایک جانب کو بھی یقین یا ظن غالب کیساتھ بے شک حق نہ سمجھے تو وہ ابھی تارک فرض کا ہے کیونکہ اس نے طلب علم کی جو اس پر فرض تھی ادا نہیں کی پھر جو کوئی اس فرض کا منکر ہو اس کے ایمان میں شک ہے اس لئے کہ طلب علم کے درمیان تمام اُمت مرحومہ کے بلکہ تمام اُمت اجابت کے فرض متفق علیہ ہے + اور حدیث طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بھی باتفاق فقہاء و محدثین

کے صحیح ہے + اور فرض ہونا علم کی طلب کا ہر ایماندار پر اس حدیث سے ثابت
متیقن ہے بلکہ لامذہبوں کے مذہب سے بھی ثابت ہے کہ علم کی طلب کو نہایت تک پہنچائے
اور کسی کی تقلید اور تحقیق کے بھروسے پر اکتفا نہ کیا جائے + سو اس میں بھی تعیین ایک
راہ کی ہوئی دو راہوں میں سے + یعنے ایک راہ تعیین مذہب کی اور دوسری راہ لاتعیین
مذہب کی + سو جس نے تعیین کو حرام کہا اس نے لاتعیین کو فرض کہا + اور پھر اس سے
پوچھا جاوے گا کہ تو جب چار مذہب کے خلاف کو جائز اور مباح جانتا ہے اور اس کی حد
کچھ نہیں باندھتا تو بتلا کہ شیعہ کے مذہب کو حرا خیاری ہیں اور تقلید اپنے مذہب کے
مجتہدوں کی روا نہیں رکھتے اور التزام کسی کے اجتہاد کا نہیں مانتے + اور یہ کہتے ہیں کہ
جو خبر صحیح ہم کو پہنچی اس پر ہمارا عمل ہے کس دلیل سے رد کرتے ہو + اگر وہ کہے کہ ہم اپنے
راویوں کے کہنے سے ان کے راویوں کو برا جانتے ہیں اس لئے ان کی روایت پر اعتماد نہیں
رکھتے تو معلوم ہوگا کہ اس نے تعیین تقلید کی اپنے راویوں کی مانی + اور اپنے مذہب کے
موافق حرام شدید اور بدعت سیئہ میں پڑا کہ غیر معصوم کی بات کو مثل معصوم کی بات
کے پکڑا اور آپ تحقیقات علمی بجا نہ لایا اور طلب علم کو جو فرض تھا ادا نہ کیا + اور ترک فرض
کو استحسان کر کے کافر بنا + پھر صادق آیا اس پر اور اس کی جماعت پر کہ وہی ہیں مصداق

الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

کے معاذ اللہ من ذالک + غرض کہ تعیین مذہب کی بالاتفاق فرض ہے اور
بدوں اس فرض کے دین کی راہ نہیں چلتی + اور جو کوئی اسے فرض نہ جانے وہ علم
کو نہیں جانتا اور جہل اور علم میں اس کے نزدیک ابھی امتیاز حاصل نہیں + پس وہ
مثل جانوروں کے ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ ضلالت میں پڑا ہے + کیونکہ ایسے لوگوں
پر اپنے فہم کے موافق تمام بہتر فرقوں کا رد کرنا بہت مشکل ہے + اور اسی جہت سے
ویسے مہمل لوگ سب مذہبوں اور ملتوں میں شک رکھ کر کہتے ہیں + کہ ہر ملا ہر کو
دیکھا ہم نے بابا ہر کو ہر میں دیکھا + سو آپ خوب یقین کرو کہ یہ فرقہ جدید الملۃ جو آپ
کو مہدی کہتے ہیں اور ایک مذہب کی تعیین کو بدعت سیئہ جانتے ہیں جامع ہیں بہتر فرقوں
کی نسبتوں کے درمیان اور پکے مخالف ہیں اہل سنت والجماعۃ کے + مگر جو کوئی ان میں

سے چاروں مذہب اور اہل حدیث کا متفق علیہ کام عمل میں لایا کرے اور مختلف فیہ کو چھوڑ
دے وہ بڑا سُنی محمدی مسلمان ہے + اس کو کوئی بُرا نہ جانے گا اور حقیقت میں اہلحدیث
قدیمی ایسے ہی تھے + مشہور ہے کہ دودھ عورت کا پینے سے وہ بچے آپس میں بہن بھائی
ہوتے ہیں اور بکری وغیرہ کے دودھ سے نہیں + لیکن محمد ابن اسماعیل بخاریؒ کو اسقدر
احتیاط تھی کہ جو دو بچے بکری کے دودھ میں شریک تھے ان میں نکاح کا فتویٰ نہ دیا
اور کہا کہ اور دل سے پوچھو یں اس میں کچھ فتوا نہیں دیتا + پس جو کوئی محدث اس
درجے میں احتیاط کرے کہ کسی کے خلاف نہ کرے اور شبہ سے بھی دُور رہے اس کی بلا دور
ہے اور وہ دونوں جہان میں مسرور ہے + اور جو لوگ شبہ کے سبب ریا کے واسطے
عمل کریں یا مسئلہ مختلف فیہ میں فتوا جواز کا دیں جیسا یہ لامذہب کرتے ہیں سو وہ کہاں
اور طریق اہل حدیث کا کہاں + چہ نسبت خاک را با عالم پاک + خدا ہدایت کرے
ہم سب مسلمانوں کو اور بچا دے ضلالت سے ہم کو + جان رکھو کہ آمین کو پکار کر
کہنا امر مشکوک ہے اور جو کوئی اس کو حق جانتا ہے حنفی علماء اس کو خطا کار جانتے
ہیں + پھر وہ اس درجے کو پہنچے کہ پکار کر آمین کے مشکوک جاننے والوں کو بدعتی اور
اور گمراہ سمجھے تو وہ خطا کار نہیں بلکہ مبتدع ہے + اور پکار کر آمین کے مشکوک ہونے کا
سبب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ اور حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آمین کا چپکے سے کہنا
سنت میں سے ہے + اور حضرت علی المرتضیٰ اور بہت سے صحابہؓ آمین پکار کر نہیں کہتے
تھے + اور فقیہوں کی روایت سے پیغمبر خدا صلعم کا پکار کے آمین کہنا ثابت نہیں ہوا
اور جن حدیثوں سے بعضے محدث پکارنا اس کا ثابت کرتے ہیں ان میں صریح لفظ جہر
کا نہیں ہے اپنی اپنی عقلیں دوڑاتے ہیں ایسے کہتے ہیں کہ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا سے معلوم
ہوا کہ جہر درست ہے حالانکہ یہ سمجھ ان کی بے جا ہے + اسی حدیث کے معنے پیغمبر
خدا صلعم نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْن یعنے جب امام کہے + غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا
الضَّآلِّیْنَ تو تم کہو آمین اس کے آمین کہنے کے منتظر نہ رہو کہ وہ چپکے کہے + یعنی جب
وہ اس لفظ تک پہنچے تو تم آمین کہو اور اس لفظ سے یہ بھی نہیں نکلا کہ تم پکار کے آمین
کہو + اور جس حدیث میں لفظ مد صوت کا ہے اور وہ حدیث ایک صحابی اعرابی

غیر فقیہ سے روایت ہے + اس میں بھی اختلاف کیا ہے اس کے راویوں نے + سفیان
نے سلمہ ابن کہیل سے نقل کیا ہے کہ مدّ صوت کی + اور شعبہ نے روایت کیا ہے مذہب
امام اعظم کے موافق کہ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ یعنی پست کی پیغمبر خدا صلعم نے اس کے ساتھ
اپنی آواز یعنی چپکے آمین کہا + اور یہ اختلاف ترمذی میں مذکور ہے + پر ترمذی نے اپنے
فہم سے ترجیح دی ہے جہر کو + سو ترمذی کی فہم ہم پر کچھ حجت نہیں حضرت امام
اعظمؒ کے فہم کے سامنے + اور ایک دلیل اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کے موافق مذہب
محدثوں کے یہ ہے + کہ بخاریؒ باوجود اطلاع کے اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح میں نہیں
لائے بلکہ دیدہ دانستہ چھوڑ دیا بلکہ بَابُ الجَهْرِ بِالتَّامِیْنِ ہی کو نہ لائے + اور جو حدیث
ابو ہریرہ رضؓ کی اشارت کرتی ہے اس پر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اس
طرح کہ پاس والے آدمی نے صف اوّل میں سُنا وہ بھی بخاری کی شرط کے موافق
صحیح نہیں + اور وہ جو بخاری نے فعل عبداللہؓ بن زبیر کا اور ان کے مقتدیوں کا ذکر
کیا ہے بطور تعلیق کے بے سند کے کہ اس نے پکار کے آمین کہا اور اس کے مقتدیوں
نے بھی کہ مسجد یعنی مسجد الحرام گونج گئی + سو قصہ اس کا یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ
کو حجاج ثقفی مردود نے گھیرا تھا مکے میں اور ان ظالموں نے ان سے لڑائی کی اس وقت میں
بد دُعا کرنی اور آمین پکار کے کہنی ان پر درست تھی اور ایسے حال میں اب بھی سب کو
درست ہے + اور قطع نظر اس کے عبداللہ بن زبیرؓ پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے وقت
دس برس کے تھے پھر فعل ان کا عبداللہ بن مسعودؓ کے فعل کے ساتھ کہ صحابہ کبیر تھے کیونکر
مقابل ہو سکتا ہے + اور حضرت عمرؓ کے قول سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ چپکے کہنا آمین کا رسول
اللہ کی سنت میں سے ہے + سو ایسے شبہات کو علماء حنفیہ موجب شک کا سمجھ کر ترک
کر دیتے ہیں اور یقین اور ظن غالب پر عمل کر کے راہ امن کی اختیار کرتے ہیں + مگر جو کوئی مشکوک خبر
کو عمل میں لاتا ہے اور ان کے علماء کو بدعتی نہیں کہتا اس کو بھی سنیوں میں گنے جاتے
ہیں + اور جو کہے کہ اس مسئلے میں حنفی لوگ تارک سُنّت ہیں اور آمین پکار کر نہ کہنا بدعت
ہے + جیسا بعضے جاہل لامذہب اپنے پیروی کرنے والوں سے یہاں تک کہتے ہیں کہ
بدوں اس طور کے نماز درست نہیں سو ایسوں کو البتہ بدعتی جانتے ہیں اور گمراہ + اب
اس فرق کو خوب یاد رکھا چاہیے اور نالائق بیہودہ جاہلوں سے بکواس اور تکرار نہ کیجے

کیونکہ یہ لوگ ازلی اندھے اور بہرے ہیں ضد اور نفسانیت کے سبب ان کو کچھ نہیں سوجھتا

تیسرا مسئلہ :- یہ ہے کہ جہاں ان پر ثابت ہوا کہ یہ حدیث ترمذی یا ابوداؤد یا نسائی یا ابن ماجہ یا مسلم یا بخاری یا مشکوٰۃ المصابیح کی ہے + پس خاطر جمعی سے جان لیتے ہیں کہ یہی مسنون ہے + اور یہ نہیں جانتے کہ بہت سی حدیثیں ان کتابوں میں مختلف اور مضطرب اور منسوخ ہیں + اور ہرگز یہ ثابت نہیں کہ یہ کتاب والے کون کون سی حدیث پر عمل کرتے تھے اور کون کون حدیثوں کو فقط روایت کیا ہے + آیا یہ عقیدہ ان کا محدثوں کے نزدیک صحیح ہے یا بدعت +

جواب :- یہ عقیدہ اُن کا تقلید ہے صاحب مشکوٰۃ کی عفی اللہ عنہ کہ اس بزرگ کا بھی یہی عقیدہ خطبہ سے معلوم ہوتا ہے + مگر بخاری اور مسلم کے نزدیک یہ بات بیشک خلاف ہے ان کے نزدیک ایک کے بھروسے پر دین کا مان لینا صحیح نہیں + اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ بھی جائز نہیں رکھتے کہ کسی کے بھروسے پر تحقیق میں اکتفا کرے + پس جو کوئی ایسا ہے وہ صاحب مشکوٰۃ کا مقلد ہے اور جو کہے کہ میں اس کا بھی مقلد نہیں تو لازم ہے اس کو کہ رفع یدین کی حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دے۔ کہ مسلم میں اثبت الروایت موجود ہے رفع یدین کے منع پر۔ + رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی ہے سرکش گھوڑوں کے دموں کے ہلانے سے + اور فرمایا ہے اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ یعنی سکون اختیار کرو نماز میں + اب کسی نادان کے کہنے سے قیاسی بات نہ بنادے کہ یہ رفع یدین تشہد میں تھا + یہاں ذرا خوب غور کرے دیدہ و دانستہ نادان نہ بنے کہ سرکش گھوڑے بیٹھ کر دم ہلاتے ہیں یا کھڑے ہو کر + اور طحاوی محدثؒ جو بخاریؒ اور مسلمؒ کا خوب جاننے والا تھا اس نے نقل کی ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے سوائے پہلی دفعہ کے رفع الیدین نہیں کی + پس روایت کرنا زہری کا سالم سے اور سالم کا ابن عمرؓ سے حدیث رفع الیدین کو رکوع سے ادھر اُدھر کچھ سنیت کو اس کی پیدا نہیں کرتا + اور یہی حال ہے ان لامذہبوں کا ساری مخالفتوں میں کہ آج تک ایک عمل مختلف بھی دلیل قوی کے ساتھ صاف سچے نہیں ہوئے + اور کسی مسئلے میں حنفیوں کو حدیث صحیح کی رُو سے الزام نہ دے سکے + اب البتہ کہ ایسے جاہل نفسانی کج فہم اللہ چاہے تو حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو بزور قائل ہوں گے + اور اپنی بیہودہ تقریروں سے اور ہٹ کی

باتوں سے تھکیں گے اور حنفی محمدی کہلاویں گے + اور ان کے بُرے عقائد کی کیفیتیں اور اور رسالوں میں لکھی گئی ہیں + مسلمانوں کو چاہیے کہ ابلیسوں کے مکر اور فریب سے اپنے تئیں بچاویں اور ان کے مکاید کے جال میں نہ پڑیں + اس رسالے میں اس قدر بیان عقل والوں کے لئے بس ہے + اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

یہ وُہ فتویٰ ہے جس کو شیخ احمد اللہ بنارسی نے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کے درمیان بڑی سعی اور محنت سے ۱۲۵۷ھ درست کروایا تھا + اس کا سبب یوں ہوا تھا کہ کئی لامذہب والے جہاز پر جاتے وقت ان کے ساتھ بیہودہ تقریر کیا کرتے تھے اور اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے + آخر وہ جب حرمین شریف میں پہنچے علماء اور مفتیوں سے وہاں کے یہ معاملہ ظاہر کیا + مفتیوں نے فرمایا کہ اگر یہ بات ثابت ہو گی تو ان بیہودہ نالائقوں کو موافق حکم شریعت کے خوب سزا دی جاوے گی ان کو بتلا دو اور حاضر کرو + جب یہ خبر ان لوگوں کو اور اُن کے بعضے بندگی پیشواؤں کو جن کی اعانت پر بھروسہ رکھتے تھے پہنچی گھبرائے اور شیخ موصوف سے بہ التجاء و الحاح پیش آئے اور ان کے وہاں کے پیشواؤں نے مولوی صاحب علیحدہ کے روبرو اپنے افعال و عقائد نالائق سے توبہ کی + اور اپنے اعتقاد کو موافق طریق سنت و جماعت کے بمہر و دستخط اپنے لکھ دیا + اور اپنے تئیں حاکم شرع کے پنجے سے بچایا + اور فتوا علمائے حرمین شریفین کا پہلا جس میں سے پانچ سوال و جواب اختصار کے دے چن کر بعینہ پہلے اس کتاب میں لکھا ہے اس کو منشی حسن علی بنارسی نے ۱۲۵۶ھ میں بمہر و دستخط علمائے موصوفین کے وہاں حاصل کیا تھا +

مَا قَوْلُ عُلَمَاءِ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ فِیْمَا یَقُوْلُہٗ بَعْضُ عُلَمَاءِ الْعَصْرِ مِنْ اَہْلِ الْہِنْدِ اَنَّہٗ لَا یَجِبُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ تَقْلِیْدُ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ وَاِنَّمَا یَجِبُ عَلٰی کُلِّ شَخْصٍ اَلْعَمَلُ بِالْحَدِیْثِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَاْمُرْنَا بِاتِّبَاعِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَلَا غَیْرِہٖ بَلْ اَمَرَنَا اللّٰہُ اِلَی اتِّبَاعِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

وَالْعَمَلُ بِمَا رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُوْنَ اَنَّ
مَنْ قَلَّدَ اَحَدًا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ فَقَدْ خَالَفَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی
بِلَا مِرْيَةٍ فَيَجِبُ عَلٰی كُلِّ عَاقِلٍ اَنْ يَعْمَلَ بِمَا فِي الْحَدِيْثِ وَمَا
لَمْ يُوْجَدْ فِي الْحَدِيْثِ فَيَسْتَنْبِطُهٗ بِعَقْلِهٖ وَفَهْمِهٖ فَتَرَكُوا الْعَمَلَ
بِكُتُبِ الْفِقْهِ بِالْكُلِّيَّةِ وَصَارُوْا يَعْمَلُوْنَ بِالْحَدِيْثِ وَالْاِسْتِنْبَاطِ
مَعَ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَا يُمَيِّزُوْنَ بَيْنَ صَحِيْحِ الْحَدِيْثِ وَضَعِيْفِهٖ وَلَا يَعْرِفُوْنَ
قَوَاعِدَ اُصُوْلِ الْحَدِيْثِ وَيُسَمُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بِالْفِرْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَ
يَطْعَنُوْنَ عَلٰی مُقَلِّدِيْ اَحَدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمَعَ ذٰلِكَ يَرْفَعُ
يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ
بِلَا عُذْرٍ وَيَتَعَوَّذُ وَيُبَسْمِلُ وَيُؤَمِّنُ جَهْرًا مَعَ اَنَّهٗ لَا يَتَوَضَّؤُ
مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَالْمَرْاَةِ وَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَنَا بِهٰذِهِ
الْاَفْعَالِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ وَلَمْ تَبْلُغْ اَبَا حَنِيْفَةَ اَصْلًا ۔ فَمَا
قَوْلُكُمْ فِيْ مِثْلِ هٰؤُلَاءِ النَّاسِ هَلْ يُعْتَمَدُ عَلٰی قَوْلِهِمْ وَ
تَرْكِ التَّقْلِيْدِ رَاْسًا اَمْ قَوْلُهُمْ بَاطِلٌ عَاطِلٌ مُخَالِفٌ بِمَا نَصَّ عَلَيْهِ اَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ
الْاَرْبَعَةِ فَنَحْنُ فِيْ حَيْرَةٍ تَامَّةٍ وَلَا يَكْشِفُ عَنَّا هٰذِهِ الشُّبْهَةَ
اِلَّا قَوْلُكُمْ وَكِتَابَتُكُمْ وَاَمْهَارُكُمْ وَيَكُنْ جَوَابُكُمْ عَلٰی وَجْهِ
التَّيَقُّظِ لِمَنْ يَكُنْ عَلٰی نَهْجِ الْحَقِّ يَكُوْنُ زَاجِرًا لَهٗ عَنْ غَيِّهٖ
وَضَلَالِهٖ اَفِيْدُوْنَا اَثَابَكُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ۔

ترجمہ: کیا فرماتے ہیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علما اس بات میں کہ کہتا ہے بعضا اس زمانے کا عالم ہندہ کا کہ نہیں واجب ہے کسی مسلمان پر پیروی کرنی کسی امام کی ان چاروں اماموں میں سے ۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ واجب ہے ہر شخص پر عمل کرنا حدیث پر اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں حکم کیا ہم کو تابعداری اور پیروی کرنے میں امام ابو حنیفہ اور انکے سوائے کسی کی ۔ بلکہ ارشاد فرمایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی طرف اور عمل کرنے کو اس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ اور کہتے ہیں وہ کہ جس نے تقلید کی کسی امام کی ان چاروں اماموں

پس تحقیق مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بلا شبہ سو وا جب ہے مرجہد وا کی
کو عمل کرے اس چیز کے ساتھ جو حدیث میں ہے اور جو چیز بنائی جاوے حدیث میں ذکال باہر
اس کو اپنی عقل اور سمجھ سے پس چھوڑ دیا انہوں نے عمل کرنا فقہ کی کتابوں پر بالکل اور عمل
کرتے ہیں وہ حدیث پر اور نکالتے ہیں مسئلے اپنی عقل سے باوجود اس کے کہ ان کو تمیز نہیں اس
کی کہ کون سی حدیث صحیح ہے اور کون سی ضعیف اور نہیں جانتے وہ اصول حدیث کے قواعد
اور کہلاتے ہیں وہ فرقہ محمدیہ اور طعنہ مارتے ہیں وہ تقلید اور پیروی کرنے والوں پر
کسی امام کے ان چاروں اماموں میں سے + اور ساتھ اس کے دعوت کرتے ہیں اور بلاتے
ہیں لوگوں کو اپنی رائے کی متابعت کرنے کے لئے اور تقلید کے چھوڑ دینے کی طرف
پھر گمراہ کیا بہتوں کو + اور بعضا ان میں سے کہلاتا ہے حنفی اور باوجود اس کے کرتا
رفع یدین رکوع کرنے کے پہلے اور اس کے پیچھے اور جمع کرتا ہے دونوں نمازوں کو سفر میں
بغیر عذر کے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین کہتے ہیں نماز میں زور سے چلا کر اور وضو نہیں
کرتا چھونے سے آلت کے اور عورت کے + اور کہتے ہیں وہ کہ تحقیق ثابت ہوئی ہے ہمارے
نزدیک اور پہونچی ہیں ہم کو ان افعال کے کرنے کو حدیثیں صحیح اور نہ پہونچی ابو حنیفہ کو وہ
حدیثیں اصلا + پس کیا ہے تمہارا حکم ان لوگوں کے حق میں کیا اعتماد کیا جاوے ان کے
قول پر اور چھوڑ دی جاوے تقلید یا قول ان کا باطل اور بیہودہ اور مخالف ہے اس
چیز کے کہ تصریح کی ہے اس پر چاروں اماموں نے + پس ہم بڑی حیرت میں پڑے ہیں اور
نہیں دور ہوتا ہم سے یہ شبہ مگر کہنے اور لکھنے سے تمہارے اپنی اپنی مہروں کے
ساتھ چاہیئے کہ ہو جواب تمہارا اس طور پر کہ ہوشیار ہو وے غفلت سے وہ شخص جو نہیں
ہے طریق حق پر اور باز آوے اپنی گمراہی سے + فائدہ پہنچاؤ ہم کو جزا دیوے تم
کو اللہ بہشت +

الجواب :- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
اِعْلَمْ اَیُّهَا السَّائِلُ اَرْشَدَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِیَّاكَ لِلصَّوَابِ
وَوَفَّقَنَا لِاتِّبَاعِ مَا جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَنَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ
اِنَّ مَا اَخْتَرَعَ اِلَیْهِ مَنْ ذَكَرَ مِنْ سُلُوْكِ سُبُلِ الْغَوَایَةِ وَحَمْلِهِمْ

غيرهم على ترك طريق الهداية ومنا بعتهم على ترك
التقليد لاحد الائمة الذين هم هداة الامة من المنكر
الشنيع والباطل الفضيع لا يلتفت اليه فضلا عن ان يعتمد عليه
واللازم على من ليس له اهلية الاجتهاد المطلق على قول جمهور
الفقهاء والمحدثين والاصوليين تقليد واحد من الائمة الاربعة
دون غيرهم لتواتر مذاهبهم والاصل في ذلك قوله
تعالى فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في
الدين الاية وقوله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول
واولي الامر منكم سواء حملوا على العلماء او الامراء والواجب
على ولاة الامور وفقهم الله وضاعف لهم الاجور اذا رفع
اليهم ما هم منطوون عليه من الاضلال منعهم عنه وردهم
الى سنن الاحوال وتاديبهم بما يليق بمثلهم ليرتدعوا
هم وسواهم عن قبيح قولهم وفعلهم رجاء الثواب الجزيل
من الملك الجليل والله سبحانه الهادي الى سواء السبيل
وهو حسبنا ونعم الوكيل كتبه المفتقر عبد الله بن محمد
الميرغني الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله تعالى لهما
مستغفرا عبد الله حامدا مصليا مسلما الحمد لله وحده اللهم هداية
للصواب نعم ما ذكر في الجواب موافق لمذهب اهل السنة
والجماعة ومن يقول بخلاف ذلك فهو ضال مضل جاهل
معاند فعلى الحاكم تعزيره بما يليق بامثاله وهو ماجور على
ذلك والله اعلم كتبه الفقير لربه محمد عمر بن ابي
بكر الريس الشافعي مفتي مكة المكرمة بان الله عليه

محمد عمر بن ابو بكر الريس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد

سيد الأولين والآخرين وعلى آله وصحبه أجمعين بيان جواب هذا السؤال إنه يجب على كل أحد من المكلفين أن يقلد واحدا من الأئمة الأربعة مع اعتقاد أن كل واحد منهم على الحق والصواب فلا يجوز تقليد غيرهم ولو من أكابر الصحابة لأن مذاهبهم لم تدون ولم تضبط ولا يجوز لأحد أن يستقل بنفسه ورأيه واجتهاده وادعائه اتباع الكتاب والسنة لأن الإجماع انعقد على اتباع الأئمة الأربعة ———— الإمام أبي حنيفة والإمام مالك والإمام الشافعي والإمام أحمد فلا يجوز تقليد غيرهم بعد عقد الإجماع عليهم لأن مذاهب الغير لم تدون ولم تضبط بخلاف هؤلاء فإنهم أحاطوا علما بأقوال جميع الصحابة أو غالبها وعرفت قواعد مذاهبهم ودونت وخلف مهاتا بعوهم وحرروها وصارت متواترة ليخرج في الأحكام الفرعية من عهدة التكليف بهذا التقليد لأن المذاهب لا تموت بموت أصحابها والأصل في هذا قوله تعالى فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون وقوله صلى الله عليه وسلم من قلد عالما لقي الله سالما فقد علم من هذا أنه لا يجوز لأحد أن يخرج عن اتباع واحد من الأئمة الأربعة لأنه مخرق لإجماع الأمة المعتد بهم في ذلك ولا أن يدعي أنه يقتدي بالكتاب والسنة لأنه لم يصل إلى ما وصل إليه الأئمة الأربعة من معرفة الناسخ والمنسوخ وغير ذلك من أصول أحكام الكتاب والسنة ونسأل الله تعالى حسن التوفيق لاتباع أئمة الدين والتحقيق آمين والحمد لله رب العالمين فيجب أولي الأمر ضاعف الله تعالى له مزيد الأجر أن يمنع ذلك المبتدع الخارج عن الأئمة الأربعة

بسوء ابتداعهم و ان يرده عند ذلك الى تقليد واحد من الائمة الاربعة فان لم تمتثل ادبه الادب اللائق بحاله و الله تعالى اعلم + كتبه الفقير الى الله تعالى محمد المرزوقي مفتى المالكية بمكة المشرفه

محمد المرزوقي

الحمد لله الذى جعل الحق فى اتباع الائمة الاربعة المهد من الذين دلت الاحاديث الصحيحة على فضلهم تلويحا و اشارة من سيد المرسلين و من خالفهم كان من المبتدعين ما افتى به الافاضل المفاتى الثلاثة هو الصواب لان المقلد لاحد للائمة المذكورين فى جميع فروعاته الفقهية لم يخرج عن السنة الكتاب و من خرج عن تقليدهم او خلط فروع مذهب غيره مع فروع المذهب المنسوب اليه بلا ضرورة فذلك جاهل عن الاحاديث الصحيحة و الفرقان لانه فى بعض الصور المذكورة فى السوال يكون العمل باطلا فى بعضها مكروه وكذا حكم ساير فروعاته ولاشك ان هذا من اغواء الشيطان و من اتبع هؤلاء المضلين كان فى الخسران فواجب على الحكام ايدهم الله بهم امور الاسلام تاديب الزاعمين على مضمون السوال بما يقتضيه ايه التسليم على قدر مراتبهم مع ملاحظة الامر القبيح و الاضلال الشنيع الذى صدر منهم فى اغواء المسلمين عن الصراط المستقيم و صلى الله على سيدنا محمد واله و صحبه و سلم امر بتحرير هذه العبارة محمد ابن الشيخ يحيا مفتى الحنابلة بمكة المشرفة

محمد ابن يحيا مفتى الحنابلة

جواب :- ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ و علماءھا عن السؤال المذکور حق و انا مقلد ابی حنیفۃ رض محمد مراد ابن لطف علی

یہ مفتی ہیں شہر کلکتے کی بڑی عدالت کے

ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ و علماؤھا حق فی ھذہ الفتوی و انا علی مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کتبہ عبد اللہ اللاھوذی الحنفی ۔

ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفہ و علماءھا حق فی ھذہ الفتوی و انا علی مذھب الامام الجلیل الاعظم ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کتبہ فقیر عبد الحلیم ابن مولوی انس مرحوم عفی اللہ عنہ

یہ بمبئی میں رہتے ہیں

ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ و علماءھا حق فی ھذہ الفتوی و انا علی مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کتبہ محمد افضل بن محمد فضل

این مسئلہ مثبتہ مواہیر مفتیان آئمہ اربع علماء مکہ معظم در ۱۲۵۶ ہجری قدسی صلعم جہت اسکات بسیاری از مردم کم علم و کج فہم جویندگان وسیلہ نجات کہ باغوای بعضے از مردمان کم علم و نفسانی ترک تقلید در ورطہ ہلاک افتادہ بودند مرتب و مکمل شد چنانچہ اکثری از اہل ہند کہ خود را محمدی نام نہادہ بودند بہ ہدایت آنکہ فی الحقیقت حنفی و شافعی تبعہ دیگر از آئمہ مذکورین محمدی ہستند رجوع از قول و فعل خود اکردند فقط

محمد صاحب علی

حررہ آثم محمد صاحب علی اعظم گڈھی عفا عنہ الکریم

الحمد للہ ما قررہ العلماء الجھابذۃ و حررہ الفضلاء الاماثلۃ من وجوب تقلید احد الائمۃ الاربعۃ فی ھذا الزمان بل من بعد اربع مائۃ من سنین ھو الصواب الذی لا مریۃ فیہ والحق الذی لا عدول عنہ حیث لم یکن الاداء متفقہ بشھادۃ قولہ تعالی ولا یزالون مختلفین وقد اخبر الشارع

بِمَا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ اِعْجَابِ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَأَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَأَخْبَرَنَا بِأَنَّ الذِّئْبَ إِنَّمَا يَأْكُلُ الْقَاصِيَةَ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ وَاللّٰهُ تَعَالَى فِي عِلْمِهِ الْأَزَلِيِّ الْقَدِيمِ قَدْ عَلِمَ مِنَّا ذٰلِكَ وَأَرْشَدَنَا بِقَوْلِهِ فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَمْ يَقُلْ كُلُّ ذِي نَكْرٍ بَلْ أَمَرَنَا بِأَهْلِ الذِّكْرِ وَلَا شَكَّ أَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ مُتَّفِقُونَ عَلَى رَأْيٍ وَاحِدٍ مُصِيبٍ مُزِيلٍ بِكُلِّ شُبْهَةٍ وَضَلَالَةٍ رَافِعٍ بِكُلِّ جَهَالَةٍ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ أَرْبَعِ مِائَةٍ فِي الْأَزْمِنَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَةِ دَعْوَى الْاِجْتِهَادِ فَهِيَ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ النُّقَّادِ مُوجِبَةٌ بِكُلِّ فَسَادٍ وَدَاعِيَةٌ إِلَى كُلِّ إِفْسَادٍ مَعَ أَنَّ فِيهِ اِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ تَعَالَى الْاِسْتِنْبَاطَ إِلَّا لِأَهْلِ الْقُرُونِ الْأَوَّلِ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ بَعْدَ قَرْنِ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ إِلَّا الْأَئِمَّةَ الْأَرْبَعَةَ بِحَدِيثِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَئِمَّةَ الْمُسْلِمِينَ بِالْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فَمَا يُسَلِّمُ بِكُلِّ شَخْصٍ اِسْتِنْبَاطَهُ بَلْ يَرُدُّ مَا خَالَفَ الْحَقَّ وَالصَّوَابَ وَلَمْ يَتَّفِقِ الْأُمَّةُ عَلَى قَبُولِهِ وَقَدْ أَخْبَرَنَا مَوْلَانَا جَلَّ جَلَالُهُ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ بِأَنَّهُ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا الْآيَةَ ذَكَرَ فِيهِ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ وَقَدْ تَتَبَّعْنَا وَاسْتَقْرَيْنَا بِكُلِّيَّةِ أَفْكَارِنَا وَنِهَايَةِ أَبْصَارِنَا وَتَوْجِيهِ بَصَائِرِنَا أَنَّ الْأَمْرَ لَمْ يَتَّفِقْ عَلَى قَبُولِ قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ السَّابِقِينَ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَالصَّحَابَةِ الْكِرَامِ إِلَّا مَا كَانَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فَإِنَّ أَقْوَالَهُمْ مُتَّبَعَةٌ وَلَمْ يَقُلْ بِبُطْلَانِ مَا قَالُوا أَصْلًا وَلَمْ يَخْتَلِفْ اِثْنَانِ فِي فَضْلِهِمْ

ونهاية جهدهم وورعهم وصدق لهجتهم ومن
مهجتهم في ايثار محبته لله تعالى على من سواه ولم
يغترهم الدنيا ولم تغتر بهم الوساوس الشيطانية
المضلة بل اتفقوا على جلالتهم وعظم شانهم فما اتفقوا
عليه فهو الحق وما بعد الحق الا الضلال ومما يدل على وجوب
التقليد والمنع عن النظر في الاجتهاد ولما اخرج الرزين
العبدري عن ابن مسعود قال من فليستن بمن قد
مات فان الحي لا تؤمن عليه الفتنة وهذا ابن مسعود يقوله
في ايام خلافة سيدنا عمر لانه توفي في خلافة عثمان رضي
الله عنه وينفر الناس من اجتهاده ويأمر بتقليد من تقدمه
فما ظنك بهذه الاعصر المتاخرة التي استولى علينا فيها
حب الدنيا والشهوات والحمق والرعونة واعجاب كل ذي راي برايه
فمن منع من التقليد فهو حمار بليد وعن الصراط المستقيم بعيد
وعلى مطية الضلالة قعيد اعاذنا الله من الموبقات وتفضل علينا
باتباع الشريعة سيد سادات وافخر الموجودات وتقليد من لم
يختلف في فضلهم اثنان ولم ينسخ مذاهبهم ما تكرر
الجديدان بل ينسب الى الحماقة والضلالة والجهالة
والسفاهة والخذلان من شق عصاهم وخالف امرهم في
كل عصر آن ونسال الله التوفيق والسداد والهدايت والرشاد
واتباع سنة خير العباد صلى الله تعالى عليه واله وصحبه
وسلم قاله بفمه وامر برقمه شيخنا العالم العلامة الحبر
الفهامة الشيخ محمد عابد السندي مولده الانصاري اصلا
والحنفي مذهبا المدني موطنا ومسكنا ابقاه الله تعالى ونفعنا
الله تعالى به

وفق لجميع الحامد عبده محمد عابد

سب تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے جو تقریر کی ہے دانا عالموں نے
اور استاد فاضلوں نے چاروں اماموں سے ایک امام کی تقلید واجب ہونے پر اس زمانے میں
بلکہ چار سو برس ہجری کے بعد وہی صواب ہے جس میں شک نہیں اور حق ہے کہ سر پھرانا
اس سے بہتر نہیں اسواسطے کہ لوگوں کی عقل متفق نہیں ہے ایک بات پر شاہد ہے اس پر
قول اللہ تعالیٰ کا وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ یعنی ہمیشہ یہ لوگ اختلاف کرتے رہیں گے
اور بیشک خبر دی شارع نے اس سے جو ہوگا آخری زمانے میں کہ خوش ہوگا ہر ایک سمجھ
والا اپنی اپنی سمجھ سے + اور حکم کیا ہم کو کہ متابعت کریں بڑے گروہ کی اور خبر دی اس نے ہم
کہ اَکَلَ الذِّئْبُ یَا کُلُ الْقَاصِیَۃَ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنی بھیڑیا نہیں کھاتا مگر اس کو
جو دور ہوا اپنی جماعت سے اور جو الگ ہوا جماعت سے وہ گر پڑا آگ میں + اور اللہ تعالیٰ
نے اپنے علم ازلی قدیم سے جانا ہم میں اس کو اور ہدایت کی ہم کو اس کلام سے فَاسْئَلُوْا
اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہیں جانتے + اور نہ فرمایا !
کُلَّ ذِیْ ذِکْرٍ یعنی ہر علم والے سے بلکہ فرمایا پوچھو اہل ذکر سے + اور بیشک وہ لوگ
ہیں جو متفق ہیں ایک رائے صواب پر کہ دور کرنے والی ہے وہ ہر طرح کے شبہ اور گمراہی کو اور
اٹھانے والی ہے ہر قسم کی جہالت کو اور وہ سیدھی راہ ہے ایسی جس کی طرف اشارہ ہے
اللہ تعالیٰ کے قول کا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اور کسی کے اجتہاد کا دعوا درست نہیں
بعد چار سو برس کے پہلے اور پچھلے زمانے میں + پس یہ دعوا مردود ہے داناؤں کے نزدیک اور
فساد کا موجب ہے اور بلانے والا ہے فساد ڈالنے کی طرف ساتھ اس بات کے کہ اس
زمانے میں خوش ہوتا ہے ہر ایک سمجھ والا اپنی سمجھ سے + اور ذکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی
کے مسائل نکالنے کو مگر پہلے اہل قرون کو اپنی کتاب عزیز میں اور رجوع کرنے کو رسول
کی طرف اور اولوالامر کی جو اہل قرون سے ہیں اس واسطے کہ وہ جانتا تھا ان کو جو ان میں
سے مسئلے نکالیں گے + پس خبردار رہو مسئلے نکالنے سے مگر وہ شخص کہ پہنچا رتبہ کو اولوالامر
کے اور مراد ہیں اولوالامر سے بعد قرن صحابہ کرام کے یہی چار امام + اور اس قول کی دلیل حدیث
ہے اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی دین نصیحت ہے اللہ
کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے امام کی + اور تفسیر کی ہے بعض علماء نے ائمہ مسلمین
کی چار امام سے + پس قبول کیا نہ جائے گا ہر ایک شخص سے استنباط اس کا بلکہ رد کیا جائیگا

جو مخالف ہو گا حق اور صواب کے + اور اتفاق نہیں کیا اُمت نے
جس کے قبول کرنے پر + اور تحقیق خبر دی اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے ہم کو اپنی کتاب عزیز
میں یوں کہ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا الآیہ یعنی ظاہر کیا تمہارے لئے
وہ دین جس کا حکم کیا نوح علیہ السلام کو اور بیان فرمایا اس قرآن میں لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ
یعنی پھوٹ نہ ڈالو تم دین میں + اور تحقیق ڈھونڈا میں نے اپنی نگاہ اور بصارت سے یہ کہ اتفاق
نہ ہوا کسی امر میں قبول کرنے پر کسی ائمہ سابقین اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرامؓ کے قول پر مگر جو
تھا نہیں چار امام سے کیونکہ ان کے قول کی تابعداری کی سب نے اور کوئی قائل نہ ہوا اس کے
بطلان پر جو انہوں نے کہا + اور نہ اختلاف کیا کسی دو شخص نے ان کی فضیلت اور سعی اور
پرہیزگاری میں اور ان کی سچی بات میں اور صرف کرنے میں اُن کے دل کو کسی کی محبت کے اختیار
کرنے میں سوا اللہ کے + اور نہ متغیر کر دیا ان کو دنیا نے اور نہ وساوس شیطانی نے کہ
کہ گمراہ کرنیوالی ہے بلکہ اتفاق کیا ان کی بزرگی اور برتری شان پر لوگوں نے + پس جو
امر کہ اتفاق کیا اس پر لوگوں نے حق ہے اور نہیں ہے بعد حق کے مگر گمراہی + اور اس
چیز میں سے جو دلالت کرتی ہے تقلید کے واجب ہونے پر اور منع کرتی ہے اجتہاد دین
میں نظر کرنے پر وہ ہے جو نکالا اس کو رزین عبدری نے عبداللہ بن مسعود سے کہ انہوں
نے فرمایا مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ
اور یہ ابن مسعودؓ کہتے تھے اس کو عمرؓ کی خلافت میں کیونکہ وفات پائی انہوں نے عثمان رضی اللہ
عنہ کی خلافت میں اور کنارہ پکڑ دانتے تھے لوگوں کو ان کے اجتہاد سے اور امر
کرتے تھے اس کی تقلید کو جو مقدم ہوا اُن پر + پس کیا گمان ہے تیرا اس آخری زمانے میں
ایسا زمانہ کہ غالب ہوئی ہم پر اس میں محبت دنیا کی اور خواہش اپنی کی اور نادانی اور تکبر
اور خوش ہونا ہر سمجھ والے کا اپنی سمجھ پر + سو جس شخص نے منع کیا تقلید سے وہ گدھا اور
بڑا نادان ہے اور سیدھی راہ سے کہ صراط مستقیم ہے دور پڑا اور گمراہی کی اونٹنی پر سوار
ہوا + پناہ دے ہم کو ہلاک کرنے کی چیزوں سے اور عطا کرے ہم کو سید السماوات اور افخر
موجودات کی شریعت کی تابعداری اور تقلید اس کی کہ مختلف نہ ہووے اس کی بزرگی پر کوئی دو
شخص اور نہ منسوخ ہو مذہب ان کا جب تک ہوا کرے دن اور رات بلکہ نسبت ہو گی نادانی
اور گمراہی اور بیوقوفی اور حماقت اور شرمندگی کی اس کی طرف جسنے پھوٹ ڈالی اُن کے کام

اور مخالفت کی ان کے علم کی ہر زمانے اور وقت میں + اور چاہتے ہیں ہم اللہ سے راستی
اور ہدایت اور درستی اور خیر العباد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی سفر بایا اس کو اپنے
منہ سے اور حکم کیا اس کے لکھنے کا ہمارے شیخ عالم دانا اور فہامہ تھے یعنی شیخ محمد عابد
سندی مولد انصاری اصلا حنفی مذہبا مدنی موطنا نے باقی رکھے ان کو اللہ اور نفع پہنچاوے
انکے سبب سے ہم کو

تمام ہوا یہ رسالہ

بقلم شکستہ رقم عنایت علی دھلوی

کے ۱۲۶۲ سنہ میں

مکے مدینے کے علماء

عبداللہ	سیّد عبداللہ	سیّد عثمان
شیخ عبداللہ ابن عبدالرحمن سراج مکے کے بڑے مدرس	مکے کے مفتی	مکے کے مدرس

شیخ مصطفےٰ ابن عبداللہ	شیخ عبدالقادر	محمد عابد سندی
حنفی اماموں کے سردار	+ ابراہیم باشا ابن محمد علی باشا کے پیر	مدینے کے بڑے مدرس

سید محمد
مدینے کے مدرس

محی الدین نقشبندی
مدینے کے مدرس

عبداللہ من نصراللہ
مدینے کے مدرس

سید علی
مدینے کے مدرس

صالح ابن احمد
مدینے کے مدرس

محمد ابو السعادات
مسجد نبوی کے امام

شاہجہان آباد یعنی دلی کے عالموں کی اور حضرت سید احمد قدس سرہ العزیز کے خلفاء کی مہریں

محمد اسحاق
جانشین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ

محمد صدر الدین
مفتی ہیں دلی میں

اکرام الدین
مفتی ہیں دلی میں

عبدالخالق
مولوی ہیں دلی میں

محمد حیات لاہوری
مولوی ہیں دلی میں

حسین علی
مولوی ہیں دلی میں

سید رحمت علی خان
مفتی بادشاہی

شیر محمد
مولوی ہیں دلی میں

مملوک علی
مولوی ہیں دلی میں

سید محمد
مولوی ہیں دلی میں

احمد سعید مجددی
پوتے حضرت مجدد الف ثانی کے

محمد علی
خلیفہ حضرت سید احمد قدس سرہ

زین العابدین

خلیفہ حضرت ممدوح کے

محبوب علی

مولوی اور خلیفہ حضرت کے

کریم اللہ

مولوی ہیں دلی میں

مخصوص اللہ

مولوی ہیں دلی میں

موسیٰ

مولوی ہیں دلی میں

اسمٰعیل

مولوی ہیں دلی میں

حبیب اللہ

مولوی ہیں دلی میں

حاجی قاسم

مولوی ہیں دلی میں

پیر جی سیّد مشتاق علی شاہ کی مُرتّب کردہ کتب

نام کتاب	قیمت
مجموعہ رسائل، مولانا رشید احمد گنگوہی	۳۶/-
مجموعہ رسائل جلد اوّل، مولانا محمد امین اوکاڑوی	/-
مجموعہ رسائل جلد دوم، 〃 〃 〃 〃	/-
مجموعہ رسائل جلد سوم، 〃 〃 〃 〃	/-
تعارف فقہ کامل چھ حصّے	۱۰۰/-
فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات	۸۱/-
ترجمانِ احناف	۸۱/-
تعارف علماء اہلِ حدیث	۳۰/-
اکٹھی تین طلاق کا شرعی حکم	۳۰/-
میزان الحق	۱۵۰/-

ناشر: مکتبہ فاروقیہ ۸، گوبند گڑھ گوجرانوالہ

انتظام المساجد

باخراج

اہل الفتن والمفاسد

از

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ

ابوالحسن معاویہ سلفی الناشر
دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل وضلع ہری پور
نعمان اکیڈمی
مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

اتحاد اہلسنت والجماعت
خانپور ہزارہ

انتظام المساجد

باخراج

اھل الفتن والمفاسد

از

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ

ابوالحسن معاویہ سلفی الناشر

دار العلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی
مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

انتظام المساجد باخراج اھل الفتن والمفاسد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی مذہب کا مذاہب اربعہ سے مقلد ہو کر تقلید کو شرک وحرام جان کر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصًا امام اعظمؒ کو موردان آیات کا قرار دے جو کفار کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ نظام الملت میں غیر مقلد جالیسری نے لکھا ہے اور سیّدنا امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کو بسبب بیس تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار خدا جلالہ کا عرش پر ثابت کرے جیسا کہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتوا علی العرش میں لکھا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کو بدوں حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اوّل کے جواز نکاح کا فتویٰ دے جیسا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور ساس سے نکاح درست کہے اور شرائط جمعہ کو معتزلوں شیطانوں کی قرار دے جیسا محمود شاہ نے بعرۃ الجمو میں لکھا ہے اور نظام الملت مذکور میں لکھا ہے کہ جو احادیث اور آثار صحیحین اور مؤطا امام مالک میں موجود ہیں ان پر بلا تحقیق عمل کرنا درست ہے حالانکہ کتب مذکورہ میں احادیث منسوخہ اور مؤوّلہ بھی موجود ہیں جیسا کہ حدیث متعہ اور اثر عبداللہ بن عمرؓ کی جس سے جائز ہونا وطی فی الدبر کا ظاہر معلوم ہوتا ہے صحیح بخاری میں ہے اور واسطے جواز مواکلت اور مشاربت اہل سنت کے یہ سند افترائی گذارے کہ جو قرقرط باآمیزش چربی خنزیر تیار کیے ہوئے اہل کتاب کے یمن سے

آیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ آنحضرت ان کو کہا کرتے تھے جیسا کہ مولوی عطا محمد ہوشیارپوری نے رسالہ اظہار الحق میں لکھا ہے اور اس رسالہ پر مواہیر مولوی نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہو کر لاہور میں چھپ کر پادریوں لدھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نور افشاں میں دیر تک چھپتا رہا۔ آیا ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے یا نہیں اور ایسے شخص کو بایں نیت کہ اس کے آنے سے عوام اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں۔ مساجد سے اخراج کرنے والا وعید آیت ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعیٰ فی خرابہا میں داخل ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب

اللھم اَرِنا الحق حقاً والباطل باطلاً ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصاً حرمین شریفین واولیاء کرام وسلاطین عظام میں قدیم الزماں سے جاری ہے اور منکرین پر تعزیر لگائی جاتی ہے اور ان لوگوں کے حق ہونے پر آیات اور احادیث ناطق ہیں یعنی وراثت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد وغیرہ جو امت محمدیہ کے حق میں شارع سے منصوص ہیں۔ سب اُن میں موجود ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ (ترجمہ) فرمایا اللہ جل شانہ نے البتہ تحقیق لکھا ہے ہم نے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہونگے زمین کے بندے میرے نیک

قال اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ فرمایا اللہ جلالہٗ نے وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا انکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا واسطے ان کے دین انکا جو پسند ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا ان کو پیچھے ڈران کے امن کو۔

شاہ عبدالعزیز نے واسطے حقیقت سنّت جماعت والطال مذہب رفض انہیں آیات کو تحفہ اثنا عشریہ میں دلیل پکڑا ہے۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الجهاد ماض مذ بعثنی اللّٰہ الی ان یقاتل آخر هذه الامة الدجال (یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد ہمیشہ قائم رہے گا۔ جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھ کو یہاں تک کہ مار ڈالے گا آخر اس امت کا دجال کو۔

فائدہ :- پس اگر تقلید اماماں دین کی مرضیات حق سے نہ ہوتی تو ہرگز ممالک اہل اسلام میں بموجب قولہٗ تعالیٰ ولیمکنن لهم دینهم جو دوسری آیت مذکورہ بالا میں مرقوم ہے۔ خدا جل شانہٗ بطور دین جاری نہ ہونے دیتا اس طرح مردود ہے۔ اماماں دین خصوصاً حضرۃ عمر رضؓ کو بدعتی کہنے والا جن کی شان میں آیات واحادیث وارد ہیں۔ بلکہ چودہ آیات حضرت عمر رضؓ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں اور حضرتؐ نے ان کے حق میں فرمایا۔ وعن ابن عمر رضؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ جعل الحق علیٰ

لسان عمر وقلبہ۔ یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات کو عمرؓ کی زبان اور دل پر۔ اور غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۴ میں غوث الثقلین نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار لی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیجیٔ فی آخر الزمان قوم ینقصونھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تنا کحوھم الا فلا تصلو معھم الا فلا تصلو علیھم حلت اللعنت

حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ (فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے سب خلائق سے مجھ کو منتخب کیا اور منتخب کیے واسطے میرے یار میرے اور کیا ان کو مددگار میرے اور کیا ان کو سسرال میرے (یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ) اخیر زمانہ میں بعض لوگ نسبت نقصان کے کرنے کے طرف انکی آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے اور پینے اور رشتہ داری کا نہ رکھنا ساتھ ان کے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا جنازہ ان کا اور وہ لوگ مورد لعنت ہیں) اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُولُونَ (الآیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ استاد اور پیر و مرشد پر طعن کرنا سخت ترین ایذا لسانی سے ہے۔

اور صاحب اشباہ نے لکھا ہے کہ زبان سے ایذا دینے والے کو مسجد سے نکالنا چاہیے۔ حیث قال وکذا کل موذٍ فی المسجد ولو بلسانہ یمنع من المسجد انتہیٰ۔ اور وہ شخص مردود ہے جو خدا تعالیٰ کو عرش پر مستقر قرار دے جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں۔ ان القول بانہ تعالیٰ مستقر علی العرش او جالس علیہ مردود بوجوہ عقلیۃ ونقلیۃ (انتہیٰ) اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ آیات متشابہہ پر عمل کرنے والے کو ظاہر

معانی آیات کے لے کر لوگوں کو بھکاتے ہیں حیث قال تحت ہذہ الایۃ فاما الذین فی قلوبھم زیغ ای عدول عن الحق کالمبتدعۃ فیتبعون لظاہر ابتغاء الفتنۃ طلب ان یفتنوا الناس عن دینھم بالتشکیک انتہی ملخصاً اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید میں لکھا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم کو روسیاہ کرکے نکال دینا لازم ہے۔ وھذہ عبارتہ فقیہ یفتی مذھب سعید ویزوج الاول یسود وجھہ ویبعد انتہی ملخصاً۔ ابن ہمامؒ نے لکھا ہے کہ ایسے عالم کو شرعاً کافر قرار دینا بعید نہیں۔ حیث قال لایحل لمسلم ان ینقلہ لکونہ مخالفاً للکتاب والسنۃ والاجماع والامر فیہ من ضروریات الدین لایبعد اکفار مخالفہ انتہی ملخصاً اور ساس سے نکاح کرنا ہرگز درست نہیں قال اللہ تعالیٰ وَ اُمَّھٰتُ نِسَآئِکُمْ یعنی حرام ہیں تمہارے پر ساسیں تمہاری۔ تفسیر کبیر میں یہ حدیث نقل کی ہے اذا نکح الرجل المراۃ فلا یحل لہ ان یتزوج امھا دخلت بھا اولم یدخل۔ یعنی جب نکاح کرے کوئی شخص کسی عورت سے اس پر ساس اس کی حرام ہے اگرچہ اس عورت سے دخول نہ کیا ہو اور جو شرائط جمعہ اور ظہر احتیاط کو افعال شیطانی قرار دے مثل محمود شاہ کے وہ سخت بے دین ہے کیونکہ کتب احادیث اور فقہ میں یہ شرائط موجود ہیں گویا اس نے ائمہ دین کو معاذ اللہ شیطان قرار دیا باوجود اس غلو کے جو لوگ اس کو حنفی گمان کرتے ہیں وہ کاٹھ کے الو ہیں۔ اگر کوئی ان کو ماں بیٹے کی گالی دے اس کے تو یہ جانی دشمن فوراً بن جاویں اور جو ہمارے اماموں کو تبصرۃ الجموع میں شیطان لکھ رہا ہے اس پر ذرہ بھی خیال نہیں۔ اور اسی طرح احادیث منسوخہ اور مؤولہ

پر بلا تاویل عمل کرنے والے کا مردود ہونا ظاہر ہے۔ چونکہ تقلید شخصی کے وجوب
اور عدم وجوب میں اگرچہ بعض متقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اس کے
میں کسی اہل حق کو کلام نہیں۔ کیف وقد قال اللہ تعالیٰ واتبع سبیل من
اناب الیّ ولا نشك ان الائمة الاربعة من المنیبین الی اللہ پس تقلید کو
حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا لان تحریم ما
احل اللہ واکفار المسلم کفرو الکفر بعد الاسلام ارتداد ولذا قال
فی التفسیر النیشا پوری اجمع العلماءُ لوان مسلما ذبح ذبیحة
وقصد بذبحها التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا اور افتراءُ مندرجہ
استفتاء درباب اکل قروط مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر صریح اور
ارتداد قبیح ہے۔ وذکر صاحب تحفة الاخلاءُ فی عصمة الانبیأ بما
حاصله ان کل من قال قول یدل علیٰ اھانة نبی من الانبیاء مثل
ان ینسب الیه اتیان کبیرہ سواء کان قاصد اللسب اولم
یقصد لکن صدر عنه ابا الجهالة او اثر غم او قلة مراقبة و
قلة مبالاة فی بیانه وتهور فی کلامه فهو ساب له وحکمه القتل
بالکتاب والاجماع قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
فکل من اذی النبی فهو ملعون وقال اللہ تعالیٰ ملعونین اینما
ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا فعلم ان الملعون واجب القتل
عن علی ابن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من
صحب نبیا فاقتلوہ ومن صحب اصحابی فاضربوہ ولهذا اجمع
العلماء من المفسرین والمحدثین وائمة الفتویٰ من المجتهدین

من لدن الصحابة رضى الله عنهم اجمعين الى يومنا على ماذكرناو
لايقبل عذره بالجهل اذ لايعذر احد فى الكفر بالجهالة لان معرفة
ذات الله وصفاته ومايتعلق بانبيائه فرض عين مجملا فى مقام
الاجمال ومفصلاً فى مقام التفصيل ولهذا افتى فقهاء الاندلس
تقتل ابن حاتم بما شهد عليه من استحقافه بحق نبى صلى الله عليه
وسلم وتسميته اياه اثناء مناظره باليتيم وزعمان زهده صلى الله
عليه وسلم لم يكن قصداً ولوقدر على طيبات اكلهما وهذا جهل
من ذالك الملعون بماجاء انه عليه السلام خير من ان يكون
نبيا ملكا وبين ان يكون نبيا عبداً فاختار الفقر وقال اجوع يومًا
فاصبرو اشبع يومًا فاشكر فالملعون المذكور اراد الطعن فى
زهده والقدح فى فقره مع انه محل فخره تواضعاً لربه
وانكسار فى امره فان كان القائل ممن تصدى لان يوخذ منه
العلم والروايه او يجزم بحكمه لكونه اسيرا او قاضيا او يجزم
شهادة لعدالة او يفتى فى الحقوق يجب على سامع قوله الافشاء
والاشاعه بما سمع منه و التنفير للناس عنه و يجب الشهادة
عليه بما قاله ليجتنب على من بلغه ذالك الذى صدر عنه من
ايمة المسلمين انكاره وبيان كفر وفساد قوله صيانته للانبياً
عن الطعن والنقص لايجوز التهاون عنها فى حق مومن الا اذا اقام
بهذا من علا به الحق وافصلت به الحكومة وظهر به
الصدق سقط عن الباقين لكن مع ذلك يستحب لهم
الدعوى والشهادة للتقوية والتشهير للقضية والمبالغة في

الاجتناب والاحتراز وقد صرح علماؤنا الحنفية بتكفير من اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لان الانبیا علیہم السلام لایعلمون الغیب لان الانبیاء علیہم السلام لایعلمون الغیب فمن اعتقد خلافہ فقد افتری علیہم وحکم الافتری قد مر من القتل والمشہور من مذہب مالک واصحابہ واقوال السلف وجمہور العلما قتل الساب والمفتری حدا لا کفران ظہر التوبۃ سنہ قال محمد بن سمنون اجمع علما الاعصار انہ کافر من شک فی کفرہ فقد کفر و لحق بہ واذا سمعت ہذا فلا اظنک شاکا فی ان اخراجہم من المساجد من الواجبات المہتمۃ للعامۃ لا سیما للعلمأ والمشتہرین با الفتویٰ ـــــــ

خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس کو قتل کریں اور عذر داری اس کی بہ ایں وجہ کہ مجھ کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہو جاتا ہے لیکن ایسے شخص کے واسطے شرعاً یہی سزا ہے کہ اس کو حکام اہل اسلام قتل کر ڈالیں یعنی جیسے حد زنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اسطرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دور نہیں ہوتی اور علماؔ اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اس کے کفر اور ارتداد کے فتوے دینے میں تردّد نہ کریں ورنہ زمرۂ مرتدین میں یہ بھی داخل ہونگے کیونکہ صیانت انبیاؑ کے طعن اور نقص سے ہر فرد مکلف پر ہر لحظہ ضروریات دین سے ہے اسی واسطے علماؑ اور شہر اندلس نے ابن حاتم کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا۔

کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکام وقت بمجرد اطلاق کرنے لفظ یتیم کے
سے قتل کروا ڈالا اور عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ بمجرد وقوع ایسے مفسدہ کے
مدعی اور گواہ ہو کر حکام سے سزا یابی اس کے بیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں
اور اس کے نزدیک جانے سے لوگوں کو باز رکھیں یعنی ملاقات اور صحبت اس
کے کو زہر قاتل سے بدتر تصور کریں ورنہ بموجب آیت وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّن
كُم فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اور آیت تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ
أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ۔ زمرہ مرتدین میں داخل ہوگا اور یہی حکم
اس شخص کا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علم غیب کا افترا لگائے جیسے
بعض اہل بدعت برائے نام مقلد کہلا کر کلمات کفریہ کو مذہب حنفی قرار دیتے ہیں
دراصل یہ لوگ بھی مثل غیر مقلدین کے اہلسنت جماعت سے خارج ہیں۔

سوال: اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز ہرگز درست نہیں پس تم ان لوگوں
کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہو۔

جواب: البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر منع ہے۔ ملّا علی قاری
شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر اہل
القبلة انه لا يكفر مالم يوجد شئ من امارت الكفر انتهى صاحب مواقف
بعد نقل اقوال فرقہائے ضالہ کی تکفیر ان کی اہلسنت والجماعت سے صاف صاف نقل کرتا ہے
حيث قال ناقلا عن بعض المعتزلة الناس قارون على مثل القرآن ولا
دلالة فی القرآن علی حلال وحرام وللعالم الهان قديم و
محدث هو المسيح واليهود والنصارى وباقى الكفرة يسيرون

ترابالا یدخلون ناراً وعن بعض الشیعۃ اللہ تعالیٰ جسم فی صورۃ
انسان ورجل من نور والا یۃ وابوطالب نبی ولاجنۃ ولا ناراً
وعن بعض الخوارج کفر علی بالتحکیم وابن ملجم بحق فی قتلہ
انتہی ملخصاً۔ یعنی بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ قرآن کی مانند اور کلام لوگ
بنا سکتے ہیں اور قرآن میں کسی چیز کی حلال حرام ہونے کا ذکر نہیں اور خدا دو
ہیں اور کوئی کافر دوزخ میں نہیں جائے گا خاک ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا
جسم ہے مثل آدمی کی اور جتنے امام اہل بیت کے گزرے ہیں سب پیغمبر ہیں
اور ابوطالب بھی پیغمبر ہے اور خارجی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ معاذ اللہ کافر ہیں
اور ابن ملجم قاتل انکا حق پر تھا۔ خیال کرنے کا مقام ہے کوئی اہل اسلام کہہ
سکتا ہے کہ فرقہائے مذکورہ جو اہل قبلہ کہلاتے ہیں کہ یہ مرتد و کافر
نہیں اسی واسطے صاحب مواقف نے اخیر میں لکھا لا یکفر احد من
اہل القبلۃ الا بما فیہ نفی الصانع او شرک او انکار النبوۃ او انکار
ما علم مجیئہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ ضرورۃ او انکار المجمع علیہ
انتہی ملخصاً۔ باقی تحقیق بطور بسط اس مسئلہ کے بیچ رسالہ اس عاجز کے
جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے جواب میں لکھا ہے موجود ہے۔
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کافر ہونے میں شک نہ
کرنا چاہیے۔ قال اللہ تعالیٰ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالنَّبِیِّیْنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ
بعدھم اِذَا عَاھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ

الْبَاسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ جیسا کہ
شاہ عبدالعزیز صاحب رحؒ نے زید بن رفیع سے نقل کیا ہے کہ ایشانرا کسے از
حال خوارج پرسید کہ در تکفیر ایشان چہ میگوئید ایشان از اصحاب قبلہ اند و نماز
و روزہ بطریق اسلام بعمل مے آرند زید بن رفیع گفت کہ بر استقبال قبلہ و نماز
روزہ فریفتہ نشوید نشنیدہ اید کہ خدائے تعالیٰ چہ فرمودہ است لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ
تُوَلُّوْا تا آخر آیت پس ہر کہ ایمان خود را بایں چیزہا درست کرد مومن است و
ہر کہ یکے از ینہا منکر شد کافر است۔ انتھی۔

سوال: اگر غیر مقلدین کہیں کہ ہمارا عمل درآمد بموجب اسی آیت کے
ہے۔

جواب: اگرچہ تم لوگ اپنے زعم میں مثل خوارج وغیرہ فرقہائے باطلہ
کے اپنے آپ کو عامل قرآن سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق
اہل سنت جماعت کی مثل خوارج در پردہ منکر قرآن ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا
تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے۔ پس بنا بر تحقیقات صدر اخراج کرنا
ان کا مساجد سے لازم ہے لقولہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا
مَسَاجِدَ اللّٰهِ الْاٰيَة۔ قال الرازی ناقلا عن الواحدی دلت
هذه الاية على ان الكفار ممنوعون من عمارة مسجد من
مساجد الله وفی البيضاوی عمارة المسجد العبادة والذكر
ودرس العلم۔ یعنی کفار کو واسطے عبادت کے بھی مسجد میں داخل ہونا
درست نہیں اور نیز بر تقدیر ارتداد حق تولیت مساجد کا بعد ارتداد کے باقی نہیں
رہتا ہے قال فی الوقاية ويزول ملك المرتد عن ماله موقوفا فان
اسلم عاد انتهى

سوال: بعض غیر مقلد امور مذکورہ استفتا سے اپنی بریت ظاہر کرتے ہیں۔

جواب: اگرچہ بعض غیر مقلد بظاہر کلمات مذکورہ سے بریت اپنی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ موالات اور معاونت انکی مدنظر رکھتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلدین کا ساتھ اہلسنت کے ہندوستان بنگالہ یا پنجاب وغیرہ ہو چندہ جمع ہو کر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اسی فریق میں داخل ہوئے۔ اگرچہ ایسے اشخاص کی نسبت ہم فتویٰ صراحتہً کفر اور ارتداد کا نہیں دے سکتے لیکن اخراج ان کا بھی مساجد سے ضروری ہے کیونکہ غلط ملط ہونے انکے سے عقائد عوام کے بگڑ کر اہلسنت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اور اخراج ان کا داخل ظلم نہیں یہ عین عدل ہے پس نکالنے والا داخل آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا میں داخل نہیں کیونکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جو شخص اہل حق کو مسجد میں عبادت نہ کرنے دے اور مسجد کے ویران کرنے میں ساعی ہو جیسا کہ مشرکین مکہ نے حضرتؐ کو مکہ سے روکا اور نصاریٰ نے بیت المقدس کو فتح کر کے ویران کیا۔ وفی البیضاوی عام لکل من خرب مسجدا او سعی فی تعطیل مکان للصلوٰۃ و ان نزل فی الروم لما غزوہ بیت المقدس وخربوہ وقتلوا اھلہ اوالمشرکین لما منعوا رسول اللہ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیۃ انتہیٰ اور یہ مراد نہیں کہ کسی کو مسجد سے نکالنا درست نہیں۔ اگرچہ اس کے آنے سے ایذا و فتنہ متوقع ہو ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم لہسن پیاز کھانے والے کو مسجد سے اور سیدنا امیر المومنین عمرؓ عجوزہ مجذومہ کو طواف مکہ سے مانع نہ آتے اور سیدنا امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اعظم بے علم کو مسجد سے نہ نکالتے عن ابن عمران النبیؐ قال فی خیبر اکل من ھذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا رواہ البخاری وعن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر علی امراۃ مجذومۃ تطوف بالبیت قال یا امۃ اللہ اقعد فی بیتک ولا توذی الناس الحدیث رواہ محمد فی موطا ۵

شاہ عبدالعزیز صاحب در تفسیر عزیزی نوشتہ اند کہ مفسر و مجتہد را می باید کہ علم ناسخ و منسوخ داشتہ باشد و بدوں ایں علم اور احکم شرح از غیر آں ممتاز و معلوم نمے تواند شد لبا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتویٰ خواہد داد و در غلط خواہد افتاد و لہذا ابوجعفر نحاس از حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ کہ ایشان روزے در مسجد کوفہ داخل شدند دیدند کہ شخصے وعظ میگوید پرسیدند کہ ایں کیست مردم عرض کردند کہ ایں واعظ است کہ مردم را از خدے ترساند واز گناہاں منع میکند فرمودند کہ او را از مسجد آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم ساز داز و پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ جدا میداند او گفت کہ ایں علم خود ندارم فرمودند کہ غرضاً ایں شخص برارید انتہی بلفظہ پس جب کہ روکنا مسجد سے بسبب بوئے لہسن اور طواف سے بسبب علت جذام اور نکالنا واعظ کا بسبب عدم امتیاز ناسخ و منسوخ شرعاً درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب لحوق اس مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد میں انکے آنے سے فتنہ اور فساد برپا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ مفسد کو دوست

نہیں رکھتا حیث قَالَ وَاللّٰہُ لَایُحِبُّ الْمُفسدین واللّٰہ اعلم وعلمہ اتم
آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین الراقم محمد ولد مولوی عبد القادر
صاحب مرحوم لدھیانوی حال وارد عظیم آباد) چونکہ ایں مردم بموجب حدیث
اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار خارج انداز فرقہ ناجیہ پس ایں خارجیان
را از مساجد ہم خارج باید کرد واللّٰہ اعلم۔

کتبہ العبد الضعیف المسمی بسید اکبر مدرس مدرسہ کوٹل متعلقہ عبد الشکور خاں
متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد — الراقم محمد حنیف ساکن جلال آباد

من احباب قد صاب — المجیب مطیب و للّٰہ در المجیب

سید شمس الدین — ابراہیم عفی عنہ

ابوالحسن معاویہ سلفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ علماءِ دہلی

مع

۲۶ مواہیر و بعض نشانی

ابوالحسن معاویہ سلفی
دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

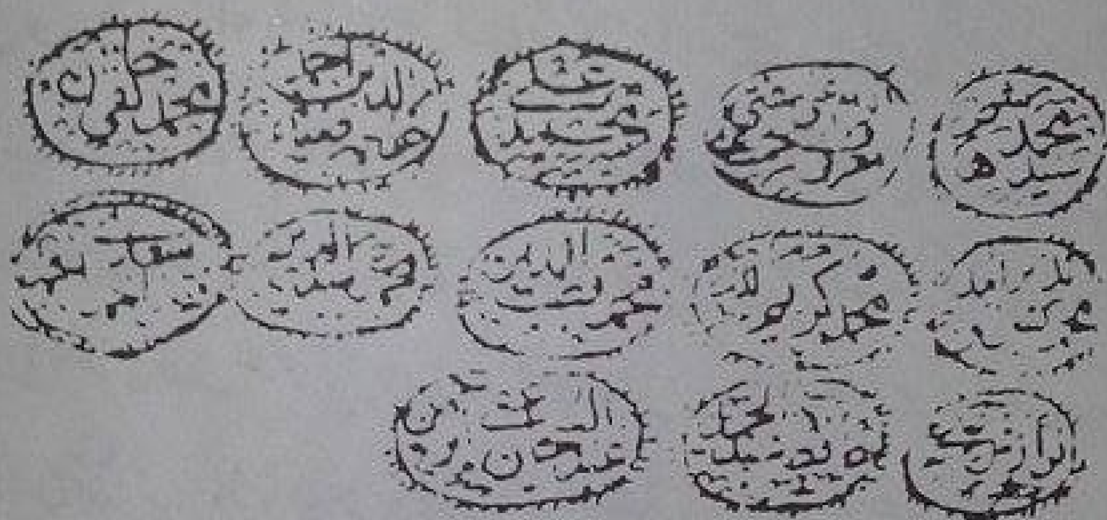
ناشر
نعمان اکیڈمی بخاری روڈ گوجرانوالہ

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین کے اس مسئلہ میں کہ مذہب خاص کی پیروی کرنے کو بدعت اور ضلالت کہتے ہیں خصوصاً حنفیوں کو خلاف محمدیت کے جانتے ہیں اور مشرک کہتے ہیں اور وضو اور نماز میں وہ عمل بجالاتے ہیں کہ جس سے وضو اور نماز فاسد ہوتی ہے۔ حنفیوں کے نزدیک بالاتفاق بلکہ بعض اُن کے خلط مختلفات مذاہب اربعہ ہیں کہ جن سے کسی کے نزدیک بھی وضو یا نماز صحیح نہ ہو جواز کے قائل ہیں اور جب کنویں میں یا مٹکے میں نجاست پڑ جاتی ہے یا جانور گر کر مر جاتا ہے تو بغیر پاک کیے کنویں اور مٹکے کے ایسے پانی کو کھانے اور پینے اور وضو وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم چاروں مذاہب کو حق جانتے ہیں بس جس مسئلہ کو جہاں پاتے ہیں کسی کے موافق ہو عمل کرتے ہیں پس سوال ہے ہم حنفیوں کا کہ یہ لوگ کیسے ہیں اور ان کا اقتدار کرنا نماز میں ہم حنفیوں کو موافق مذہبِ حنفی کے جائز ہے یا نہیں اور اس وقت میں مذہب معین کی پیروی اور تقلید کرنی چاہیئے یا غیر معین کی اور جو پایۂ اجتہاد نہ پہنچا ہو اور جو کہ شرائط مجتہد ہیں اس میں نہ پائی جائیں تو اس کو اس زمانہ میں فقط قرآن حدیث پر عمل کرنا اور پیروی کسی مذہب کو مذاہبِ اربعہ میں سے ترک کرنا چاہیئے یا نہیں ؟ فقط بیّنوا و توجروا۔

جواب: مذہبِ خاص کی پیروی کرنے کو بدعت اور ضلالت کہنا ضلالت ہے کیونکہ بہت سے علمائے نے اتباعِ مذہب خاص کو واجب کہا ہے: قال الامام جلال الدین المحلّی فی شرح جمع الجوامع یجب علی العامی وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبۃ الاجتہاد والتزام مذہب معین من مذاہب المجتہدین انتہٰی وکذا فی فیض القدیر شرح جامع الصغیر للمناوی اور استحسان میں کسی کے اہلِ حق وتحقیق سے کلام نہیں ہے اور امر واجب یا مستحسن کو بدعت اور ضلالت کہنا بڑی ضلالت ہے پس یہ شخص ضال اور گمراہ ہے۔ ایسے کو اپنا امام بنانا نہ چاہیئے اور یہ صورت کہ عمل میں ان چیزوں کو لایا ہو کہ جن سے وضو اور نماز فاسد ہوتے ہیں۔ مذہبِ حنفی میں تو ہرگز اقتدار اسکی حنفی کو جائز نہیں ہے جب حنفیہ فی صلوٰۃ خلف الشافعیہ میں اس صورت میں عدم جواز لکھا ہو تو ایسے شخص کے پیچھے تو بدرجہ اولیٰ ایسی صورت میں نماز ناجائز ہوگی۔ واما الصّلوٰۃ خلف الشافعیۃ فحاصل ما فی المجتبی انہ اذا کانٰ مراعیا للشرائط والارکان عندنا فالاقتداء بہ صحیح علی الاصح ویکرہ الافلا صح اصلا ولا خصوصیۃ للشافعیۃ بل الصلوٰۃ خلف کل مخالف المذاہب کذٰلک کذا فی بحر الرائق الالثغاء مشیر الیٰ انہ لایکرہ امامۃ الشافعی لکن فی الزاھدی انہا مکروھۃ وفی وتر النہایۃ انہا غیر جائزۃ کما قال صدر الاسلام فالاحوط ان لا یصلی خلفہ کما فی الجواھر وھٰذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف ولو شکٰ فی الاحتراز لم یخبر الاقتداء مطلقاً کما فی النظم کذا فی جامع الرموز اور جو شخص کہ پایۂ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو اس کو استدلال بقرآن وحدیث کرکے عمل

کرنا نہ چاہیئے کیونکہ اس کو تقلید کسی مجتہد کی مجتہدین میں سے چاہیئے اور
استدلال قرآن وحدیث سے منافی تقلید ہے فی شرح التحریر غیر
المجتہد المطلق یلزمہ تقلید مامن المجتہدین المطلقین
وایضًا فیہ التقلید العمل بقول من لیس قولہ باحدیٰ
الحجج الاربع بالاعتماد وعلیٰ قائلہ بلا استدلال من حجۃ
من احدی الحجج فلیس الرجوع الی الحجۃ واللہ اعلم و
علمہ اتم۔



پس جاننا چاہیئے کہ فرقہ گمراہ کہ جو منکر تقلید ائمہ اربعہ کے ہیں اور نیا طریقہ
انھوں نے اختیار کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں حالانکہ ان کو کچھ تمیز
مسائل ضروریہ میں نہیں ہے بالکل محض اُمّی ہیں معاذ اللہ منہا کہ طعن کرتے
ہیں امام اعظم رحمہ اللہ اور امام شافعیؒ وغیرہ پر باوجودیکہ کچھ ان کو مس کتب دینیہ
سے نہیں ہے۔ تقلید ائمہ اربعہ کی ماننا سب پر واجب ہے۔ انکار ان کا تقلید سے
باطل ہے قابل حجّت کے نہیں ہے۔ چنانچہ روایات کتب سے صاف
مبین ہے اور بطلان ان کے کی دلیل یہ ہے بشرطیکہ نظر انصاف سے غور کریں
التقلید اتباع الانسان انسانا فیما یدعیہ من غیر ان یقف علی
دلیل ما یدعیہ والتقلید انواع ثلاثۃ تقلید واجب وتقلید

جائز وتقليد مذموم - اما الواجب فتقليد الانبياء[ع] وليس هذا بتقليد في الحقيقة بل عمل بالدليل لان قولهم حجة وكذا تقليد الائمة الماضيين فيما اجتمعوا عليه واجب ايضاً وهو ليس بتقليد في الحقيقة لان اجماعهم حجة فيكون عملا بالدليل وكذا تقليد العلماء في فروع الدين واجب عند الفقهاء وهو ليس بتقليد في الحقيقة لانهم لا يقولون الا بدليل هذا ميزان الاصول للامام علاء الدين كشف الغطا انه لا يرجع المقلد فيما جاء فيه من الاحكام احد من المجتهدين اى عمل به اتفاقا على مانقله الآمدى[ع] وابن الحاجب فلو التزام مذهبا كابى حنيفة والشافعى[ع] رضى الله عنهما فيلزم الاستمرار عليه فلا يقلد غيره فى مسئلة من المسائل هذا ملا على قارى شرح محين العلم وان الرجوع عن التقليد بعد العمل باطل اتفاقا درمختار ليس للعامى ان يتحول من مذهب الى مذهب ويستوى فيه الحنفى والشافعى وقيل بمن انتقل الى مذهب الشافعى رحمه الله ليزوج له اخاف ان يموت مسلوب الايمان لا بانة بالدين لحنفية قدرة دركتاب قينه ازباب فى الانتقال من مذهب الى مذهب وكذا فى التاتارخانيه وكذا فى العالمگيرية حرره -

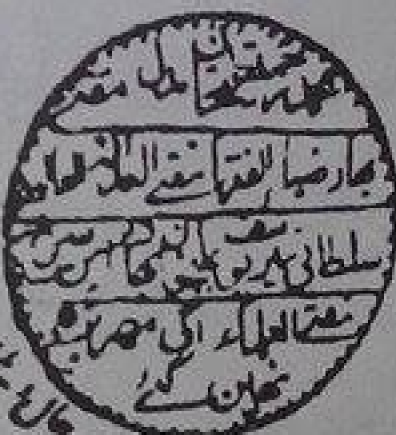
جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کو بدعت اور ضلالت کہتا ہے وہ مردود گمراہ ہے

من انتقل من مذهب بغير عذر شرعى
ومن تكرر ... كتبه
محمد ... حامى الدين
هذا هو الحق لا مرية فيه
كتبه

تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین۔ رب زدنی علما قال القهستانی فی النقایة شرح مختصر الوقایة قبیل کتاب الاشربة وعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی الخیار من کل مذهب ما یهواه ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم العامی اماما واحدا کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذهب مباحه صار فاسقا تاما کما فی شرح الطحاوی للفقیه سعید بن مسعود فیجب فی المذهب الصلابة ای اعتقاد کونه حقا صوابا کما فی الجواهر ومشائخنا قالوا ان مذهبنا صواب یحتمل الخطاء ومذهب غیرنا خطاء یحتمل الصواب کما فی المصفی انتهی۔ والله تعالی اعلم وعلمه اتم واسلم۔





تمام ہوا فتوای

تحریر مولانا عبدالحکیم صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد التحمید لرب ارباب الخطیب
والتسلیم علی صاحب القصیب اقول قولی حق صحیح قریب
المجیبون لھا یتابون عند اللہ المجیب وکذا قال امام ائمۃ
المحدثین والمفسرین قاضی ثناء اللہ بانی بتی فی تفسیرہ
المظھری تحت قولہ تعالیٰ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ
ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ۔ وقال عکرمۃ ہے فارس والروم
وقال بعد التوضیح التام بالتصریح العام عن جلال الدین
السیوطی الشافعی رفع المراد بھذا الحدیث ابو حنیفۃ واصحابہ
رحمھم اللہ لا شک فیہ لانہ لم یبلغ من انھا فارس فی
العلم مبلغہ ولا مبلغ اصحابہ وکان جد الامام ابو حنیفۃ
منھم وقد بلغ من اولاد ابی حنیفۃ من الدین رجال مبلغا رفیعا
منھم ابو علی شرف الدین القلندر البانی بتی والقطب جمال
والقطب عبد القدوس الکنکوھی رحمھم اللہ اجمعین
وقد نقل کاتب ھذہ العبارۃ من النسخۃ المسودۃ المکتوبۃ
القاضی المسطور المرحوم نقلا مختصرا النفطا لخوف
التطویل من یرتاب ینظر فیہ وانا اضعف عباد اللہ الکریم
محمد عبد الحکیم۔

نعمان اکیڈمی گوجرانوالہ کا قیام

ہمارے ہاں قرآن مجید سادہ ، مترجم

سیپارے ، نورانی قاعدہ ، ہر قسم کی اسلامی

کتب ، فضائلِ اعمال ، فضائل صدقات ،

حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی مدظلہ العالی

کی تمام تصانیف ، سامانِ سٹیشنری ،

بستے ، سُرمہ ، وادیٔ سوات کا خالص

شہد ، عطر ، ٹوپیاں ، تسبیحاں ،

اور تازہ مسواک ہر وقت دستیاب ہیں

اُردُو بازار سے بارعایت

خرید فرمائیں

منجانب : شوکت علی

نعمان اکیڈمی ، مکی مسجد روڈ ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

اس کتاب میں غیر مقلدیت، لامذہبیت، وہابیت، منکرین فقہ، نام نہاد اہلحدیث فرقہ کی نقاب کشائی
بڑے مثبت انداز میں کی گئی ہے۔

جامع الشواہد

فی

اخراج الوہابیین عن المساجد

تالیف

حضرۃ مولانا وصی احمد محدث سورتی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل وضلع ہری پور

طبع اوّل

نام کتاب : غیر مقلدیت

تالیف : حضرۃ مولانا وصی احمد محدث سورتی

تاریخِ طباعت: نومبر ۱۹۹۱ء

تعداد : (۵۰۰) پانچ سو

قیمت :

ناشر : تحریک خدام الاحناف کراچی

ابو الحسن معاویہ سلفی

دار العلوم محمدیہ راشدیہ، زرہ داد شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

ملنے کے پتے :

۱۔ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۔ مکتبہ اصلاح و تبلیغ حیدر آباد

۳۔ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

۴۔ مکتبہ سیّد احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

۵۔ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور

۶۔ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

۷۔ مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ

۸۔ مکتبہ حنیفیہ مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ

۹۔ مکتبہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

۱۰۔ اسلامی کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۱۱۔ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

۱۲۔ مکتبہ امدادیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

دیباچہ

اما بعد : ناظرینِ کرام ہم ان صفحات میں مختصر طور پر مولانا سید میاں نذیر حسین غیر مقلد کا ذکر کریں گے۔ میاں صاحب ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء میں صوبہ بہار کے ایک گاؤں سورج گڑھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۰ھ بطابق ۱۹۰۲ء دہلی میں وفات پائی۔ طویل عمر پائی۔ تلامذہ کی بڑی تعداد یادگار چھوڑی اہلحدیث میں شیخ الکل کے لقب سے مشہور ہوئے اور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں میاں نذیر حسین نے کمپنی کی حکومت کا ساتھ دیا اور معاصر علماء کے مؤقف کی جو انگریزوں کے خلاف جہاد کر رہے تھے تائید نہیں کی۔ مولانا فضل حسین بہاری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ میاں صاحب حکومت انگلشیہ کے بڑے وفادار تھے زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جبکہ دہلی کے چند مقتدر اور بیشتر معمولی لوگوں نے انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کیے اور نہ مہر لگائی ہے

میاں نذیر حسین نے جنگِ آزادی کے دوران جبکہ فرنگی سپاہی دہلی میں ہر گلی اور کوچہ کو پھانسی گھاٹ میں تبدیل کر چکے تھے۔ مجاہدوں کی یورشوں سے انگریزوں کو بچانے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا نہ صرف یہ بلکہ انھوں نے مجاہدین کو جہاد سے باز رکھنے اور ان میں مایوسی پھیلانے کی بھی ہر ممکن کوشش کی جیسا کہ "الحیوٰۃ بعد المماۃ" کے بعض واقعات سے ظاہر ہے۔ حتیٰ کہ میاں نذیر حسین کو کمپنی کی حکومت کا تحفظ اس قدر حاصل تھا کہ جس زمانے میں پورا شہر دہلی محصور اور قلعہ بند تھا۔ تو وہ آزادانہ طور پر دہلی کے گلی کوچوں میں گشت کرتے رہتے تھے۔ "حیوٰۃ بعد المماۃ" میں درج ہے کہ "عین عالت غدر میں کہ جب ایک ایک بچہ انگریزوں کا دشمن ہو رہا تھا۔ میاں صاحب ایک زخمی میم مسز لیسنس کو رات کے وقت اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے پناہ دی۔ علاج کیا کھانا دیتے رہے اُسوقت اگر ظالم باغیوں کو ذرا خبر بھی ہو جاتی تو آپکے قتل اور خانماں بربادی میں مطلق دیر نہ لگتی طرۂ اس پر یہ تھا کہ پنجابی کٹرہ والی مسجد کو تغلباً باغی دخل کیے ہوئے تھے اور اسی سے ملا ہوا میاں صاحب کا زنانہ مکان تھا۔ اس میں اس میم کو چھپائے رہے اور ساڑھے

۱۔ الحیوٰۃ بعد المماۃ ص۵۰۱، ۲۹۲، ۱۲۰   ۲۔ الحیوٰۃ بعد المماۃ سوانح عمری میاں صاحب ص۱۲۵

تین ماہ تک کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ حویلی کے مکان میں کتنے آدمی ہیں۔ تین مہینوں کے بعد جب پوری طرح امن ہو گیا تب اُس میم کو جواب تندرست ہو چکی تھی انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلہ میں میاں صاحب اور اُن کے اہل خانہ کو مبلغ ایک ہزار تین سو روپیہ اور انگریزی سرکار سے وفاداری کے سرٹیفکیٹس ملے۔[1]

ان تمام واقعات کی روشنی میں میاں نذیر حسین اور اُن کی جماعت کو انگریزوں کا مخالف کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب سنہ ۱۳۰۰ھ بمطابق سنہ ۱۸۸۳ء میں میاں نذیر حسین نے سفر حج کا ارادہ کیا تو اُن کو خیال پیدا ہوا کہ شاید مخالفین مکہ میں کوئی رکاوٹ پیدا کریں چنانچہ انہوں نے اس ارادہ کا اظہار فرنگی حکمرانوں سے کیا۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد "مولانا نذیر حسین نے چونکہ غدر میں مسز لیسنس کی جان بچائی تھی۔ اس لئے حکام سے اُن کے تعلقات اچھے تھے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر دہلی کے ذریعے سے فارن آفس (دفتر خارجہ) میں سلسلہ جنبانی کی اور جدہ میں برٹش کونسل کے نام ایک سفارشی چٹھی بھجوائی جس میں لکھا تھا کہ اُن کی حفاظت کی جائے اور جو ضرورت انہیں پیش آئے حتی الامکان اس میں پوری طرح مدد دی جائے"۔[2]

میاں نذیر حسین نے ۱۰ اگست سنہ ۱۸۸۳ء بمطابق ۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ کو کمشنر دہلی مسٹر جے ڈی ٹریمیلیٹ اور مسز لیسنس کے شوہر سے بھی سفارشی خطوط حاصل کئے جن میں لکھا تھا کہ "مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے مقتدر عالم ہیں جنھوں نے نازک وقتوں میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے کو مکہ جاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس کسی برٹش گورنمنٹ افسر کی وہ چاہیں گے وہ اُن کو مدد دے گا کیونکہ وہ کامل طور پر اس مدد کے مستحق ہیں۔"[3]

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان ہے کہ "ہندوستان میں اُس وقت چونکہ تقلید اور عدم تقلید کا فتنہ زوروں پر تھا اور مولانا نذیر حسین غیر مقلدین کے سب سے بڑے شیخ سمجھے جاتے تھے۔

---

[1] حیاۃ بعد المماۃ ص ۱۲۷ (مذکورہ سرٹیفکیٹس کی نقول بھی اسی کتاب میں شامل ہیں۔)
[2] ابوالکلام کی کہانی۔ ص ۱۱۹
[3] حیاۃ بعد المماۃ۔ ص ۱۴۰

اس لئے فوراً ملکہ اطلاع دی گئی کہ جماعت وہابیہ کا سب سے بڑا سرغنہ آرہا ہے۔ اگر یہاں کوئی کاروائی نہ کی گئی تو اس بات کو وہابی حجاز میں اپنی فتح سے تعبیر کریں گے۔ اور عوام میں اس سے بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ مولانا نذیر حسین کی کتابوں اور فتاوی کے بعض مطالب کا عربی میں ترجمہ کرکے پیش کیا گیا۔ [1]

جامع الشواہد کی اشاعت۔

میاں نذیر حسین کی سفر حجاز پر روانگی سے قبل یعنی ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۸ھ میں غیر مقلدوں اور مقلدوں کے درمیان شہر دہلی میں جو میاں نذیر حسین کا ہیڈ کوارٹر تھا شدید تنازعہ پیدا ہوگیا۔ نزاع کی یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ دیوانی اور فوجداری عدالت میں مقدمات دائر ہوگئے۔ میاں نذیر حسین نے اس سلسلہ میں کمشنر دہلی سے مدد چاہی اور کمشنر نے فریقین کے بعض افراد کو اپنی کوٹھی پر طلب کرکے باہم ملاپ اور دفع فساد کرانا چاہا۔ چنانچہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۸ھ کو ایک معاہدہ مابین فریقین ہوا جس کی رو سے ایک دوسرے پر اعتراضات کا حق ختم کردیا گیا۔ اس معاہدہ پر فریقین میں موجود علماء، طلباء اور شہریوں کے دستخط موجود تھے۔ دہلی کے عوام اہلسنت نے اس معاہدہ کا مکمل احترام کرتے ہوئے خاموشی اختیار کرلی۔ لیکن غیر مقلدوں نے اس معاہدے کو بڑی تعداد میں شائع کراکے پورے ہندوستان میں تقسیم کردیا گیا۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ معاہدہ نہیں فتوی ہے۔ جو فریقین کے علماء نے مشترکہ دستخطوں سے جاری کیا ہے۔ [2]

غیر مقلدوں کی یہ حرکت سواد اعظم کے لئے بہت تکلیف کا باعث ہوئی۔ خصوصاً دہلی کے علماء اہلسنت نے اس کا سختی کے ساتھ نوٹس لیتے ہوئے ہندوستان کے علماء سے اپیل کی کہ وہ غیر مقلدوں کے اس پروپیگنڈہ کا جواب دیں اور غیر مقلدوں کی مذہبی حیثیت مسلمانان

---

[1] ابو الکلام کی کہانی۔ ص ۱۳۰

[2] جامع الشواہد مرتبہ مولانا وصی احمد محدث سورتی مطبوعہ مطبع فیض نوری لکھنؤ۔

ہند پر واضح کریں۔ علماء کی اس اپیل کا پورے ہندوستان میں خیر مقدم کیا گیا اور متعدد کتابیں و رسائلے ردِ وہابیہ میں شائع ہوئے۔

تنازعہ دہلی سے پیدا ہونے والی کشیدگی ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئی تھی کہ میاں نذیر حسین کے ارادۂ حج نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ ایک مرتبہ پھر علماء اہلسنت کمربستہ ہو گئے۔ ادھر مکۃ مکرمہ سے مولانا خیر الدین رحمہ نے علماءِ ہند کے نام مکتوب ارسال کئے۔ کہ وہ میاں نذیر حسین کے عقائد کے سلسلے میں فتویٰ ارسال کریں تاکہ یہاں اُن کی مضبوط گرفت کی جا سکے۔ اس موقع پر مولانا وصی احمد محدث سورتی نے میاں نذیر حسین اور اُن کے تلامذہ کی عبارتوں سے ایک فتویٰ "جامع الشواھد فی اخراج الوھابیین عن المساجد" ترتیب دیا جس پر علماء دہلی، دیوبند، لدھیانہ، کانپور، فرنگی محل اور بمبئی کے دستخط و مواہیر ثبت تھے۔ یہ فتویٰ مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے دارالافتاء سے جاری ہو کر مطبع فیض محمدی لکھنؤ سے شائع ہوا اور پورے ہندوستان میں تقسیم کیا گیا۔ مولانا وصی احمد محدث سورتی نے اس فتویٰ کی کچھ کاپیاں ہندوستان کے عازمین حج کے ساتھ حجاز بھی روانہ کیں۔ مولانا عبد القادر بدایونی رحمہ خلف مولانا فضلِ رسول بدایونی بھی اس سال حج بیت اللہ کی زیارت کو جا رہے تھے چنانچہ مولانا وصی احمد نے ان کے ہاتھ جامع الشواہد مولانا خیر الدین، مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ارسال کی جو حجاز میں ردِ وہابیت کی تحریک میں پیش پیش تھے۔

غرض جب میاں نذیر حسین جب اپنی جماعت کے ہمراہ مکہ معظمہ پہنچے تو وہاں صورتحال ہی مختلف تھی۔ مولانا خیر الدین حجاز کے حکام کو تمام حقائق سے آگاہ کر چکے تھے اس لئے مکہ میں میاں نذیر حسین اور اُن کی جماعت کی نگرانی شروع ہو گئی۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے میاں نذیر حسین کے ورودِ مکہ اور قیامِ حجاز کی بڑی جامع تفصیلات بیان کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

اس زمانہ میں ہندوستان میں ایک فتویٰ "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" کے نام سے مرتب ہوا تھا۔ والد مرحوم (مولانا خیر الدین) نے مولانا نذیر حسین مرحوم کے عقائد

کی فہرست زیادہ تر اسی جامع الشواہد سے اخذ کی تھی۔ البتہ معیار الحق (میاں صاحب کی کتاب) سے تقلید شخصی کے عدم وجوب اور التزام و تعین تقلید شخصی کے مفاسد اور امام صاحب کی تابعیت سے تاریخی طور پر انکار اور تحدید دہ در دہ کی عدم صحت اور تحدید ظل مثلین کی عدم صحت اور بعض دیگر مسائل مختلف فیہ میں مذہب محدثین کی توثیق وغیرہ کا ترجمہ کیا گیا تھا اور یہ استدلال کیا گیا تھا کہ ان سے امام صاحب کی تحقیر و توہین مقصود ہے بہرحال نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا نذیر حسین اور مولانا تلطف حسین عظیم آبادی معہ ایک اور رفیق کے گرفتار کر لیے گئے اور ایک نہایت ہی تنگ و تاریک محبس میں قید کر دیئے گئے۔ چند دن بعد شریف مکہ نے بلایا اور جب انہوں نے اپنی گرفتاری کی وجہ دریافت کی تو بتایا گیا کہ تمہیں وہابی عقائد رکھنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ مکۂ معظمہ اسلام کا اصل مرکز ہے اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ فاسد عقاید رکھنے والوں کا احتساب کریں تاکہ وہ گمراہ نہ کر سکیں۔ دوسرے دن شریف کے یہاں ایک مجلس منعقد ہوئی اور اس میں والد مرحوم (مولانا خیر الدین) سے کہا گیا کہ ان کے عقائد کی فہرست پیش کریں۔ فہرست میں سب سے پہلا الزام امام صاحب (امام ابو حنیفہ) کی توہین کا تھا اور باقی مذکورہ الزامات تھے۔ مولوی نذیر حسین کی طرف سے مولوی تلطف حسین تقریر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہم پر یہ جو الزام ہے کہ ہم وہابی ہیں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جماعت سے ہیں بالکل غلط ہے۔ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں اور اسی پر عمل کرتے ہیں۔ [1]

مختصراً مولانا خیر الدین نے شریف مکہ کی مجلس میں میاں نذیر حسین کے عقائد وہابیہ کی کھل کر تفصیلات پیش کیں اور میاں نذیر حسین اپنی اور اپنے شاگردوں کی تحریر کردہ باتوں سے کھلے بندوں سے منکر ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اپنی کتاب "معیار الحق" کے بعض مندرجات سے بھی برأت چاہی۔ بقول مولانا ابو الکلام آزاد اس پر ثبوت میں جامع الشواہد پیش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مخالفین کی چیز ہے اور ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔

---

[1] ابو الکلام کی کہانی ص ۱۲۱ تا ص ۱۲۲

اس پر کسی پشاوری[۱] کا ایک رسالہ پیش کیا گیا جو مولانا نذیر حسین کا شاگرد تھا۔ مگر انہوں نے اس سے بھی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نذیر حسین مرحوم مجمل و مختصر بیان دے کر معاملے کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ آخر انہوں نے اس بیان پر اکتفا کیا کہ ہمارا عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ ائمہ اربعہ کو ہم مانتے ہیں۔ چاروں کو حق پر سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کو اپنا بزرگ جانتے ہیں۔ اُن سے بغض کو خلاف شیوہ ایمان سمجھتے ہیں۔ اور کتب فقہ پر عمل کرنا جب تک قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو خود ہمارا شیوہ ہے۔[۲]

مکہ معظمہ میں میاں نذیر حسین کی اس پر جان بخشی نہ ہوتی۔ بلکہ شریف مکہ کے یہاں پیشی پر انہوں نے اور اُن کے رفیق مولوی سلیمان ابن الحاج اسحٰق جوناگڑھی نے اپنے عقائد کے انکشاف پر شریف مکہ کے روبرو ایک توبہ نامہ تحریر کیا اور تحریراً حنفی العقیدہ ہونے کا اعلان کیا۔ جب یہ اطلاعات ہندوستان پہنچیں تو ہر طرف اس فتنہ عظیم کے استیصال پر خوشیاں منائی گئیں مگر مکر کے بندوں کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ ان افراد نے مکہ سے ہندوستان واپسی پر اپنی اس شکست کو مصلحت پر تعبیر کیا۔ اور از سر نو وہابیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں والیٔ حجاز نے اپنی توہین محسوس کی اور ان افراد کے توبہ نامے بڑی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کروا دیئے تاکہ عوام اہلسنت پر صحیح صورتحال واضح ہو سکے۔

۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہندوستان خصوصاً پنجاب میں ائمہ اربعہ کی تکفیر کرنے اور فتنہ انگیزی میں تمام غیر مقلدوں کو پس پشت

---

[۱] مذکورہ پشاوری صاحب کا پورا نام اخون صدیق پشاوری تھا۔ یہ میاں نذیر حسین کے شاگرد تھے۔ اور انہوں نے ایک رسالہ "نصر المومنین" میاں صاحب کے حسب حکم تحریر کیا تھا جس میں ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ "خاتم النبیین" الف لام عہد خارجی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض کے خاتم ہیں۔ استغفر اللہ۔ میاں نذیر حسین نے پشاوری سے مکہ میں لاتعلقی ظاہر کی جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ میاں صاحب کا عزیز شاگرد تھا اور ۱۸۵۷ء کے غدر میں جب میاں صاحب انگریز میم کو اٹھا کر گھر لائے تھے تو یہ شخص اُن کے ساتھ تھا جیسا کہ الحیاۃ بعد المماۃ کے صفحہ ۱۲۸ پر میاں صاحب کے بیان سے ظاہر ہے۔ عالم دین ہونے کا دعویٰ کرنے والے شخص کی گفتگو میں یہ تضاد بڑا تعجب خیز ہے۔ میاں صاحب کے کردار اور مسلک کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ (مرتب)

[۲] ابوالکلام کی کہانی ص ۱۲۲۔

ڈال دیا چنانچہ امرتسر کے ہفت روزہ اخبار "الفقیہ" نے اپنی ۵ر جولائی ۱۹۱۹ء کی اشاعت میں یہ توبہ نامہ من وعن شائع کردیئے۔ اخبار لکھتا ہے کہ ___ ناظرین باتمکین۔ یہ وہ توبہ نامہ ہے کہ مذہب وہابیہ کے امام مولوی نذیر حسین سورج گرھی ثم الدہلوی مع جماعت وہابیہ ۱۳۰۰ھ میں جب حج کے واسطے مکہ معظمہ گئے اور والی حجاز کو ان کی لامذہبیت کی اطلاع ہوئی تو ان کو گرفتار کرا کے محکمہ علیہ میں طلب کیا تب مولوی نذیر حسین نے وہابیت سے توبہ کی اور بقلم خاص تحریر کیا کہ اب میں وہابیت سے تائب ہوا اور مذہب حنفی اختیار کیا۔ چنانچہ وہ توبہ نامہ حسب الحکم والی حجاز کے (مطبع میریہ واقع مکہ معظمہ) ۲۶ر ذی الحجہ میں ۱۳۰۰ھ میں طبع ہو کر اطراف عالم میں پہنچا ہر ملک کے لوگ اس توبہ نامہ سے واقف ہیں۔ اصل توبہ نامہ مطبوعہ مکہ معظمہ حافظ عبداللہ مرحوم (امام مسجد جامع بہار) کے مکان میں موجود ہے اور اس کی نقل عالم اہل اسلام کی یاددہانی کے واسطے شائع کی جاتی ہے۔

نقل توبہ نامہ:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فان السید المولوی محمد نذیر حسین الدہلوی والحاج المولوی سلیمان ابن الحاج اسحاق الجوناگڈی من غیر المقلدین وصلا الی مکۃ المکرمۃ فلما ظہر حالھما احضرا فی المحکمۃ العلیۃ واستتابا عن العقیدۃ الضالۃ الجدیدۃ والطریقۃ الخبیثۃ الوھابیۃ بین یدی حضرۃ المشیرۃ المفتخم والدستور المکرم والوزیر المعظم والی ولایۃ الحجاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد، مولوی سید نذیر حسین دہلوی اور مولوی الحاج سلیمان ابن الحاج اسحاق جوناگڑھی جو کہ سردار ہیں ایک گمراہ فرقہ غیر مقلدین وہابیہ کے۔ یہ دونوں اشخاص مکہ مکرمہ میں آئے جب انکی حقیقت کھلی تو ان دونوں کو محکمہ عالیہ میں طلب کیا گیا بازپرس ہوئی پس دونوں نے توبہ کی اس نئے گندے عقیدے اور طریقہ خبیثہ وہابیہ سے حجاز مقدس کے فرمانروا و والی سید عثمان نوری دان کے اقبال

دوالتكو السيد عثمان نوري لازالت شمس
اجلاله من افق الاقبال بازغة وكتبا
بشيهما ماترجمته هذا وكذلك تاب كل
من كان عقيد كعقيدتهما من رفقائهما و
ممن اقام بمكة المكرمة وذالك في السادس
والعشرين من ذي الحجة من عام ١٣٠٠ھ

کا سورج ہمیشہ ضوفگن رہے کے دربار میں
دونوں اشخاص نے اپنے قلم سے ایک توبہ نامہ
لکھا جو درج ذیل ہے اور اسی طرح تمام حاضرین
میں سے جو لوگ اس عقیدہ کے حامل تھے اور
جو ان کے ہم عقیدہ رفیق تھے اور مکہ میں مقیم
تھے سب نے توبہ کی۔ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ

بسم الله الرحمن الرحيم حامداً ومصلياً امابعد
فان العاجز السيد محمد نذير حسين متبع
السنة والجماعة عقيدة وعملاً وانا اعلم ان
خلافها من المذاهب كلها سوء سواء
كان من الرافضية والخارجية والوهابية
واني افتي موافقا للمذهب الحنفي وانا
حنفي المذهب وتبت مما اخطاءت و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله
واصحابه اجمعين۔
الراقم السيد محمد نذير حسين بقلمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً مصلیاً امابعد،
ناچیز سید محمد نذیر حسین متبع ہے سنت و
جماعت کا ازروئے عقیدہ و عمل کے مجھے معلوم
ہے کہ مسلک اہلسنت کے علاوہ ہر مذہب
برا ہے۔ خواہ رافضیہ کا ہو خواہ خارجیہ کا
یا وہابیہ کا اور میں مذہب حنفی پر فتویٰ
دیتا ہوں اور حنفی ہوں اور جو مجھ سے لغزشیں
ہوئی ہیں ان سے توبہ کرتا ہوں۔ صلوٰۃ و سلام
نازل ہوں ہمارے آقا و سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور آپ کی آل پر صحابہ پر اور سب پر۔
الراقم السید محمد نذیر حسین بقلم خود

بنیادی طور پر جامع الشواہد کی ترتیب و اشاعت کا مقصد سرزمین حجاز پر میاں نذیر حسین کے عقائد کی گرفت تھا لیکن بعد میں یہ فتویٰ غیر مقلدوں کے رد میں ایک جامع دستاویز کی شکل اختیار کرگیا۔ اور تقریباً نصف صدی تک اس فتویٰ کی گونج ہندوستان میں سنائی دیتی رہی۔

غیر مقلدوں کے رد میں لکھی جانے والی بیشتر کتابوں میں علماء نے اس فتویٰ کو اپنا ماخذ بنایا اور بیشتر کتابوں میں بطور ضمیمہ بھی اسے شامل کیا گیا۔ ہرچند اس فتویٰ پر مختلف بلاد و امصار کے علماء کی مواہیر ثبت ہیں اور اس فتویٰ کی عبارتوں کی تصدیق موجود ہے لیکن اس کے باوجود غیر مقلد ہمیشہ اس کی صحت سے انکار کرتے رہے۔ چنانچہ غیر مقلد مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے اپنے پرچے اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ششم بابت ماہ رجب ۱۳۰۰ھ میں ایک اشتہار دیا جس کی عبارت یہ تھی کہ جو شخص اُن اعتقادات اور عملیات کو جو کہ فرقہ غیر مقلدین کی طرف ایک پرچہ جامع الشواہد مطبوعہ فیض محمدی لکھنؤ میں منسوب کر دیئے گئے ہیں اُن کی کتب معتبرہ سے ثابت کر دے تو ہزار روپے نقد پائے۔[1] مولانا عبد العلی آسی مدراسی نے اپنے رسالہ تنبیہ الوہابیین میں اس اشتہار پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ غیر مقلدوں نے عوام مقلدین حنفیہ کو بہکانے اور شک میں ڈالنے کے واسطے یہ ایک نیا طریقہ نکالا تاکہ وہ عوام پر یہ تاثر دے سکیں کہ جو کچھ ہمارے بارے میں تحریر کیا جا رہا ہے وہ سب غلط اور بے بنیاد ہے جبکہ فتویٰ جامع الشواہد میں مفتی لبیب نے پہلے ہی سے بایں خیال کہ کسی منکر کو ان عقائد و اعمال کے مان لینے میں گنجائش انکار کی نہ ہو ہر ایک عبارت کو بحوالہ ہندسہ صفحۂ کتاب مع تصریح نام مطبع و مصنف کتاب کے صاف صاف لکھ دیا اور اُن ہی غیر مقلدین کی چھپی ہوئی تحریر سے اُن کے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کو بخوبی ثابت کر دیا ہے پھر اب اُن مسائل کے طلب ثبوت میں اشتہار دینا کس قدر تجاہل اور فریب دہی عوام ہے۔ اور کتنی بڑی دھوکے بازی کا یہ کام ہے۔[2]

اسی زمانہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی سے ایک شخص نے سوال کیا کہ زید اپنے آپ کو حنفی بتاتا ہے اور وہ مولوی نذیر حسین کا مداح ہے اور یوں کہتا ہے کہ جامع الشواہد میں جو عقائد غیر مقلدین کے درج ہیں وہ غلط ہیں۔ صاحب جامع الشواہد نے غیر مقلدوں پر تہمت کی ہے؟

مولوی رشید احمد گنگوہی نے جواب دیا کہ: غیب کی بات کو اللہ جانتا ہے مگر اصل حالت

---

[1] مولانا عبد العلی آسی مدراسی ص ۲۳۲۔ تنبیہ الوہابیین ضمیمہ ختم المبین مطبوعہ آسی لکھنؤ ۱۳۰۸ھ فتح المبین

[2] مولانا عبد العلی آسی مدراسی ص ۲۳۲ تنبیہ الوہابیین ضمیمہ ختم المبین مطبوعہ آسی لکھنؤ ۱۳۰۸ھ

ہے کہ اس زمانہ میں غیر مقلد تقیہ کر کے اپنے آپ کو حنفی کہدیتے ہیں اور واقعہ میں حنفیہ کو شرک بتلاتے ہیں۔ خود مولوی نذیر حسین نے مکہ معظمہ میں غیر مقلد ہونے سے تبری اور حلف کیا اور حنفی اپنے آپ کو بتلایا اور ہندوستان میں وہ ہر روز سخت غیر مقلد تھے اور اب بھی وہ ایسے ہی ہیں۔ سو امام کا جب یہ حال تو ان کے مقتدی کیسے کچھ ہوں گے۔ اور مولوی نذیر حسین کا حنفیوں کو بدتر از ہنود کہنا معتبر لوگوں سے سنا گیا ہے اور خود مخلص ان کے شاگرد اُن کے تقلید شخصی کو شرک بتلاتے ہیں۔ تو یہ شخص مداح اُن کا کس طرح حنفی ہو سکتا ہے۔ یہ دعوی اُس کا قابلِ قبول نہیں بظاہر حال اور جامع الشواہد سے لاریب دوسرے غیر مقلدین بھی تبری کہتے ہیں مگر جس جس رسائل سے صاحب جامع الشواہد نے عبارتیں نقل کی ہیں اُن میں ہرگز تحریف نہیں چند موقعے بندہ نے بھی اس کا مطالعہ کر دیکھا ہے اور یہ عقائد بعض غیر مقلدین کے بعض معتبروں کی زبانی دریافت ہوئے۔ اور وہ اس کا اقرار کرتے ہیں۔ [۱]

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں سے بھی ۱۰ / شوال ۱۳۰۵ھ میں مولانا محمد فضل الرحمن امام جامع مسجد صدر بازار فیروز پور پنجاب نے غیر مقلدوں کے سلسلہ میں ایک مسئلہ دریافت کیا جس کا جواب فاضل بریلوی نے "النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید" کے تاریخی نام کے ساتھ ایک رسالہ کی شکل میں دیا۔ اس جواب کی دلیل سوئم میں فاضل بریلوی نے جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد کو ماخذ بنایا ہے اور لکھا ہے کہ مجنا مولوی وصی احمد صاحب سورتی سلمہ اللہ تعالی نے عقائد غیر مقلدین نقل کر کے اُن کے بعض عملیات بھی جامع الشواہد میں تلخیص کئے ہیں یہاں اُس کے چند کلمات بطور التقات لکھنا کافی سمجھتا ہوں۔ [۲]

جامع الشواہد مختلف بلاد و امصار سے مختلف اوقات میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ بعد تحقیق اس کی اشاعت کے سلسلہ میں جو معلومات فراہم ہوئی ہیں اُن کی ترتیب یہ ہے۔

۱۔ مطبع فیض محمدی لکھنؤ سنہ ۱۲۹۸ھ تعداد اشاعت دس ہزار

۲۔ مطبع نظامی کانپور سنہ ۱۳۰۰ھ تعداد اشاعت دو ہزار

---

[۱] سید عاشق الہٰی میرٹھی ص ۱۲۸، تذکرۃ الرشید حصہ اول مطبوعہ مکتبہ اشاعت قیصر گنج روڈ میرٹھ

[۲] فتاوی رضویہ ص ۳۰۰ جلد سوم مؤلفہ فاضل بریلوی مطبوعہ سنی دار الاشاعت مبارک پور اعظم گڑھ سنہ ۱۹۶۱ء

۳۔ مطبع گلزار محمدی لاہور سنہ ۱۳۰۲ھ تعداد اشاعت پانچ ہزار

۴۔ فیض بخش ودفاع پریس لاہور سنہ ۱۳۴۸ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۵۔ مطبع کریمی لاہور سنہ ۱۳۵۲ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۶۔ مکتبہ نبویہ لاہور سنہ ۱۹۵۸ء تعداد اشاعت ایک ہزار

۷۔ مکتبہ اہلسنت پیلی بھیت سنہ ۱۳۹۲ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۸۔ مطبع ریاض آگرہ (سنِ اشاعت و تعداد نامعلوم)

اس کے علاوہ جن کتابوں میں جامع الشواہد کو بطور ضمیمہ پیش کیا گیا اُن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ فتح المبین مؤلفہ مولانا منصور علی خان مطبع دار العلم والعمل فرنگی محل لکھنؤ سنہ ۱۳۰۱ھ

۲۔ تنبیہ الوہابیین مؤلفہ مولانا عبد العلی آسی مدراسی مطبوعہ مطبع آسی لکھنؤ سنہ ۱۳۰۸ھ

۳۔ نصر المقلدین مؤلفہ حافظ احمد علی بٹالوی مطبوعہ مطبع آسی مدراسی لکھنؤ سنہ ۱۳۲۰ھ

۴۔ اخراج المنافقین مؤلفہ مولانا نبی بخش حلوائی مطبع کریمی لاہور سنہ ۱۳۵۲ھ

جامع الشواہد کو اکثر علماء نے ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے ایسی کتب کی فہرست طویل ہے چنانچہ تفصیل سے گریز کرتے ہوئے یہاں جامع الشواہد کا اصل متن شائع کیا جا رہا ہے جو مولانا عبد العلی مدراسی کے رسالہ تنبیہ الوہابیین کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوا تھا۔ اور اس میں تمام بلاد و امصار کے علماء کرام کی مواہیر تصدیقات و تقریظات بھی شامل ہیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس طرح ابو الکلام آزاد نے میر عظمت اللہ بے خبر بلگرامی کے رسالہ "غبار خاطر" کا نام اپنے مجموعہ مکاتیب کے لیے مستعار لیا ہے اسی طرح انہوں نے حضرت محدث سورتی کے رسالہ "جامع الشواہد" کا نام بھی سوامی شردھانند کو جامع مسجد دہلی میں لے جانے اور منبر رسول پر بٹھا کر تقریر کروانے کی حمایت میں اپنے تصنیف کردہ ایک رسالہ کے لیے مستعار لیا اور اس کا نام جامع الشواہد لدخول غیر المسلم فی المساجد رکھا۔ (خواجہ رضی حیدر)

جامع الشواہد کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۱) علماے اہل سنت وجماعت اس مسئلے مین کیا فرماتے ہین کہ یہ گروہ وہابیین یعنی فرقہ غیر مقلدین بہیات کذائی داخل ہو اہل سنت وجماعت مین یا خارج ہو انسے مثل دیگر فرق ضالہ کے (۲) اور ہم مقلدون کو اُنکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اُنکو اپنے مساجد مین باوجود خوف فتنہ وفساد کے آنے دینا درست ہی یا نہین (۳) اور اُنکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہی بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل

جوابِ سوالِ اول

واہبیہ غیر مقلدین (کہ قطع نظر عقائد کے جنکی علامات ظاہری اس ملک مین بحیثیت مجموعی باعتبار افراد کی ائمہ اربعہ مین سے کسی کی تقلید نکرنا اور فقہ کو مخالف حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور اپنے تئین موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑھنا اور نفس انعقاد مجلس میلاد خیر العباد اور فاتحہ خوانی وعرس اولیاء اللہ کو شرک وبدعت کہنا اور بغیر کسی امام کی تقلید کے نماز مین آمین پکار کے کہنا اور وقت رکوع اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور نماز مین ناف سے اوپر بلکہ سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا ہے) اور جو ایسا کرے اُسکو برا کہنا مثل دیگر فرق ضالہ رافضی وخارجی وغیرہما کے اہل سنت وجماعت سے خارج ہین کیونکہ اُنکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت وجماعت کے ہین چنانچہ بموجب تحریر اُنھین کی کتابون کے چند عقائد اور مسائل بقید نام کتاب وہندسہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کیے جاتے ہین تاکہ پھر کسی منکر کو اُنکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہے کی باقی نہ رہے

پہلے اُنکے عقائد سنیے

اول یہ کہ خداے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہین چنانچہ صفحہ ۹ کتاب صیانۃ الایمان مطبوعہ مراد آباد تصنیف مولوی شمس الحق شاگرد مولوی نذیر حسین مین مندرج ہی دوم انبیا علیہم السلام سے احکام دینی مین بھول چوک کے قائل ہین جیسا کہ مولوی حسین خان صفحہ ۱۲ کتاب رد تقلید بکتاب المجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی مین اس مضمون کا اقرار کرتے ہین اور طرہ یہ کہ اُسکی صحت پر مولوی نذیر حسین و شریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین کی مہرین بھی ثبت ہین حال آنکہ انبیا علیہم السلام تبلیغ احکام مین بالاتفاق معصوم ہین سوم یہ کہ آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہین چنانچہ یہ مضمون صفحہ ۱۶۲ انصار المومنین مصنفہ اخوند صدیق پشاوری شاگرد

رشید مولوی نذیر حسین سے ظاہر ہی کہ انھون نے خاتم النبیین کے الف لام کو عہد خارجی کا لکھا ہی
جسکے معنی یہ ہین کہ بعض کے خاتم ہین نہ سب کے حال آنکہ آپ کل انبیاء کے خاتم اور نبی آخر الزمان ہین
کہ بعد آپ کے کوئی نبی نہو گا چہارم کہتے ہین کہ حدیث آحاد سے یعنی سوائے حدیث متواتر کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ثابت نہین ہوتا جسکا یہ مطلب ہو کہ آنحضرت سے سوائی ایک دو معجزون کے زیادہ صادر
نہوے کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواتر سے ثابت نہین ہوتے چنانچہ یہ مضمون کتاب
دلیل محکم مطبوعہ دہلی تصنیف مولوی احمد حسین سے ظاہر ہی پنجم اجماع کل امت کا جسکی سند ہمکو معلوم نہو حجت
شرعی نہین ہی جیسا کہ صفحہ ۱۳۱ کتاب معیار الحق مطبوعہ لاہور مصنفہ مولوی نذیر حسین مین اور صفحہ ۳۴۳ کتاب
اعتصام السنہ مطبوعہ کانپور تصنیف مولوی عبد اللہ محمدی معروف چہاؤ ساکن مئو مین موجود ہی ششم مجتہد
کا قیاس شریعت مین قابل اعتبار کے نہین ہی چنانچہ اسی کتاب معیار الحق کے صفحہ ۹۰ مین اور اعتصام السنہ
کے صفحہ ۳۶ مین مرقوم ہی ہفتم کتاب دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور مصنفہ ملا معین کے صفحہ ۲۱۹ مین لکھا ہی
کہ حضرت امام مہدی کے زمانے مین رجعت ہوگی یعنی جو لوگ انکی محبت مین بدون ملاقات کے مر گئے
ہین اور نہ پایا انھون نے نام امام کو تو بحکم خدای تعالی قبرون سے قبل قیامت کے زندہ ہو کر انسے
مستفید ہونگے چنانچہ اصل عبارت عربی اس کتاب کی یہ ہی مَنْ مَاتَ عَلَی الحُبِّ الصَّادِقِ لِلامَامِ المُنتَظِرِ
المَهْدِيِّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَلَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ لِقَاؤُهُ لَا بُدَّ لِلهِ سُبْحَانَهُ اَنْ يُحْيِيَهُ فَيَفُوزُ فَوْزاً عَظِيماً فِي حُضُورِهِ
وَهٰذِهِ رَجْعَةٌ فِي حَقِّهِ یہ حال آنکہ مسئلہ رجعت کا نزدیک اہل سنت جماعت کے مردود ہی چنانچہ امام نووی
شارح مسلم لکھتے ہین کہ رجعت باطل ہی اور معتقد اسکے رافضی ہین پس معلوم ہوا کہ یہ طریقہ رفاض کا ہی نہ اہل
سنت کا ہشتم کہتے ہین کہ بارہ امام اور حضرت فاطمہ زہرا معصوم ہین یعنی انسے خطا کا ہونا محال ہی اور
حضرت ابو بکر صدیق اور جو صحابہ رضی اللہ عنہم کہ مخالف ہوے حضرت علی کی بیعت خلافت مین اور
حضرت فاطمہ کے ارث دینے مین وہ سب کے سب خطا وار ہین اور نیز یہ کہتے ہین کہ عصمت آنحضرت
کی عقلی ہی اور عصمت امام مہدی کی نقلی چنانچہ یہ مضمون اسی کتاب دراسات کے صفحہ ۲۴۳ مین مرقوم ہی
حالانکہ یہ عقیدہ بھی خاص رافضیون کا ہی کہ بارہ امام اور چودہ معصوم انکے یہان مقرر ہین اور ہمارے
یہان تو سوای پیغمبرون کے کوئی دوسرا معصوم نہین جیسا کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ
کے باب دہم مین لکھتے ہین مذہب اہل سنت نیست کہ کسی را غیر نبی معصوم دانند نہم اسی کتاب
دراسات مین حدیث اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ کو بتقاضا عصمت اہل بیت کے
موضوع قرار دیا ہی اور حدیث اِقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ سے جواز اقتدا شیخین کا

قائل ہوا ہو اور وجوب واستحباب کو بالکل اٹھا دیا چنانچہ عبارت عربی انکی یہ ہو کلیۃ الاول موضوعٌ
ولا لکان قولہ لغۃ ثم بصیغۃ مخالفۃ بما یدل علی العلم حفظ بعضہم والثانی فیہ جوازٌ
الاتیان او بہما وہو لا یقتضی عدم خطائہما باوجودیکہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے
اپنی کتاب سیف المسلول مین حدیث اقتداء کی نسبت لکھا ہو کہ مشہور وقد رواہ البیہقی
بأسانید متنوعۃ یرتقی بہا الی درجۃ الحسن دوسری حدیث اس طرح پر ہو کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے مین نہین جانتا
کہ زندگی میری کتنی ہو پس اقتدا کرو تم ابوبکر اور عمر کی چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۵۶ مین نقل ہے [illegible]
اس حدیث کی پوری تخریج اسناد لکھدی اور توثیق رواۃ کردی ہو تم حضرت ابوبکر صدیق حضرت عثمان حضرت زبیر کے ساتھ حضرت عمر [illegible]
سعادات عداوت اور کینہ رکھتے تھے چنانچہ صفحہ ۷۶ کتاب اعتصام السنہ مذکور مین مسطور ہی یا تو وہم چارون
اماموں کے مقلد اور چارون طریقوں کے متبع یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ وقادریہ ونقشبندیہ و
مجددیہ وغیرہ سب لوگ مشرک اور کافر ہین چنانچہ اسی کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۵۰ مین لکھا ہو اور مولوی
محمد یسین نے رسالہ اشاعۃ الحق جواب رسالہ تنویر الحق مین سب مقلدین کو اخوان یزید اور رافضی پلید اور شیطان
کافر لکھا ہو اور اسی طرح مولوی محی الدین نو مسلم کتب فروش لاہوری نے اپنی کتاب ظفر المبین مطبوعہ لاہور
مورخہ ۲ رمضان [illegible] ہجری کے صفحہ ۱۸۹ و ۲۳۰ و ۲۳۲ مین تقلید کو شرک اور حرام اور مقلدین حنفیہ کو مشرک
اور بدعتی لکھا ہو اور چارون اماموں کے مذہب کو ضلالت اور بدعت قرار دیا ہی جسکا جی چاہی دیکھے [illegible] اسی طرح
نواب صدیق حسن خان نے فقہ کو جعلسازی ومکاری اور فقہا ومقلدین کو مشرک وبدعتی ودغاباز لکھا ہو چنانچہ صفحہ ۲
۲۰۷ [illegible] مطبوعہ مفید عام آگرہ مین یہ عبارت موجود ہو کہ سررشتہ سارے جھوٹے حیلوں اور مکرون کا اور
کان تمام فریبون اور دغابازیون کی علم فقہ وراے ہو اور مہاجال ان سب خرابیون کا فقہا اور مقلدین کی
بول چال ہو اور ساری خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤن کی ہو جو دائم تقلید مین گرفتار ہین اور نشہ شرک وبدعت
مین سرشار اور تمام عالم کا فساد اور ساری خرابیون کی بنیاد گروہ مقلدین سے ہو اور اسی کتاب کے صفحہ ۹۲
مین لکھا ہو کہ کثرت نوافل نماز و وظائف اور صدقات طعام وغیرہ واسطے ثواب رسانی اموات کے موافق
طریقہ ہنود کے ہو انتہی اور نیز نواب صاحب نے نصب الذریعہ الی تعدید علوم الشریعہ مطبوع مفید عام آگرہ
سنہ ۱۳۰۲ کے صفحہ ۴۵ مین لکھا ہو کہ علم شرعی عبارت ہو تفسیر وحدیث وفقہ سنت وفرائض سے نہ کہ فقہ مصطلح
سو یہ علوم دنیا سے ہو نہ علوم آخرت سے انتہی بلفظہ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ فقہ اور فقہا سے اس شخص کو کسقدر
تعصب ہو کہ فقہ مصطلح کو کہ عبارت ہو حرام وحلال کے مسائل کو کتاب وسنت واجماع وقیاس سے استنباط
کرنا اور کتب فقہ سے بلحاظ مالہ وما علیہ کے فتوی دینا علوم دنیاوی سے تعبیر کیا ہے یہ مقام عبرت ہو الخ

کتنی بڑی جرأت ہی کہ جب انھون نے علماے مقلدین اور اولیاے کاملین کو بے دھڑک مشرک اور کافر لکھدیا تو
اب اِنکے کفر و الحاد مین کیا شک باقی رہگیا افسوس صد افسوس اِن ناعاقبت اندیشون اور بیخبرون کو اتنی
بھی خبر نہین کہ ہماری اس بیہودہ تقریر اور ناشایستہ تحریر سے خود ہمارے امام المحدثین اور مقتداے عالمین
حضرت امام بخاری علیہ رحمۃ الباری بھی معاذ اللہ کافر و مشرک ہوے جاتے ہین بدین وجہ کہ وہ بھی مقلد
ہین امام شافعی رحمہ اللہ کے اور داخل ہین زمرۂ مقلدین شافعیہ مین جیسا کہ زبدۃ المحدثین عمدۃ المفسرین عارف
باللہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکھا ہو دیکھو
هذا الفيل محمد بن اسمعيل البخاري فانه معدود في طبقات الشافعية وممن ذكره في طبقات
الشافعية الشيخ تاج الدين السبكي وقال انه تفقه بالحميدي والحميدي تفقه بالشافعي
واستدل شيخنا العلامة على ادخال البخاري في الشافعية بذكره في طبقاتهم
وكلام النووي الذي ذكرناه شاهد له انتهى یعنی جیسے ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین
اسی طرح امام محمد بن اسمعیل بخاری بھی مقلدین شافعیہ مین شمار کیے گئے ہین اور جس شخص نے انکو طبقات شافعیہ
مین ذکر کیا ہو وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور انھون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکھا ہو امام حمیدی
سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہین ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ
مین ساتھ مذکور ہونے اُنکے کے طبقات شافعیہ مین اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہمنے اُسکو گواہی دیرہا ہی
اس بات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسے بڑے امام المحدثین نے بدون تقلید کے
دین مین چارہ نہ دیکھا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب ان لامذہبون کو بتقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے
ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار نفرین اور پھٹکار کرین دوازدہم جو شخص
ایمان باللہ والیوم الآخر و تصدیق بما جاء بہ النبی رکھے اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اس شخص کو
غیر مقلدین مسلمان متقی اور مصداق اس آیت کا جانتے ہین اولئك الذين صدقوا واولئك هم المتقون
چنانچہ یہ مضمون رسالہ ثبوت الحق الحقیق تصنیف مولوی نذیر حسین مطبوعہ چشمۂ فیض دہلی محلہ پھاٹک حبش خان کے صفحہ
اول مین مندرج ہو حالانکہ صرف موصوف بالایمان ہونے اور تصدیق بما جاء بہ النبی کرنے سے مسلمان متقی کوئی
نہین ہوسکتا ورنہ باوجود مرتکب ہونے محرمات قطعیہ کے اور تارک ہونے واجبات حتمیہ کے متقی اور مصداق
ہونا اس آیت کا لازم آتا ہو اور یہ بالاتفاق تمام علماے اہل سنت کے نزدیک باطل ہو بلکہ متقی کوئی ہونے مین
اتصاف بالحسنات اور احتراز عن السیآت بھی ضرور ہو اور مصداق آیۂ مذکورہ کے وہی لوگ ہین جو باوجود موصوف
بالایمان ہونے کے موصوف بالفضائل العملیہ بھی ہون جیسے بذل اموال و ایتاے زکوۃ و اقامت صلوۃ و
اداے صوم و حج و ایفاے عہود و مواثیق و صبر و استقلال بوقت مصیبت و ملال غرض کہ جملہ ضروریات دین

اور سنت اسلام پر عمل ہو سیزدہم اسی کتاب ثبوت الحق الحقیق کے صفحہ ۳۲ و ۳۴ و ۷ مین دروغ قزر حسین سے
تقلید کو بدعت مذمومہ اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہی اور ائمہ مجتہدین کو مثل احبار و رہبان یعنی علماے یہود
و رہبان کے بنایا ہی اور حضرات مقلدین کو مصداق ان آیات کا ٹھیرایا ہی اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا
حال آنکہ یہ آیتین یہود و نصاریٰ و کفار مشرکین کی شان مین وارد ہین افسوس کہ مصداق انکے مومنین مجتہدین
اسلام ٹھیرائے جاوین اس سے بڑھکر تعصب اور گمراہی کیا ہوگی سے از برون طعنہ زنی بر بایزید وز درونت
ننگ میدارد یزید خیال کرنا چاہیے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہی کہ بنی اسرائیل نے جو تحریم ما احل اللہ اور تحلیل
ما حرم اللہ مین اپنے احبار و رہبان کا اتباع کیا تو کافر و مشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہین کہ وہ تحلیل اور تحریم
محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جنکی حرمت و اباحت مین اختلاف
اور ضرورت اجتہاد کی ہی تھی درصورت اول مولوی صاحب کو ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل یا
تحریم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی ثابت کرنا چاہیے حتی کہ انکے مقلدین بسبب اتباع کرنے کے ایسی
تحلیل و تحریم مین مشرک و کافر قرار دیے جاوین اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین ائمہ کو مشرک قرار دینا
قیاس نا روا اور اجتہاد بیجا ہی اور درصورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہی کیونکہ انھون نے
لفظ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا سے طلقات ثلاثہ واقع ہونے مین حضرت عمرؓ کا اتباع کیا ہی بلکہ خود بدولت اور انکے
اکابر کا مثل قاضی شوکانی و ابن القیم وغیرہم کے لازم آتا ہی اسواسطے کہ انھون نے لفظ مذکور سے طلقات ثلاثہ
نہ واقع ہونے مین ابن تیمیہ و داؤد ظاہری و ابن حزم کی تقلید کی ہی تھی شق اول تو بدیہی البطلان ہی کیونکہ صحابہ
سے تحریم ما احل اللہ ہرگز نہین ہو سکتی اور شق ثانی بزعم مولوی صاحب کے متعین ہو گئی اب اسکا کیا جواب ہی
کیون ایسی بات کیجیے کہ الزام اسکا اپنے اوپر لیجیے چہاردہم رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء تصنیف
نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ مین لکھا ہی کہ خدا عرش پر بیٹھا ہی اور عرش اسکا مکان ہی
اور دونون قدم اپنے کرسی پر رکھے ہین اور کرسی اسکے قدم رکھنے کی جگہ ہی اور ذات خدا کی جہت فوق اور
طرف علو مین ہی اور اسکو فوقیت جہت کی ہی نہ فوقیت رتبے کی اور وہ عرش پر رہتا ہی اور اترتا ہی ہر شب کو
طرف آسمان دنیا کے اور اسکے لیے دہنا بایان ہاتھ اور قدم اور ہتھیلی اور انگلیان اور دو آنکھین اور منہ
اور پنڈلی وغیرہ سب چیزین بلا کیف ثابت ہین اور جو آیتین اس بارے مین ہین سب محکمات ہین
آیات متشابہات نہین اور ان آیات و احادیث مین تاویل کرنا چاہیے سب آیتین اور حدیثین اپنے

ظاہر معنی پر محمول ہونگی اور اسی ظاہر معنی پر عمل اور اعتقاد رکھنا چاہیے انتہی حال آنکہ یہ مذہب فرقۂ مجسمہ و مشبہہ و جہلاء حنابلہ کا ہے اور مخالف ہے اہل توحید و ارباب تنزیہ سنت جماعت کے چنانچہ اس رسالے کے رد مین رسالہ استیلا علی الاستوا مطبع مصطفائی لاہور مین چھپ چکا ہے اور دوسرا رسالہ بھی اسکے جواب مین مسموم بہ ضوء الایمان نے تنزیہ الرحمن مطبع رحیمی لودھیانہ مین مطبوع ہوا ہے ان دونون رسالون مین مذہب اہل حق کو خوب تفصیل سے لکھا ہے اور نواب صاحب عائذ کلام بخوبی کیا ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے صفات ارادۂ فی الشرع پر ہر گز ایمان نہین لائے ہین بلکہ ظواہر معنی متشابہات پر اپنی رائے سے لور تاویل اور تفسیر کے موافق ایمان لائے ہین اور اس سے مصداق زائغین او مبتغین فی الدین کے بنگئے ہین جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جن لوگون کے دلون مین کجی اور گمراہی ہے سو وہ پیروی کرتے ہین ظواہر معنی آیات متشابہ کی بغرض فتنہ انگیزی اور واسطے چاہنے اُسکی حقیقت کے حال آنکہ حقیقت اُسکی اللہ ہی جانتا ہے پس اس بارے مین مذہب اہل سنت جماعت کا یہی ہے کہ آیات و احادیث صفات باری تعالیٰ باعتبار الفاظ اور کلمات کے محکم ہین یعنی صاف اور واضح الدلالۃ ہین اور باعتبار مفاہیم اور معانی کے متشابہ ہین یعنی اُنکے کئی کئی معنی ہین اور اجمالاً اُسکے ظاہر الفاظ پر ایمان لانا کافی ہے اور بالضرورت اُسکی تفسیر اور تاویل نکرین اور حق تعالیٰ کو اُن صفتون کے حقائق سے پاک اور منزہ جانین اور اُسکے مرادی معنون کو علم الٰہی کے سپرد کوین اور اُسکی کیفیت سے ساکت اور خاموش رہین اور اُسکے کسی معنی کو معین نکرین مثلاً یہ نکہین کہ استوا بمعنی استقرار یا جلوس کے ہے یا ید بمعنی قدرت یا جارحہ کے ہے یا وجہ بمعنی ذات یا مونہہ کے ہے بلکہ اتنا کہنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور صاحب ید اور صاحب وجہ ہے کیونکہ ظاہر معنی متشابہات کے لینے سے اللہ تعالیٰ کے واسطے جسم اور صورت اور جہت تحتانی و فوقانی اور مکان و زمان و جوارح و دیگر لوازم جسمیت من صفات الحوادث والممکنات ثابت ہوتے ہین حال آنکہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے اور ان چیزون سے منزہ اور پاک ہے اور اُسکا نہ مونہہ ہے اور نہ ہاتھ ہے اور نہ وہ چڑھتا ہے اور نہ اُترتا ہے اگرچہ بے کیف سہی کما ھو مذھب من عقائد الفقھاء والمحدثین ولا تکن من الظاھریۃ والغیر المقلدین یا نزدہم بیس رکعت تراویح کو

بدعت اور ضلالت جانتے ہین اور اس بارے مین حضرت عمرؓ کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالہ کا ٹھہراتے ہین چنانچہ نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال نے کتاب الانتقاد الرجیح مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۶۲ و ۶۳ مین حضرت عمرؓ کو نہایت بیباکی سے صاف خاطی اور بدعت ضلالہ کا مخترع لکھا ہے چنانچہ عبارت اُسکی یہ ہے اما قولہ نعم البدعۃ ھذہ فلیس فی البدعۃ ما یمدح بل کل بدعۃ ضلالۃ ولیس المراد بسنۃ الخلفاء الراشدین الا طریقتھم الموافقۃ لطریقتہ من جھاد الاعداء وتقویۃ شعائر الدین ونحوھا فمعلوم من قواعد الشریعۃ انہ لیس لخلیفۃ راشد ان یشرع طریقۃ غیر ما کان علیہ النبی

آیات متشابہات صفات باری تعالیٰ مین فرقۂ وہابیہ کا رد اور تحقیق مذہب اہل سنت کی

نواب بھوپال کا دربارۂ تراویح بیس رکعت کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صریح خاطی اور مخترع بدعت ضلالہ کا ٹھہرانا

نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ وَ نِعَمْ تُسَمِّيْهِ الْخَلِيْفَةُ الرَّاشِدُ حَتّٰى مَا رَاٰهُ مِنْ تَجْمِيْعِ صَلَاتِهِ لَيْلَ رَمَضَانَ بِدْعَةً
ذِكْرُهُ بَعْضُ اِنَّهَا سُنَّةٌ اس تقریر سے صاف ظاہر ہو کہ نواب صوبال نے جماعت تراویح کو مخالف حکم آنحضرت
کے سمجھکر اُسپر اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہو حال آنکہ قول و فعل صحابہ کرام بھی سنت ہی جیسا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اور سوائے
اسکے اس بیس رکعت تراویح کو بدعت عمری کہنا رافضیون کا قول ہی کما ذکرہ السیوطی فی جامعہ اور آٹھ رکعت
تراویح کو سنت کے بہانے سے راحت نفس کی سمجھکر پڑھنا اور بیس رکعت کو بدعت عمری کہکے مشقت کے سبب سے
چھوڑ دینا تو صریح اسمین تقلید خواہش نفسانی ہے نہ اتباع سنت رسول رحمانی بلکہ آنحضرت کی سنت فعلی کو
بنظر تخفیف محنت کے لینا ہو اور سنت قولی کو تو بباعث مشقت کے چھوڑ دینا ہی سبحان اللہ دعوی یہ کہ ہم پوری
سنت پر عمل کرتے ہین اور عمل یہ کہ آدھی سنت پر چلتے ہین اور وہ آدھی بھی پوری نہین اسواسطے کہ آنحضرت نے
نماز تراویح ایک مرتبہ تہائی شب تک پڑھی اور دوسری مرتبہ نصف شب تک پڑھی اور تیسری مرتبہ یہان تک پڑھی
کہ وقت صبح کا قریب ہوگیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی پس غیر مقلدین اس طرح طول قیام کے ساتھ کہان
پڑھتے ہین تا کہ پوری پوری سنت قولی کی تعمیل ہو اور طرہ یہ کہ جو تمام امت محمدیہ مشرق سے غرب تک بیس
رکعت تراویح کی پڑھتے ہین اور سنت قولی و فعلی دونون پر عمل کرتے ہین (یعنی بیس رکعت تو موافق سنت
قولی کے ادا کرتے ہین اور آٹھ رکعتیں سنت فعلی کی تو بیس کے اندر آگئیں) بدعتی اور تارک سنت نبوی
ہو جائین اور خود جو نیم سنت پر چلتے ہین عامل بالسنہ کہلائیں یہ بھی عجیب دھوکہ کی بات ہی جو پیرو سنت
کہلاتے ہین وہ راہ سنت پر نہین آتے ہین اور جو سنت کو بجا لاتے ہین وہ بدعتی کا خطاب پاتے ہین کیا اندھیر ہی
اور کیسا اُلٹا پھیر ہی کہ غیر مقلد نے صرف آٹھ رکعت پڑھکے فراغت پائی تخفیف عبادت کی راحت اُٹھائی اور مقلد نے
ہر چند کہ بیس رکعت ادا کرنے مین بار مشقت اُٹھایا لیکن پیرو سنت کے میدان تکمیل پیروی سے قدم نہ ہٹایا

سنو انمار عشق مین تیرے کو کمین	بازی اگرچہ پانہ سکا سر تو کھو سکا	
اور دیا د تجھے تو یہ بھی نہو سکا		کس منہ سے پھر تو آپ کو کہتا ہے عشقباز

شانزدہم کتاب منجی المومنین مطبوعہ مطبع محمدی لاہور تصنیف قاضی
محمد حسین ساکن اجرا ضلع الوان کے صفحہ ۱۰۹ و ۱۴۰ مین لکھا ہو کہ یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ کہنے والا کافر اور
مشرک ہو کیونکہ یہ تینون شرک کی ہے اشراک فی العلم اور اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادہ اور اسی طرح
سے یا رسول اللہ کہنے والا بھی کافر اور مشرک ہی حال آنکہ یہ کہنا بالکل تعصب اور نفسانیت سے بھرا ہی اور خود
معترض علم معرفت سے بے بہرہ ہی مگر مقصد ہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۹ مین لکھا ہی جو کوئی اذان مین وقت سننے
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے انگوٹھون کو چوم کے آنکھون پر رکھے وہ بدعتی ہو اور جسقدر ... سے مین

موضوع اور بناوٹی ہین اور عمل کرنا اِنپر موجب ضلالت ہی حالانکہ یہ کہنا بھی بالکل
حدیثین ہین و سب
حماقت اور جہالت ہی ہیجدہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۵ سے تا ۱۲۰ مین مرقوم ہی کہ آنحضرت کا علم برزخ مین احوال
اور اعمال امت پر واقف ہونا بدیہی البطلان ہی اور اعتقاد اسپر موجب شرک جلی اور مستلزم اثبات علم غیب کو
کہ یہ خاصہ علام الغیوب کا ہی اور جو بواسطہ ملائکہ کے احوال امت پر آپ مطلع کیے جاتے ہین سو یہ بھی
غیر منقول اور غیر مثبت ہی اور قابل اعتبار کے نہین ہی کہ سواے ارباب سیر کے کسی نے معتبرین اہل حدیث سے
اسکو نقل نہین کیا بلکہ حدیثین اسکے خلاف پر وارد ہین حالانکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہی کہ قبر شریف مین
آنحضرت پر احوال و اعمال امت پیش کیے جاتے ہین جن لوگون کے اعمال صالحہ ہوتے ہین تو آپ خوش
ہوتے ہین اور جنکے اعمال بد ہوتے ہین تو آپ اُنکے حق مین دعا و استغفار فرماتے ہین نوزدہم اسی کتاب
مین صفحہ ۱۳۰ سے تا ۱۳۴ لکھا ہی کہ میت کو ادراک اور سماع ثابت نہین ہی ارواح مفارقہ کو تعلق اور حیات صرف
بقدر ... حاصل ہی اور جو حدیثین کہ شرح الصدور مین دربارۂ اثبات سماع موتی کے وارد ہین وہ قابل
تمسک نہین ... رسائل جلال الدین سیوطی کی طبقۂ رابعہ سے لکھی ہین اور احادیث طبقۂ رابعہ
اس قابل نہین ہین کہ کسی عقیدے یا عمل کے اثبات مین قابل سند و تمسک ہون حالانکہ عقیدۂ اہل سنت یہی
یہ ہی کہ ادراک اور سماع اموات کو حاصل ہی اور یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہی بستم اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۴
مین مرقوم ہی کہ ارواح انبیاے کرام و اولیاے عظام سے خلق اللہ پر کسی طرح کا فیض نہین ہی اور افعال اختیاریہ
و غیر اختیاریہ مین استغاثہ اُنسے شرعاً و عقلاً ناجائز بلکہ بدیہی البطلان ہی ورنہ بعثت انبیا کی مرۃ بعد اخرے
بیکار اور بیفائدہ ہوجاتی ہی اور ایکہی وجود شریف حضرت آدم علیہ السلام کا قیامت تک کافی ہوجاتا اور وہ
آثار افادہ و استفادہ و تعلیم و تعلم کے جو آنحضرت سے بعد انتقال کے زمانہ صحابہ مین پائے گئے وہ سب بے اصل
معلوم ہوتے ہین ورنہ اگر قبر شریف سے تعلیم و افادہ ہوتا تو آپ سے تعیین کفن و کیفیت دفن و غسل و دیگر مسائل
عبادات و معاملات مین فیمابین صحابہ کے اختلاف نہوتا اور نوبت محاربات و منازعات و مشاجرات صحابہ کی نہ آتی اور اسی طرح اختلاف
تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و مفسرین و محدثین کا ہرگز نہ رہتا بلکہ کارخانہ قیاس و اجتہاد و استنباطات
مسائل و تتبع روایات احادیث و فقہ کا درہم برہم ہوجاتا انتہی خدا بچائے ایسی سوء عقیدت اور بدگمانی سے کہ صریح
اس سے معجزات انبیا اور کرامات اولیا کا انکار پایا جاتا ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ بست و یکم اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۵
مین مرقوم ہی کہ استمداد اہل قبور سے باین طور کرنا کہ یا حضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرمائیے یہ خلاف شرع بلکہ موجب
شرک ہی کہ یا حضرت کہنا سماع کو چاہتا ہی اور ادراک و سماع اہل قبور سے بالکل منتفی ہی اور نیز واسطے دعای اہل قبور
کے کوئی اثر مترتب نہین ہی پس دعا کرانا اُنسے لغو ہی انتہی پس یہ عقیدہ بھی خلاف اہل سنت کے ہی بست و دوم

[illegible]

اور اسی صفحہ ۱۳۵ مین لکھا ہی کہ سفر کرنا بقصد تحصیل برکت کے امکنۂ ثلاثہ یعنی مسجد نبوی و مسجد حرام و مسجد بیت المقدس کی طرف بحکم حدیث لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الخ منصوص ہی اور بجز ان مقامات کے اور کسی قبر نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا ناجائز ہی کہ خود حدیث صحاح کی موجود ہی کہ فرمایا آنحضرت نے لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا اور دعا مانگی آپ نے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یعنی اے اللہ نہ بنا میری قبر کو بت کہ لوگ اسکی پرستش کرین اور بیان سے معلوم ہوا کہ وثن صنم سے عام ہی کہ صورت و غیر صورت دونون پر بولا جاتا ہی اور یہی بیات دریافت ہوئی کہ قبر بھی بتقدیر پرستش کے داخل اوثان ہی اور مصنف ابوبکر بن شیبہ مین مروی ہی کہ ایک شخص آنحضرت کی قبر شریف کے پاس کھڑا ہو کے کچھ عرض حال کر رہا تھا پس زین العابدین علی بن حسین نے اسکو منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا پس بیان سے یہ بات نکل آئی کہ جس طرح بت پرست بتون کے آگے عرض حال کرتے ہین اسطرح کسی قبر کے آگے نہ کیا جائے ورنہ وہ قبر جزو اوثان مین داخل ہو جائیگی اور اجتناب اس سے واجب ہوگا اسی واسطے خواجہ بہاء الدین نقشبند نے فرمایا ہے ⁂ تو تا کی گور مردان را پرستی ⁂ بگرد کار مردان کن بدرستی ⁂ انتہٰی خُلَاصَةُ مَا فِیْ مِنْهَجِ الْمُؤْمِنِیْنَ بَلْ هٰذَا كُلُّهٗ مِنَ الْاِضْلَالِ الْعَوَامِ الْمُقَلِّدِیْنَ اب ان غیر مقلدون کا کیا کہنا کہ جسطرح محمد بن عبدالوہاب نجدی نے آنحضرت کے مزار شریف کو بھی کچھ فہمی کے سبب صنم اکبر قرار دیکر انہدام کا حکم لگا دیا تھا یہ بھی ویسا ہی کیا چاہتے ہین اور یہ خبر نہین کہ خود حق تعالیٰ المخیبین زیارت نبوی پر لعنت فرماتا ہی اسواسطے کہ جب یہ حدیث صحیح در بارہ وعید غیر محدود بین زیارت نبوی کے وارد ہو گئی مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْ قَبْرِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ یعنی جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی میری قبر کی سو اُسنے بے شک مجھپر ظلم کیا جب اللہ تعالیٰ مطلق ظالمون کے حق مین ارشاد فرماتا ہی کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ پس جو لوگ کہ آنحضرت پر ظلم کرنا جائز رکھینگے وہ تو اللہ کے نزدیک بہت بڑے پکے ملعون ہونگے **بست و سوم** ختم پنج آیت و ختم بیت و تعامل جمعہ و معانقہ عیدین و مجلس میلاد خیر العباد و عمل اسقاط میت وغیرہ یہ سب امور بدعت اور ضلالت ہین چنانچہ یہ مضمون کتاب تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ و الالہام تصنیف ابو عبداللہ قصوری عرف غلام علی مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مورخہ سنہ ۱۲۹۰ھ کے صفحہ ۱۵ مین مرقوم ہی **بست و چہارم** اسی کتاب کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین لکھا ہی کہ تاثیر توجہ و اعمال سلب امراض و افاضۂ توبہ عاصی و تصرف خیال و آگاہی نسبت اہل اللہ و اطلاع خطرات قلبیہ و کشف وقائع آئندہ و دیگر تصرفات اولیاء اللہ و کشف قبور و کشف ارواح و تعویذات و طریق دفع بلیات وغیرہ من اعمال المشائخ الصوفیہ سب شرک اور بدعت ہین اور خلاف حدیث و سنت اور صفحہ ۲۹ مین بعد انکار و رد بیعت صوفیہ کے لکھا ہی کہ بہت بڑے بین کہ بیکا شمار امکان سے باہر ہی شرک فی الالوہیت و شرک فی الربوبیت و شرک فی بالدعاء جسقدر اقسام شرک کے ہین سبھی اسے پیدا ہوئے ہین اور صفحہ ۳۰ مین لکھا ہی کہ سچ پوچھو تو یہی بیعت مروجہ باعث ہوئی ہو کلمات

وہ غیر مقلدین آنحضرت صلعم کے بعد افعال و اقوال کو محمود نہیں جانتے ہین اور عصمت نبوت کے قائل نہین

کفر یہود اعتقادات حلولیہ کی جسکو فنافی اللہ اور فنافی الشیخ سے تاویل کرتے ہین انتہی مقام حیرت اور جای عبرت ہی کہ اس شخص نے بتقلید نفس پلید بلکہ باتباع خبث یزید کے حضرات صوفیہ کرام کی شان مین کیسی کیسی صریح بلیغیان کی ہین اور گویا کالیان دی ہین منتقم حقیقی اسکا بدلا لے یا اُسکو توفیق ہدایت دے بست و پنجم اسی کتاب کے صفحہ ۳۴ مین لکھا ہی کہ درود مستغاث اور دلائل الخیرات و کبریت احمر و درود اکبر وغیرہ کتب درود سب بے اصل اور محض اختراعی ہین بلکہ یہ درود ہی نہین انتہی خدا بچائے ایسے خیالات واہیہ اور مقالات بیہودہ سے کہ بالکل خباثت ہی آنحضرت سے صاف عداوت معلوم ہوتی ہی بست و ششم اسی کتاب کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین فرط محبت علی کو آنحضرت کے ساتھ شرک لکھا ہی اور آپکے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے کو مشرک کہا ہی نعوذ باللہ منہا اور اسی بنا پر صفحہ ۴۳ مین حضرت مولانا نظام الدین گنجوی رح کو مشرک لکھدیا ہی کہ انھون نے بسبب فرط محبت کے سکندر نامہ مین یہ بیت نعتیہ لکھی ہی ؎ چہ گویم کہ عیسے بموکب رسان ❊ بتلید نیش خضر و موسی دوان ❊ اور لکھا ہی کہ اس شعر مین دوسرے پیغمبرون کی تحقیر اور توہین ہوئی جاتی ہی حال آنکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو ایسے سید المرسلین خاتم النبیین کی سواری معراج کے ساتھ ساتھ جلو مین ہونا پیغمبرون کا موجب کمال تعظیم اہل موکب ہی اور نہایت عزت و تکریم ہمراہیان کا سبب ہی اور احادیث سے ثابت ہی کہ شب معراج مین آپ بمقام بیت المقدس سب پیغمبرون کے پیشوا اور امام ہوے اور سبھون نے آپکے پیچھے اقتدا کی اور نماز پڑھی اسی طرح سے آسمانون مین بھی پیغمبرون نے بتعظیم تمام آپکا استقبال کرکے ملاقات کی اور اپنی اپنی حد اختیار تک آنحضرت کی سواری کے ساتھ ہمرکاب رہے اسمین تو کوئی توہین پیغمبرون کی نہین نکلتی ہان البتہ بزرگی اور سرداری آپکی سب پیغمبرون پر ظاہر ہوتی ہی اسمین کیا قباحت کہ خود حق تعالی نے آپکو سارے پیغمبرون کا سردار اور بادشاہ بناکے بھیجا اور سب اہل اسلام کا بھی یہی اعتقاد ہی کہ آپ افضل الانبیا اور سید المرسلین ہین پس ایک خارج کی معمولی مثال بدیگر ہم قصوری صاحب سے پوچھتے ہین کہ جب دولھا برات مین گھوڑے پر سوار ہوکے جاتا ہو اور اُسکے ساتھ ساتھ براتی بڑے بڑے بزرگ مثل باپ اور دادا اور نانا اور چچا اور اُستاد اور پیر وغیرہ کے پیادہ پا چلتے ہون تو کیا اُس دولھا کے یہ سب بزرگ خدمتگار اور سئیس کہلاوینگے اور کیا دولھا کے ہمرکاب ہونے سے ان بزرگون کی تحقیر اور توہین لازم آئیگی حاشا وکلا ہرگز نہین پس اس شعر کے سبب حضرت نظامی کو مشرک کہنا قصوری صاحب کی عقل کا قصور ہی اور دماغ مین اُنکے بالکل فتور ہی بست و ہفتم اسی کتاب کے صفحہ ۴۵ سے صفحہ ۴۹ تک لکھا ہی کہ الہام صرف دل کے خیال کو کہتے ہین خواہ خدا کی طرف سے ہو خواہ شیطان کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر اور الہام ہر ایک کو ہوتا ہی مکھی سے لے انسان تک اور کافر سے لے مسلمان تک اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہی پس الہام کو اولیاء اللہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہی بلکہ ہر ایک مومن اولیاء اللہ ہی اور الہام کسی کا خاصہ نہین انتہی کلامہ وکواب کیا پوچھنا ہی کہ مکھی مچھر اور مشرک و کافر کو بھی الہام ہونے لگا اور ہر مومن خواہ فاسق ہو یا فاجر مورد الہام ہی لاحول ولا قوۃ ایسی سمجھ کے آدمی سے خدا بچائے اور کسی مسلمان کو انکے دام

[illegible]

وسوسۂ شیطانی مین نہ پھنسائے ظاہر ہی کہ وسوسہ امور شر مین شیطان کی طرف سے ہوتا ہی اور الہام امور خیر مین رحمن کی جانب سے ہوتا ہی جیسا کہ علمانے بیان کیا اَلاِلْہَامُ اِلْقَاءُ مَعْنًی فِی الْقَلْبِ بِطَرِیْقِ الْفَیْضِ مِنَ الْخَیْرِ لِیَحْجُرَہٗ الْوَسْوَسَۃُ ٭ بست و ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ مین لکھا ہی کہ سب افعال اللہ اقوال آنحضرت صلعم کے تشریعی ہو کر محمود نہین ہین اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نہین ہی ورنہ صحابہ آپکی بعض خطاؤن پر اعتراض نکرتے انتہت خلاصۃ کلامہ تیان تو یہ ا قصوری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی خوش عقیدہ نہین ہی اور انکو پیغمبر معصوم نہین سمجھتا ہی اور آپ کے بعض قول و فعل کو خلاف شرع اور نامحمود بتاتا ہی اور انھین کی بات مین ہو کر انھین پر اعتراض جتاتا ہی اور نسبت اسکی صحابہ کی طرف لگاتا ہی معاذ اللہ اگر کوئی بادشاہ دین ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی کی ضرور سزا دیتا اور دائرۂ اسلام سے خارج کر کے بدلا اسکا قرار واقعی لیتا خیر اب ہم ملا قصوری کے اس قصور سراپا فسق و فجور کو منتقم حقیقی کے سپرد کرتے مین کہ وہ اپنے حبیب پر افترا اور اعتراض کرنے والون کو خوب سمجھیگا جو جا ہیگا اسکی سزا دیگا حال آنکہ عقیدہ اہل سنت کا آنحضرت کی نسبت یہ ہی کہ جملہ افعال و اقوال آپکے محمود اور مشروع ہین اور مطلق عصمت آپکو حاصل ہی سب صحابہ آپ کے حکم کے تابع اور فرمان بردار تھے کسی نے آپ پر اعتراض نہین کیا بلکہ بعض معاملات مین بطریق مشورہ اور بمقتضای مصلحت وقت کے عرض حال کرتے تھے اور آپ کو ہر کام مین امام مطلق اور پیشوای برحق سمجھتے تھے اور کسی نے مخالفت یا عدول حکمی آپکی نہین کی کا سیر یہ آیت واضح الدلالۃ ناطق ہی وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِہِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا یعنی نہین لائق ہی واسطے کسی مومن کے اور نہ مومنہ کے جب کہ مقرر کر دے اللہ اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے انکے اختیار اپنے کام سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ او ر اسکے رسول کی سو وہ بالکل گمراہ ہو گیا ٭ بست و نہم اسی کتاب کے صفحہ ۵۵ مین تضمین اور اقتباس قرآنی کو کفر اور منہیع لکھا ہی اسی بنا پر شیخ سعدی و حضرت جامی و حافظ ایسے بزرگون کو کہ جنکی جلالت و منزلت و نقاہت متفق علیہ زمانہ ہی کافر بنا دیا اور انپر تکفیر کا فتوے لگا دیا صرف اس قصور پر کہ سعدی نے گلستان مین سے زنہار از قرین بد زنہار ٭ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ ٭ اور جامی نے زلیخا مین سے شد از بند جہان گردون صدا وہ ٭ کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور حافظ نے اپنے دیوان مین سے چشم حافظ زیر بام قصر آن حور سرشت ٭ شیوۂ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ داشت ٭ کو آیات سے تضمین کر کے قرآن کو سیاق سے نکالکر اپنے جنس کلام سے کیون کر دیا اسواسطے کہ یہ آیتین جس محل اور مورد مین ہین انھین اسکے خلاف یہان وارد کیا ہی اس لیے کہ قرین بد کو عذاب نار قرار دیا اور سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی کو حق تعالی نے اپنی تعریف مین فرمایا ہی نہ یہ کہ وقت معراج نبوی کے فرشتون سے اسکے پڑھنے کو کہا ہی اور حافظ نے معشوق کے محل کو جنت اور اپنی آنکھون کو نہر قرار دیا پس کتنی بڑی تحریف قرآن کی کی

ہی حالانکہ پہلے شعر مین تضمین آیت کی نہین ہی کیونکہ آیت تو فقط وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہی یا فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہی پس قصوری صاحب کا فہم قرآن مین سراسر قصور ہی اسواسطے کہ یہ پورا مصرعہ سعدی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے غیر اور آیت شریف نہونا اسکا قصوری صاحب کو بالکل یاد نہ رہا سچ تو یہ ہی کہ دروغگورا حافظہ نباشد ورنہ پہلے شعر کو آیت قرار دیکر ایسے بزرگ کی تکفیر پر مستعد نہو جاتے اور یہ سمجھنا کہ شعر جامی مین آیت سیاق سے نکل گئی صرف نشای سوء فہمی اور عقل کی کمی ہی کوئی عاقل اسکو نہ کہیگا کہ یہ آیت اپنے سیاق سے نکل گئی کیونکہ اس شعر کا صرف یہی مطلب ہی کہ جب آنحضرت شب معراج مین آسمان پر پہونچے تو ملائکہ نے آپ کا یہ عروج اور مرتبہ دیکھکر اس آیت کو جو خاص بیان معراج مین وارد ہی زبان حال سے بطور تسبیح کے ادا کر دیا یا بزبان قال بعینہ پڑھ دیا جیسے احادیث مین وارد ہی کہ آنحضرت صلعم بوقت افتتاح صلوۃ کے آیت اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ الخ جو خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق مین وارد ہی بعینہ پڑھا کرتے تھے اور نیز بخاری شریف مین وارد ہی کہ پہلے آسمان سے اخیر تک فرشتے شب معراج مین مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِیْءُ کہتے تھے اور ظاہر ہی کہ یہ تکرار واسطے اظہار قدر و منزلت حضرت رسالت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کے تھا او جائز ہی کہ یہ خاص تسبیح سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی الخ کی فرشتون کو لوح محفوظ سے پہونچی ہو کہ اسکے عموم مورد سے بزبان حال یا مقال ہر مخلوق کا تسبیح کرنا ثابت ہی پس خصوصیت تسبیح آیۂ مذکورہ کی ہرگز سیاق و نظم قرآنی کی خلاف نہین ہو سکتی کما فی قولہ تعالیٰ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور علی ہذا القیاس شعر حافظ مین بھی جو استعارہ لطیف عارفانہ و تشبیہ بلیغ شاعرانہ ہی وہ ہرگز منافی سیاق آیت کے نہین ہی جو شاعر ہی وہ اسکے مضمون باریک سے ملتذ ہو اور جو قصوری ہی وہ اس نازک خیال کے فہم سے قاصر ہی اسواسطے کہ نخاشیوے یہ بات ظاہر ہی کہ حافظ نے اپنے معشوق کے مکان اور اپنی آنکھون کی تشبیہ مضمون آیت سے دی ہی نہ یہ کہ الفاظ آیت کا مصداق حقیقی مکان اور آنکھون کو بتایا ہو اور کیا عجب کہ مراد معشوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہون اور نیز قصوری صاحب علم معنی بیان اور فن بدیع بلاغت سے بالکل کورے ہین ورنہ حدیث و قرآن کے اقتباس کو کفر نہ جانتے اور مقتبس کو کافر نہ کہتے کیونکہ اقتباس کے لغوی معنی تو شعلہ آتش اور روشنی لینے کے ہین جیسا کہ قرآن مجید مین ہی نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ اور اصطلاحی معنی قرآن و حدیث کو بدون اشارت کے اپنی عبارت مین واسطے برکت حاصل کرنے کے لانا اور یہ نظم و نثر مین سلف سے ہوا اور علما برابر لاتے ہین اور فیض اٹھاتے ہین اس سے کلام مستحسن سمجھا جاتا ہی وحدہ عند البلغاء اَنْ یُّضَمِّنَ الْكَلَامَ نَثْرًا كَانَ اَوْ نَظْمًا شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِیْثِ لَا عَلٰی اَنَّهٗ مِنْهُ اَیْ عَلٰی وَجْهٍ لَا یَكُوْنُ فِیْهِ اِشْعَارٌ بِاَنَّهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوِ الْحَدِیْثِ وَهٰذَا احْتِرَازٌ عَمَّا یُقَالُ فِیْ اَثْنَاءِ الْكَلَامِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَذَا وَقَالَ النَّبِیُّ صلعم

كذا أو في الحديث كذا ونحو ذلك وهو ضربان أحدهما ما لم ينقل فيه المقتبس عن معناه الأصلي فمن المنثور قول الحريري فلم يكن إلا كلمح البصر أو هو أقرب ومن المنظوم قول الآخر

إن كنت أزمعت على هجرنا	من غير ما جرم فصبر جميل
وإن تبدلت بنا غيرنا	فحسبنا الله ونعم الوكيل

والثاني ما نقل فيه المقتبس عن معناه الأصلي كقول ابن الرومي

لئن أخطأت في مدحك ما أخطأت في منعي	لقد أنزلت حاجاتي بواد غير ذي زرع

أراد بقوله بواد غير ذي زرع جلبًا لا خير فيه ولا نفع وأريد في القرآن بذلك مكة إذ لا ماء فيها ولا نبات ولا بأس في اللفظ المقتبس أن يقع تغيير يسير للوزن كما في شعر الحافظ المذكور، ووقع جنات بلا تنوين فلم يتعرض للاقتباس أحد من المتقدمين والمتأخرين مع شيوعه في أعصارهم واستعمال الشعراء له قديمًا وحديثًا وقد تعرض له بعض فسئل عنه الشيخ عز الدين بن عبد السلام فأجازه واستدل بما ورد عنه صلى الله عليه وسلم من قوله في الصلوة وغيرها وجهت وجهي الخ وقوله اللهم فالق الإصباح وجاعل الليل سكنًا والشمس والقمر حسبانًا اقض عني ديني وأغنني من الفقر وهذا كله إنما يدل على جوازه في مقام المواعظ والثناء والدعاء وفي شرح البديعية لابن حجة الاقتباس ثلاثة أقسام مقبول وهو ما كان في الخطب والمواعظ والعهود ومباح وهو ما كان في الغزل والرسائل والقصص ومردود وهو على ضربين أحدهما ما نسبه الله تعالى إلى نفسه ممن ينقله إلى نفسه نعوذ بالله منه والثاني تضمين آية في معنى هزل

اور پھر اسکے عملیات دیکھیے

اول یہ کہ پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ رنگ اور بو اور مزہ اسکا نہ بدلے اور پانی پاک ہو اور پاک کرنے والا چنانچہ یہ مضمون طریقہ محمدیہ ترجمہ درر بہیہ مصنفہ قاضی شوکانی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۰ میں نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال نے لکھ دیا ہے اور یہ وہ کتاب ہے کہ جسپر خود مولوی نذیر حسین نے اپنی مہر لگا کر لکھا ہے کہ سب موحدین بے دھڑک عمل کریں اور دیباچے میں خود نواب مترجم لکھتے ہیں کہ متبع سنت اسپر آنکھ بند کرکے عمل کرے اور اپنی اولاد اور بی بیوں کو پڑھائے اور یہی مضمون کتاب فتح المغیث بفقہ الحدیث مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۹ میں بھی مندرج ہے یہی کتاب طریقہ محمدیہ ہے کہ جسکا نام بدل کے نواب بھوپال نے دوبارہ اودہ بارہ بھوپال اور لاہور میں چھپوا دیا غرض مطلب اسکا یہ ہوا کہ کسی کنوئیں میں سور یا کتا یا بلی ڈوب مرے کہ جس سے

پانی کے اوصاف ثلاثہ مین تغیر نہ آیا ہو یا ایک لوٹے یا ایک پیالے پانی مین یا ایک گھڑے مین اسقدر گو
یا موت یا شراب یا کوئی نجس شی پڑ جائے جس سے اُسکا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلنے پائے یا اُسمین کتا یا
سور منہ ڈالے تو وہ پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اُس سے وضو نماز درست ہے اور پینا اُسکا جائز اگرچہ مخالف
ہے نص صریح کے اور منافی ہے اس حدیث صحیح کے اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ
یعنی جب کتا کسی برتن مین منہ ڈالے تو اُس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے مگر غیر مقلدین ظاہریہ شاید اسکا
یہ جواب دین کہ بیان حدیث مین صرف کتے کے منہ ڈالنے سے برتن دھونے کا حکم آیا ہے نہ پانی ناپاک
ہونے کا اور نہ ذکر ہے کتے کے پینے کا عجب نہ داؤد ظاہری نے فرمایا کہ بموجب اس حدیث کے لَا يَبُوْلَنَّ
اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ پانی مین پیشاب کرنا درست نہین ہے مگر پاخانہ پھرنا جائز ہے کیونکہ حدیث مین اسکی
ممانعت نہین آئی دوم گو اور موت آدمی کا اور لعاب اور لینڈ کتے کا اور خون حیض اور نفاس کا اور گوشت
سور کا یہ سات چیزین نجس اور پلید ہین اور سوائے انکے بول پسر شیر خوار کا اور پیشاب اور گو سور کا اور بول
کتے اور گدھے اور گھوڑے اور خچر اور بندر اور ریچھ اور بھیڑیے اور بلی اور شیر وغیرہ حیوانات کا بول و براز اور
چربی و خون و منی و شراب یہ سب چیزین پاک ہین چنانچہ اسی کتاب طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۹ مین اور
فتح المغیث کے صفحہ ۱۵ مین یہ عبارت بجنسہٖ لکھی ہے کہ نجاسات گو اور موت ہے آدمی کا مطلق مگر موت لڑکے
شیر خوار کا اور لعاب ہے کتے کا اور لینڈ بھی اور خون ہے حیض و نفاس کا اور گوشت ہے سور کا اور جو اسکے
سوا ہے اسمین خلاف ہے اور اصل اشیا مین پاکی ہے اور نہین جانی جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ جسکے معارض
کوئی نقل دوسری نہو انتہی جب ان سات چیزون مین نجاست و پلیدی کا حصر ہو گیا تو دیگر اشیاے
مذکورہ کے پاک ہونے مین کیا کلام ہے بلکہ خود اسکی تصریح کر دی کہ اصل اشیا مین پاکی ہے چنانچہ روضہ ندیہ
شرح عربی دررِبہیہ مطبوعہ کے صفحہ ۵ مین نواب بھوپال اس مقام پر لکھتے ہین وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ
اَنَّ الْاَصْلَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَنَّهٗ طَاهِرٌ اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۱ مین دربارۂ پاکی منی کے لکھتے ہین
وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ وَ دَلِيْلُهُمْ عَلَى الْقَائِلِ بِالنَّجَاسَةِ فَنَحْنُ بَاقُوْنَ عَلَى الْاَصْلِ
اور پھر صفحہ ۱۳ مین دربارۂ پاکی شراب و گوشت مردار و خون مسفوح کے ارشاد فرماتے ہین تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ
لَا يَدُلُّ عَلَى نَجَاسَةِ ذٰلِكَ فَتَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاللَّحْمِ الَّذِيْ دَلَّتْ عَلَيْهِ النُّصُوْصُ لَا يَلْزَمُ مِنْهُ
نَجَاسَتُهُمَا بَلْ لَا بُدَّ مِنْ دَلِيْلٍ آخَرَ عَلَيْهِ وَاِلَّا بَقِيَ عَلَى الْاُصُوْلِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا مِنَ الطَّهَارَةِ
فَمَنِ ادَّعٰى خِلَافَهٗ فَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ اور یہی کتاب نہج المقبول من شرائع الرسول مطبوعہ بھوپال
کے صفحہ ۴ مین نواب بھوپال صاحب کے بیٹے نور الحسن خان کی طرف سے لکھا ہے کہ منی اور شراب اور دیگر مسکرات
و خون رعان پاک ہے اور نجاست کتے اور سور کے گوشت کی مختلف فیہ ہے چنانچہ عبارت فارسی اُس

کتاب ہی بجنسہٖ نقل کی جاتی ہے۔ دوشستم بنی اند برای اعتقاد کردہ علیہ ست نہ جابر نجاست در نجاست
خمر و دیگر مسکرات دلیلے کہ صالح تمسک باشد موجود نیست و ہر نجس حرام ست و ہر حرام نجس نیست لیکن
کہ اصل در ہمہ چیز ہا طہارت ست و در نجاست سگ و لحم خوک خلاف ست و ہر خون و دم ازو نجس نیست
و دم مسفوح حرام ست نہ نجس انتہی سوم اسی طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۱۷ و ۱۸ مین اور فتح المغیث کے صفحہ ۱۴
۱۵ مین لکھا ہی کہ واجب نہیں زکوۃ مگر اونٹ گاے بکری مین اور اموال تجارت مین بھی زکوۃ نہیں ہی اور
زیور پر بھی اس مفتی نے عدم وجوب زکوۃ کا حکم لگایا ہی چنانچہ کتاب نہج المقبول مطبوعۂ مذکور کے صفحہ ۲۰
مین اس مضمون کو لکھا ہی خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ تجارت اور سوداگری کے مال مین اگرچہ کرور ہا روپے
کا ہو اور مثل بھینس اور بھیڑ وغیرہ جانوروں مین اگرچہ کرور ہا روپے کے ہون اور سونے اور چاندی کے
زیور مین اگرچہ کرور ہا روپے کا ہو زکوۃ نہیں ہی پس جب لوگ یونہین زکوۃ کے ادا کرنے مین باوجود
فرض ہونے کے سستی اور غفلت کرتے تھے اور تاہم اموال تجارت اور زیور مین ہزارون اور لاکھون
روپے کی زکوۃ نکالتے تھے اور غربا ے اہل اسلام اُس سے فیض پاتے تھے ابھو مجتہد غیر مقلدین نے حکم لگا دیا
کہ زکوۃ ان چیزون مین واجب نہیں بہانہ بازون اور حیلہ سازون کو سند مل گئی افسوس کہ یہ دروازہ خیر کا
بند ہو گیا اور مجتہد صاحب بھی مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ کے پورے پورے مصداق ہو گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چہارم ایک طلاق سے زائد دو طلاقین دی ہون یا تین اور بیچ مین رجوع نہ کیا ہو
تو دو طلاقین یا تین طلاقین واقع نہونگی اور اُسکے خاوند کو وہ عورت بغیر حلالہ (یعنی بغیر نکاح دوسرے شوہر کے)
درست ہو جاویگی چنانچہ یہ مسئلہ اسی کتاب طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۲۶ مین مرقوم ہی اور اسی طرح صفحہ ۹ فتح المغیث
مین لکھا ہی کہ حلالہ کرنا حرام ہی (یعنی مطلقہ ثلاثہ کا نکاح دوسرے شخص سے کرکے پھر اپنے نکاح مین پھیر لینا)
حالانکہ یہ مسئلہ تمام اہل اسلام بلکہ نص قرآن کے خلاف ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ
مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ یعنی جو اپنی بیوی کو تین طلاقین دے تو پھر نکاح اُس عورت کا اس مرد
سے جائز نہوگا جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح نکرے پس بموجب نص قرآنی کے جو نکاح ثانی مطلقہ کا بعد حلالہ
کرنے کے زوج اول پر حلال تھا اسکو مجتہد صاحب نے اپنی راے سے حرام کر دیا پنجم مرد پر سونے کا زیور حرام ہی نہ اور چیزون کا
چنانچہ یہ عبارت طریقۂ محمدیہ کے صفحہ ۳۰ و فتح المغیث کے صفحہ ۳۵ مین واقع ہی جسکا خلاصہ یہ ہوا کہ مرد کو خواہ
وہ مولوی ہو یا واعظ مفتی ہو یا قاضی کیسا ہو یا سیم چاندی کی بالیان بالے کڑے چھڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہی
سے این کلاہ زتو آید و مردان چنین کنند ششم اسی کتاب فتح المغیث کے صفحہ ۵ مین لکھا ہی۔ اور کافی ہی
مسح کرنا بعض سر کا اور مسح کرنا پگڑی کا اور عمامہ پر انتہی جسکا مطلب یہ ہوا کہ اگر بعض سر کا مسح نکرے تو پگڑی یا عمامہ پر مسح

کرنا کافی ہے حال آنکہ یہ خلاف نص قرآنی کے ہے قیاساً تحقیقہ سنگوہ ہفتم اسی فتح المغیث کے صفحہ ۱ مین لکھا ہے کہ وضو ٹوٹنے کے واسطے سونا

اسی اسی سے معلوم ہوا کہ نیند کو کچھ دخل نہیں تھوڑا لیٹنے سے بغیر سوئے وضو جاتا رہتا ہے حال آنکہ باطل ہے ہشتم اسی کتاب کے صفحہ ۸ مین ہے تیمم کو

توڑنے والی تیمم کی وہی چیزین توڑنے والی وضو کی ہیں انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ پانی دیکھنے اور اسپر قدرت پانے سے تیمم نہیں ٹوٹتا

حال آنکہ یہ غلط ہے نہم اسی کتاب کے صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ اگر خلل پڑے نماز مین امام کی تو وہ خلل امام پر ہے نہ مقتدیوں

پر انتہی اس سے ظاہر ہے حال کہ اگر امام جنبی ہو یا اس سے کوئی فرض ترک ہو یا اسکا کپڑا نجس ہو یا اسنے وضو نہ کیا ہو یا وضو

اسکا ٹوٹ گیا ہو تو فقط امام کی نماز فاسد ہوگی اور مقتدیوں کی نماز مین کچھ نقصان نہ آئیگا حال آنکہ یہ باطل ہے

دہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۵ مین لکھا ہے کہ حلال ہے زکوۃ بنی ہاشم اور انکے غلامون پر اور آسودہ اور تندرست کمانیوالے پر

انتہی اسکا یہ مطلب ہوا کہ صرف زکوۃ کے واسطے بیماری لازم ہے اور اگر فقیر تندرست ہوگا تو اسکو زکوۃ لینی حرام

ہوگی حال آنکہ یہ محض غلط ہے یازدہم اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ مین مرقوم ہے کہ جائز ہے دودھ پلانا بڑی عمر والے کو

اگرچہ داڑھی رکھتا ہو واسطے حاجت ہونے تعلق کے انتہی یہ بات تو موافق مطلب بعض یارون کے کہی یعنی اگر کوئی جوان

مرد کسی عورت مرضعہ پر عاشق ہو تو وہ اس دودھ پینے کے بہانے سے اُس عورت کو ہر روز دیکھا کرے اور اسکی چھاتیان

چھوا کرے جس عورت سے یہ بات حاصل ہو تو پھر پردہ چہ معنی دارد دوازدہم وضو مین بجای پاؤن دھونے

کے مسح فرض ہے چنانچہ فتاوی ابراہیمیہ مصنفہ مولوی ابراہیم غیر مقلد مطبوعہ مطبع دھرم پرکاش الہ آباد کے صفحہ ۱۱ مین

مسطور ہے حال آنکہ یہ رافضیوں کا دستور ہے سیزدہم پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور ڈھیلا لینا بدعت ہے

چنانچہ کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۲۱ و ۲۷ مین تصریح اسکی موجود ہے اور بدعت انکے نزدیک السا فعات

کرنا آنحضرت کے بعد جاہو اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت فی النار ہے پس ہر بدعتی انکے نزدیک ناری اور

دوزخی ٹھیرا تو کلوخ اور پانی سے استنجا کرنے والا بھی دوزخی ہوا حال آنکہ یہ سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے

پس بقول انکے معاذ اللہ حضرت عمرؓ بھی بدعتی اور دوزخی ٹھیرے چہاردہم جو کوئی اپنی بی بی سے جماع کرے

اور انزال نہو تو اسکی نماز بغیر غسل کے درست ہے چنانچہ کتاب ہدایت قلب فاسیہ جواب گلزار آسیہ تصنیف مولوی

محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین کے صفحہ ۳۲ مین موجود ہے پانزدہم تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور

تہائی رات سے زیادہ عبادت مین جاگنا بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب معیار الحق مصنفہ مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی

کے صفحہ ۴۳ مین مذکور ہے خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا تہائی رات سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام

و صحابہ کرام و اولیای عظام مثل حضرت غوث الاعظم وغیرہ سے ثابت ہے انکے نزدیک گناہ ہے معاذ اللہ شانزدہم

سوتیلی خالہ یعنی جسکا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا اُس سے اسکے بھانجے کا نکاح درست ہے چنانچہ فتوای مہری مولوی

عبد القادر غیر مقلد امام کابلی مسجد دہلی مین مرقوم ہے کہ جسپر انکے اُستاد مولوی نذیر حسین کی مہر بھی ثبت ہے ہفدہم

پنیر شام کا جو سور کے پنیر مایہ سے بنایا جاتا اُسکا مشہور ہی یا اور چیزین مثل جوخ کے کہ جنمین سور کی چربی پڑتی مشہور ہی جب وہ آنحضرت کے پاس آتی تھین تو آپ بلا دریافت کھاتے تھے چنانچہ یہ عبارت فتوای مصری مولوی عطا محمد مندرجہ کتاب اظہار الحق مطبوعہ مطبع اتالیق ہند لاہور کے صفحہ ۱۴۱ مین مرقوم ہی اور اس رسالے مین مولوی نذیر حسین وغیرہ علمای غیر مقلدین کی بھی مہرین موجود مین اور اُسکے چھپوانے مین مولوی نذیر حسین نے بڑی کوشش فرمائی چنانچہ خود مصنف رسالہ مذکور نے عنوان کتابہ مین اس امر کی تصریح کردی ہی اب جای انکار باقی نہین نعوذ باللہ من ذلک کہ آنحضرت صلعم پر ایسی ایسی حرام چیزون کے استعمال کرنے کا الزام بہتان اور اتہام ہی اور پھر ایسے خرافات مضامین کی اشاعت مین علما کا سعی اور کوشش کرنا باعث سوء انجام و موجب ہدم بنیان اسلام ہی نہین معلوم غیر مقلدین ایسی باتون کو بمقابلہ مقلدین کے ازراہ نفسانیت جان بوجھکر چھپواتے مین یا بسبب نادانی اور بے سمجھی کے ایسے امور انسے ظہور مین آتے مین بہر حال

فَإِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي فَتِلْكَ مُصِيبَةٌ	وَإِنْ كُنْتَ تَدْرِي فَالْمُصِيبَةُ أَعْظَمُ

جواب سوال دوم

ایسے غیر مقلدون سے جو عقائد و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت اور مجالست کرنا اور انکو مساجد مین آنے دینا شرعاً ممنوع اور باعث خوف فتنہ دین ہی کیونکہ مسائل متذکرہ بالا سے معلوم ہوا کہ وہ اہل سنت مین اور مخالف ملت اہل سنت مین اور مجالست و مخالطت اہل بدعت سے شرعاً ممنوع ہی جیسا کہ حدیث شریف مین بروایت عقیلی وارد ہی عن انس ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابی واصہاری وسیاتی قوم یسبونہم و ینقصونہم فلا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم یعنی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے اختیار کیا مجکو اور اختیار کیا میرے واسطے میرے صحابہ کو اور میری سسرال والون کو اور عنقریب آئیگی ایک قوم کہ گالیان دیگی انکو اور منقصت چاہیگی انکی پس نہ بیٹھو تم انکے ساتھ اور نہ پیو تم انکے ساتھ اور نہ کھاؤ تم انکے ساتھ اور نہ نکاح کرو تم انکے ساتھ اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اس آیت وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ کی تفسیر مین فرمایا ہی در حقائق تنزیل مذکور است کہ سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ فرمودہ اند کہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یونس الی المبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ویظہر من نفسہ العداوۃ ومن داہن مبتدع سلبہ اللہ تعالی حلاوۃ الایمان ومن تحبب الی مبتدع [illegible] تعالی نور الایمان من قلبہ یعنی [illegible] ایمان را بہ کہ با بدعتیان انس نگیرد و ہم مجلس و ہمراہ [illegible] نشود [illegible]

بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وی برگیرند اتنے اور طحطاوی نے حاشیہ درمختار کی کتاب الذبائح مین فرمایا ہے وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَهُمُ الْحَنَفِيُّوْنَ وَالْمَالِكِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ انتہی یعنی یہ گروہ نجات پانے والا جمع ہوا آجکے دن چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس زمانے مین خارج ہوا سو وہ بدعتی اور دوزخی ہے اور یہی مضمون اور بہت سے کتب دینیہ مین موجود ہے ضرورۃً اسی قدر قلیل پر اختصار کیا

جواب سوال سوم

اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و مبطل صلوۃ کا مرتکب نہو اقتدا کرنا جائز ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ انکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد مسطورہ بعض موجب کفر اور بعض مفسد نماز ہین اور سوائے اسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جائز نہوئی جیسا کہ فتاوائے عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اَمَّا الْاِقْتِدَاءُ بِالشَّافِعِيِّ فَلَا بَأْسَ بِهٖ اِذَا لَمْ يَتَعَصَّبْ اَيْ لَمْ يَبْغَضْ لِلْحَنَفِيِّ یعنی شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب نہو یعنی حنفیون سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو تب ان غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے تو بطریق اولی اقتدا جائز نہوگی کہ یہ تو حنفیون کے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑھکر ایک بات ان لامذہبون کے حق مین محدث نامی

علامہ شامی نے حاشیہ ردالمحتار مین لکھی ہے کہ ہمارے زمانے کے وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیرو اور تابع مثل خارجیون کے ہین جنھون نے حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کرکے انکے لشکر سے خروج کیا تھا پس جب لامذہب مثل خارجیون کے ٹھیرے اور خارجی مثل باغیون کے ہوے تو جو حکم باغیون کا ہے وہی حکم لامذہبون کا ٹھیرا کَمَا فِي الْبَدَائِعِ وَلَا يُصَلّٰى عَلٰى بُغَاةٍ بَلْ يُكَفَّنُوْنَ وَيُدْفَنُوْنَ یعنی انکے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے صرف انکو کفن دے کے دفن کردین وَحُكْمُ الْخَوَارِجِ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ حُكْمُ الْبُغَاةِ وَذَهَبَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِيْنَ اِلٰى كُفْرِهِمْ یعنی حکم خارجیون کا نزدیک جمہور علمای محدثین و فقہا کے حکم باغیون کا ہے اور بعض محدثین تو انکے کفر کے قائل ہوگئے (شامی صفحہ ۲۹۳ جلد ۳ مطبوعہ مصر)

واضح ہو

کہ شہر دہلی مین فی زمانہ ہردو فریق کے نوبت نزاع کی یہانتک پونہچی کہ عدالت دیوانی اور فوجداری مین

مقدمات دائر ہوگئے تھے سو صاحب کمشنر بہادر دہلی نے فریقین کے بعض لوگون کو اپنی کوٹھی پر بلاکر واسطے دفع فساد کے باہم ترپ کرانا چاہا چنانچہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ ہجری کو ایک کاغذ لکھا گیا کہ کوئی شخص ایک دوسرے سے متعرض نہو اور بشرط مراعات عدم مفسدات نماز ترک تعین نقد و فصلے کے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھلے بس ہم لوگ تو اس شرط پر راضی ہوگئے مگر انھون نے اسکو نہ مانا اور جابجا ظاہر کیا کہ مقلدین نے اس فیصلے کو جائز نہین رکھا باوجودیکہ انھون نے مواہیر اور دستخط کردیے تھے حال آنکہ مضمون اِذَا فَاتَ الشَّرطُ فَاتَ المَشرُوطُ کا ملحوظ رکھا گیا اگر یہ مسائل مقلدین کی بسبب اقرار خود مراعات کرین تو انکے پیچھے نماز پڑھ لینے مین ہمارا کوئی حرج نہین فی ھٰذہ ھُوَ المقصود واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم



العبد حررہ وصی

وصی احمد السنی الحنفی السورتی

مواہیر و دستخط علمای دہلی و کانپور وغیرہ

هو الموفق

الجواب صحیح والمجیب مصیب حررہ الفقیر الی رحمۃ الاحد القاضی شیخ احمد عفا عنہ اللہ الصمد

هو المعلی

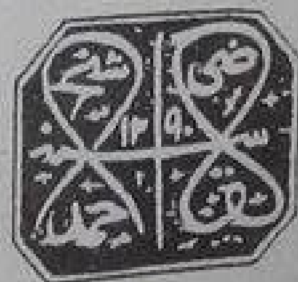
اصاب فی اجاد من اجاب وافاد واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ حررہ العبد الخامل محمد عادل عاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل وجلالہ سن الآثنین یوم الرحمٰن الرحمٰن الازل

هو المصوب

ایسا شخص بہیات کذائی گروہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہی اور نماز اسکے پیچھے نہ پڑھنا چاہیے۔ کتبہ الفقیر الی اللہ الغنی محمد علی عفی عنہ







هو الموفق

مجیب لبیب نے جو مسائل واحکام مخالف فرقہ اہل سنت وجماعت غیر مقلدین کے فرقہ اہل سنت سے خارج ہونے پر بطور دلیل کے انکی کتابون سے لکھے ہین انمین سے بعض احکام انکی بعض کتابون مین راقم نے بھی دیکھے ہین غیر مقلدین کے یہ مسائل مخترعہ واحکام مبتدعہ بلاشبہہ قابل رد

داخل دین کا نہیں سو بعضے موجب کفر اور بعضے موجب فسق و ابتداع اور غیر مقلد یہ سب احکام

اہل سنت کے خلاف محض اتباع ہوا و اتباع اسد میں ایسے احکام مخالف اہل سنت کا معتقد ہو

خارج مذہب اہل سنت کی جماعت سے معتقد ہو اور جب وہ شخص ایسے مسائل مخالف کے

مذہب اہل سنت کی جماعت سے خارج ہوا تو اس کے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا جائز نہیں اگر

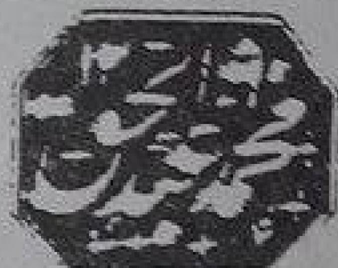


ایسے شخص کے مسجد میں آنے سے فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہو تو انسداد

فتنہ کے لیے مسجد میں آنے سے منع کرنا بہتر ہے واللہ اعلم

کتبہ محمد عبداللہ الحسینی الواسطی البلگرامی عفی عنہ مدرس مدرسہ سلطنت النعمانیہ

صح الجواب



الجواب صحیح



المجیب مصیب























































فی الحقیقۃ اگر ان لوگوں کے یہ عقائد اور یہ اعمال ہیں تو ایسا ہی ہے جیسا مجیب صاحب نے جواب دیا



هو الفتاح

فی الواقع اس فرقہ لامذہب وہ کہ جنکے عقائد موافق تحریر مفتی تحریر ہیں اہل سنت و جماعت سے خارج سمجھنا اور انکے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور بسبب فتنہ و فساد کے انکو مساجد میں آنے نہ دینا بجا اور درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب حررہ العاجز الراجی عفو ربہ القوی الحافظ فتح محمد الفاروقی الحنفی اللدھیانوی



بے شبہہ جو غیر مقلدین ایسے ہوں کہ عقائد انکے خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالح کے ہوں اور مقلدین کو اپنے زعم فاسد میں مشرک اور بدعتی سمجھتے ہوں تو انکے پیچھے نماز پڑھنا اور انکو بسبب فتنہ و فساد کے اپنے مساجد میں آنے دینا جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب
ابو الجیش محمد مہدی عفا عنہ اللہ الہادی القریشی محلی

مواہیر و دستخطہا علمای مقام لودھیانہ و دیوبند

تخمینا مدت ہم سال میں ۱۲۸۵ھ سے ۱۳۰۶ھ تک اس فرقے کو خوب دیکھا مسائل مندرجہ فتوای ہذا کے سوا اور بھی بڑی مخالفت حدیث پر یہ فرقہ جری ہے مولانا اسحق صاحب مرحوم برملا انکو ضال مضل وعظ میں فرمایا کرتے تھے اور یہ بول ہر نکل کے کہتے کہ میاں صاحب کا مذہب وہی ہے جو ہمارا ہے ظاہر میں ایسا کہدیا ہے تا اسی سبب ہر عالم دیندار کو ہم مذہب اپنا بتاکر دین محمدی سے اور قرآن و حدیث سے منحرف کرتے ہیں۔ خدا دین محمدی

مخالف ہونے اور سنت جماعت کے مخالف اور دشمن ہونے مین کچھ شک وشبہ
نہین ہی جیسے روافض وخوارج کے پیچھے نماز پڑھنی ایسے ہی انکے پیچھے نماز
پڑھنی ہی انکی امامت جائز نہین ہی تفصیل طول رکھتی ہی واللہ اعلم

چونکہ گروہ شرذمہ لامذہبیہ اہل بدع وہوا مین سے ہین اسلیے انسے
حتی الامکان احتراز ضروریات سے ہی۔ وما علینا الا البلاغ
المراجی رحمۃ ربہ الباری ابو البشیر عبد العلی القاری

یہ فرقہ غیر مقلدین بیشک خارج اہل سنت وجماعت سے ہو انسے مجالست ترک
ایسی ہی جیسے کہ اہل ہوا اور بدعتیون سے امامت انکی جائز نہین کیونکہ عقائد اور
عملیات انکے مخالف حدیث وقرآن کے ہین۔ واللہ اعلم بالصواب

بسمہ سبحنہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ غَزْوَۃِ خَیْبَرَ مَنْ اَکَلَ
مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ یعنی
جو شخص کہ کھائے لہسن کو پس نزدیک نہ پھٹکے ہماری مسجد کے اور موطا امام محمد مین عمر بن الخطاب سے
مروی ہی کہ ایک عورت مجذوبہ کو طواف کرتے مانع آئے۔ اور فرمایا کہ تو اپنے گھر مین بیٹھ اور
لوگون کو ایذا نہ دے۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے یون نقل کی ہی کہ ایک دن ایک واعظ کو مسجد کوفہ مین دیکھکر فرمایا کہ یہ کون شخص ہی
لوگون نے عرض کیا کہ یہ واعظ ہی لوگون کو گناہون سے روکتا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا اس سے پوچھو کہ ناسخ منسوخ کو جانتا ہی۔ اسنے کہا کہ مجھکو ناسخ منسوخ کا علم نہین حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسکو مسجد سے نکالدو۔ اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب نے بہ تحت بیان
آیہ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ۔ لکھا ہی کہ طعن کرنا سلف پر سخت ترین ایذاء لسانی سے ہی
اور اشباہ مین لکھا ہی کہ موذی کو مسجد مین آنے سے منع کرنا چاہیے اگرچہ ایذا اسکی لسانی ہو۔ فائدہ پس
جب کہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب موجود ہونے ایک امر کے امور مذکورہ سے درست ہوا تو غیر مقلدونکو

بعلاج امور مذکورہ کے یہی ہے کہ ان کو بطریق اولیٰ درست ہو اور بسبب عوق مرض باطنی کے جو عوام
سے جھگڑے ہو اور مساجد میں ان کے آنے سے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہو اور خدائے تعالیٰ مفسدوں کو
دوست نہیں رکھتا کما قال اللہ تعالیٰ واللہ لا یحب المفسدین پس بنا بر تحقیق اس
کے مسائل الانتہاء عن المساجد بعنوان اہل الفتن و المفاسد میں جو اس عاجز کی تالیفات سے ہیں
موجود ہیں واللہ اعلم و علمہ اتم

خادم الطلبہ محمد حبیب الرحمن لدھیانوی المرقوم

حقا کہ ایں جماعت غیر مقلدین مذکورین اہل سنت نہیں تو بدعتی ہونا ان کا ظاہر ہوا اور شغل تجسیم اور تحلیل چار سے زیادہ
ازواج کے ہوا اور تقلید ائمہ سنت کو حرام جانیں ... نماز اور
کل جلسے میں ... لازم ہے ... فساد ... کے ساتھ
احتیاط چاہیے حررہ محمد یعقوب النانوتوی عفا عنہ القوی

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ   ابوالخیرات سید احمد عفی عنہ   محمود حسن عفا اللہ عنہ   محمد محمود دیوبندی عفی عنہ

جماعہ حنفیہ ... فی الحقیقت یہ گروہ غیر مقلدین کا مذہب خارج میں اہل سنت و جماعت سے انکو اہل سنت
و جماعت میں سمجھنا بڑی غلطی کی بات ہے کیونکہ اہل سنت و جماعت منحصر ہیں مذاہب اربعہ میں اور
جیسے اہل سنت حنفی ہیں ... جو کوئی بالکلیہ چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں
ایک کا بھی مقلد نہ ہو اور اپنے تئیں انھیں سے ایک کی طرف منسوب نہ کرے وہ اہل سنت سے

نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہل سنت وجماعت سے ہیں اور مثل دیگر فرق ضالہ روافض وخوارج ومعتزلہ وجبریہ وقدریہ کے ہیں قال الطحاوی فی شرح الدر المختار فعلیکم یا معشر المؤمنین اتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وحفظه وتوفيقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته فی مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى وقال فی التفسير الاحمدی قد وقع الاجماع على ان الاتباع انما يجوز للائمة الاربعة انتهى وقال فی الاشباه والنظائر تحت القاعدة الاولى ما خالف للائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان كان فيه خلاف لغيرهم فقد صرح فی التحرير ان الاجماع قد انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة انتهى قال الفاضل الجليل الفقيه المحدث المفسر الشيخ ولی الله الدهلوی فی عقد الجيد اعلم ان فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفی الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة قال رسول الله صلعم اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار انتهى قال القاضی ثناء الله فی التفسير المظهری فان اهل السنة قد افترق بعد القرون الثلثة والاربعة على اربعة مذاهب لم يبق مذهب فی فروع المسائل سوى هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المركب على بطلان قول مخالف كلهم وقد قال رسول الله صلعم لا تجتمع امتی على الضلالة وقال الله تعالى وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا انتهى

پس ثابت ہوا حصر اہل سنت وجماعت کا اس زمانے میں مذاہب اربعہ میں اور جس کسی کا قول مخالف ائمہ اربعہ کے ہوگا وہ مردود اور باطل ہوگا بسبب مخالف ہونے اہل سنت وجماعت کے اور نہ مانا جائیگا اور یہ لامذہب لوگ قائل ہیں جواز خروج کے مذاہب اربعہ سے اور حصر مذاہب اربعہ کو باطل سمجھتے ہیں چنانچہ معیار الحق مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۳۴ میں مولوی نذیر حسین نے لکھا ہے۔ جبکہ اہل سنت وجماعت منحصر اور مجتمع ہوئے مذاہب اربعہ میں بالاجماع تو اب اس انحصار اور اجماع کا باطل کرنے اور سمجھنے والا اور قائل جواز خروج مذاہب اربعہ کا اہل سنت وجماعت میں سے نہیں ہے اور مثل دیگر اہل مذاہب باطلہ اور فرق ضالہ روافض خوارج اور جبریہ اور قدریہ اور مرجیہ وجہمیہ وغیرہم کے ہے پس جبکہ لامذہب اور غیر مقلدین اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں تو اہل سنت وجماعت کی نماز لامذہبوں کے پیچھے نہیں ہوگی اور بالکل غیر جائز اور نادرست ہے اور انکے ساتھ مخالطت اور مجالست اور موانست رکھنے سے بھی اہل سنت وجماعت کو پرہیز اور اجتناب

چاہیے کیونکہ مجالست ؛ ازر مخالطت اور مصاحبت اہل شر و فساد اور اہل بدعت کے ساتھ بموجب
حدیث صحیح کے بالاجماع ممنوع ہے قال الامام النووی فی شرح صحیح مسلم قبیل کتاب القدر فی باب استحباب
مجالسة الصالحین ومجانبة قرناء السوء فیه تمثیله صلی الله علیه وسلم الجلیس الصالح
بحامل المسك والجلیس السوء بنافخ الکیر فیه فضیلة مجالسة الصالحین واهل الخیر
والمروة ومکارم الاخلاق والورع والعلم والادب والنهی عن مجالسة اهل الشر واهل
البدع ومن یغتاب الناس او یکثر فجره وبطالته ونحو ذلك من الانواع المذمومة انتهی

اور حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی مین فرماتے ہین ؎

یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمین برجان زند
یار بد برجان و برایمان زند
دور شو از اختلاط یار بد
نار خندان باغ را خندان کند
صحبت نیکانت از نیکان کند
صحبت طالح ترا طالح کند
صحبت صالح ترا صالح کند

پس اہل سنت وجماعت کو فرقہ ضالہ لامذہبان غیر مقلدین کی صحبت
سے بہت احتراز کرنا اور بچنا چاہیے فردوا من صحبتهم کما تفرون من الاسد کیواسطے کہ صحبت کو
بڑا اثر ہی حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ محبوب العارفین مین ارشاد فرماتے ہین ؎

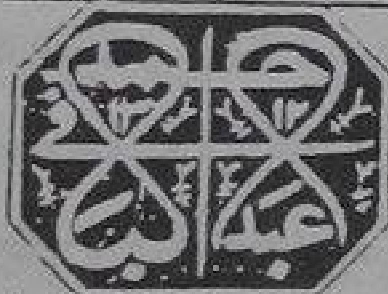
نشین با بدان کہ صحبت بد
گرچہ پاکی ترا پلید کند
آفتابی بدین بزرگی را
ذرہ ابر ناپدید کند

جس حالت مین کہ یہ غیر مقلدین خارج از اہل سنت وجماعت اور داخل اہل بدعت و فرق ضالہ ہوائیہ
مین ٹھیرے اور نماز اہل سنت وجماعت کی ان لامذہبون کے پیچھے غیر صحیح وناجائز ونادرست ہوئی
اور مخالطت اور مجالست بھی حسب روایات مذکورہ انسے ممنوع ہوئی تو اہل سنت وجماعت کو چاہیے
کہ ان لامذہبون کو اپنے مساجد سے نکال دین اور ہرگز نہ آنے دین اسواسطے کہ انکے آنے سے مسجدون
مین شر و فساد و فتنہ پیدا ہوتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور حدیث شریف مین آیا ہو کہ جو کوئی وقت نماز کے لسن پیاز گندنا وغیرہ بدبودار
چیز کہ جسکے کھانے سے منہ مین بدبو پیدا ہو کھا کر مسجد مین آئے تو اُسے دخول مساجد سے منع کرو
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدنا
ولا یوذینا بریح الثوم رواه مسلم وعن ابن عمر ان رسول الله صلعم قال من اکل من
هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یقربن المساجد رواه مسلم وعن عمر بن الخطاب قال انکم
ایها الناس تاکلون شجرتین لا اراهما الا خبیثتین هذا البصل والثوم ولقد رایت رسول الله
صلعم اذا وجد ریحهما من الرجل فی المسجد امر به فاخرج الی البقیع فمن اکلهما فلیمتهما

وکراثا
لم یجد فی شرح صحیح مسلم فی باب نہی من اکل ثوما او بصلا او کراثا
او نحوها مماله رائحة کریہ عن حضور المسجد حتی یذہب ذلك الریح واخراجه من المسجد قال النووی رواہ مسلم
صلی من اکل ہذہ الشجرۃ یعنی الثوم فلا یقربن المساجد ہذا تصریح بنہی من اکل الثوم
ونحوه عن دخول کل مسجد وہذا مذہب العلماء کافة انتہی پس یہ احادیث صحیحہ
دال ہیں اس امر پر کہ جس شخص کی ذات سے لوگوں کو تکلیف وایذا پہنچے اُسے مسجد میں نہ آنے دینا
چاہیے پر ظاہر ہے کہ لامذہبوں کے مسجدوں میں آنے سے شر وفساد اور فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے اور لوگ اپنے علم
بیچارے انکی صحبت سے بگڑتے اور خراب ہوتے ہیں پس لازم ومناسب ہے اہل سنت وجماعت
کو کہ ایسے غیر مقلدوں کو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دیں اور ایسے مفسد لامذہبوں کو اپنے مساجد سے
اخراج کریں اور نکالدیں والسلام علی من اتبع الہدی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین حررہ الفقیر



للفقیر الملتجی الراجی الی رحمة اللہ الاکبر العلی الولی القوی الغنی محمد صالح الدین
ابو النصر المعروف بسید محمد اکبر علی الحسنی الجیلانی الحنفی القادری الچشتی
النقشبندی الدہلوی عفی اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ






تحقیق مُتّفق در مسجد ہم موجد فتنہ است والفتنة اشد من القتل وال را اخراج کردن این شرذمہ
باطلہ ہم بیداست اولاً این فرقہ تاویلیں متشابہات اند بلکہ مثل محکمات میدانند چنانچہ در رسالہ احتوی علی
علی العرش استوی از نواب بھوپال موجود است واین ہمہ بدان عقیدہ بادی متفق اند حالانکہ انصرام
از متشابہات بکلام عز وجل وما یعلم تاویلہ الا اللہ ثابت پس مورد من فسر القران برأیہ فلیتبوأ
مقعدہ من النار ہمین شرذمہ مبطلہ اند ثانیاً منکرین قیاس واجماع اند بنا علیہ مجتہدین را بد میگویند
ومقلدین را مشرک میدانند حالانکہ کتاب اللہ ثابت است بقولہ عز وجل فاعتبروا یا اولی الابصار
وحدیث نبوی نیز وہو ہذا ما روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعث معاذا الی الیمن
قال کیف تقضی یا معاذ فقال بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة
رسول اللہ قال فان لم تجد قال اجتہد برأیی فقال علیہ السلام الحمد للہ الذی وفق
رسول رسولہ بما یرضی بہ رسولہ فان لم یکن القیاس حجة لا نکرہ بل حمد اللہ علیہ

ثم شرع كثير من الناس بطلان عقيدة محمد عبد الوهاب الحق بل يسكتون عن إظهار الحق إذا لقوا علماءهم

خذلهم الله تعالى بقول حبيبه صلى الله عليه وسلم من سكت عن الحق فهو شيطان

أخرس فثبت أن هذا القوم لا يصلى فيا أنهم ... الذين يجب عليهم ... أهل الحق

والكمال الذين ينشرون أعلام مذهب الضابطة أن لا يخلطوا هذه الفرقة ... ليجتنبوا عنهم

الله ولعلهم ... كانوا يفعلون ... [illegible] أهل الإسلام ... الضعيف الله

محمد عبد السلام الكشميري وطنا والحنفي مذهبا والجشتي

القادري النقشبندي ... مشربا أحمدهم الله

في حياتهم ... الجنة ... آمين

نحمده ونصلي على رسوله الكريم ... [illegible]

ان لامذہبوں کے پیچھے جو جامع الشواہد کے مقابلہ امثال سے ثابت ہیں مقلدین اہل سنت جماعت کو نماز پڑھنا نہ چاہیے کہ یہ لوگ مفسدین فی الدین اور بے ادبیوں سلف صالحین سے بھی نہیں ڈرتے اور اس کے عقائد واعمال جمہور فقہا و محدثین کے بالکل خلاف ہیں اور جو لوگ ایسے نہیں ہیں وہ ہرگز یہ [illegible] اور تقلید کا طعن کرتے ہیں اور سب مقلدین کو علی الحق جانتے ہیں ان کی اقتدا کرنے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں ہم کو کچھ کلام نہیں ہے تنبیہ حضرات جامع الشواہد کے پیچھے ہو کے اور [illegible] کیوں جرح کئے ہیں حوالہ تقلید بند ... برا بھلا کہتے ہیں یہ لوگ گالیاں دیتے ہیں ہم ان کو بھی اہل سنت جماعت سے خارج جانتے ہیں اور لامذہب سمجھتے ہیں ... [illegible] اور نفسانیت نہیں ... کی بات میں صاف صاف کہتا ہوں ... [illegible] نقصان ہو جاوں جو دل میں ... سمجھے تو ہر لامذہبوں ... [illegible] کام پڑا اور برسوں ... جھگڑا رہا ہم ... صلح کی بات ... [illegible] پہنچتے رہے ... ادھر بھی ... مخالفت کی ... [illegible]

کوئی گوشہ ... [illegible]		جیسے دیکھا ... [illegible]

چنانچہ اس بیان کی تصدیق ان خطوں کے جوابات ... [illegible]

خط

از طرف شاہ رحمت اللہ صاحب ... حضرت مولانا صاحب ... [illegible]

جناب ... شاہ محمد ... صاحب مد ظلہم

بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے ملتمس ہوں کہ انواع واقسام کی خبریں جو بذریعۂ اخبار کے شائع ہوئی ہیں علی الخصوص اخبار زمانہ میں۔ ایسی عجیب تشویش پھیل ہوئی ہے کہ ہنوز حقیقت واقعہ سے جو لکھنؤ میں بیان جلسۂ ندوۃ العلما تصفیہ میں المقلدین وغیر المقلدین ہوا ایسے طور پر آگاہی نہیں ہوئی اور نیز آرے میں بھی کیا گذرا کچھ حال معلوم نہوا لہٰذا برای خدا صحیح صحیح واقعات سے مطلع فرمائیے اور مہر کر دیجیے تاکہ ہم لوگوں کو اطمینان ہو اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ راقم شاہ محمد رحمت اللہ سوداگر ساکن محلہ خدائی پورہ

جواب

بخدمت شریف برادرم محب قلبی مخلص دلی مقبول بارگاہ الٰہ شاہ محمد رحمت اللہ صاحب سوداگر زاد مجدکم

بعد ہدیۂ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دمنظرتہ کے واضح ہو کہ آپ کا خط مسرت نمط آیا حال معلوم ہوا واقعی معاملہ اور آپ بمقام لکھنؤ مجمع عام جلسۂ ندوۃ العلما واقعۂ بارہ دری قیصر باغ ضرور ہوا اس طور پر کہ بعد نماز صبح کے مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی بمقام لکھنؤ ہمارے فرودگاہ پر مع چند علما کے جن میں مولوی سید محمد علی صاحب ناظم جلسہ بھی تھے تشریف لائے اور اپنے عقائد کو مثل ہم لوگوں کے بیان کیا اور اُسی مضمون کی ایک تحریر بدستخط مولوی صاحب ممدوح کے پیش کر کے پڑھی گئی جس سے ہمارا دل بہت خوش ہوا اور ہمنے کہا بارک اللہ جزاکم اللہ اب ہمارے طبیعت آپ سے صاف ہو گئی۔ کیونکہ اصل مخالفت آپ سے عقائد کی وجہ سے تھی ہر گاہ آپ نے مثل اہل سنت وجماعت کے اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا تو صرف آمین بالجہر و رفع یدین ایسا امر نہیں ہے کہ مسجدوں کی آمد و رفت میں تکرار ہو بہتر ہوگا کہ آج دوسرا جلسہ ندوۃ العلما کا ہے ہزار ہا عوام وخواص اور بڑے بڑے علما کا مجمع ہے آپ تشریف لیجا کر اپنا عقیدہ عام طور پر بیان کر دیجیے تاکہ تمام سامعین وحاضرین کی تشفی ہو جائے۔ اور برسوں کا جھگڑا مٹ جائے۔ مولوی صاحب ممدوح مع ناظم صاحب دو تیسرے جلسے میں تشریف لائے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے آبدیدہ ہو کر خدا کو گواہ کر کے کہا کہ جو خیالات عرصے سے میرے دل میں تھے سب کو آج میں نے بطیب خاطر بلا جبر وتعدی نظر انصاف سے واپس لیکر میں اپنا عقیدہ بیان کرتا ہوں آپ لوگ سنیے قیامت کے روز میرے اس عقیدے پر آپ لوگوں کو گواہی دینا ہوگا۔ وہو ہذہ میں خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانتا ہوں اور محمد صلعم کو اللہ کا سچا رسول وخاتم النبیین مانتا ہوں بعد کل اکابر دین وصحابۂ کرام وائمۂ مجتہدین ومحدثین واولیاء اللہ وعلمائے مقلدین کو اپنا پیشوا اور مقتدیٰ جانتا ہوں اور انکا سچے دل سے ادب کرتا ہوں اور اُنکی بے ادبی کرنا اور اُنکی طرف سے کینہ رکھنا گناہ جانتا ہوں اور معجزات انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ وکرامات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو برحق سمجھتا ہوں اور ہم مقلدین الحمد للہ اور اہل حدیث ہر ایک دوسرے کو موحد ومومن کہتے ہیں اور کسی کلمہ گو کو مشرک وبدعتی کہنا سخت گناہ جانتے ہیں۔ اور نہ خود کسی مقتدی اور امام کو برا کہتے ہیں اور نہ کسی کو

برا کہنا یا برا جاننا جائز رکھتے ہین اور قیامت مین اللہ تعالی کے دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
کے امیدوار ہین اور یہی آمنت باللہ پڑھی اور حاضرین کو بہ تکبیر گولہ کہا جب مولوی محمد ابراہیم صاحب فارغ ہوے تو مین نے حمد الٰہی اور مین نے بآواز
بلند کہا بارک اللہ جزاکم اللہ اسوقت آپ کی تقریر نہایت دلچسپ اور اطمینان بخش ہوئی مرحبا شاباش
ہم لوگون کو آپ لوگون سے نفرت کی وجہ اور کدورت کی علت محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد باطلہ
سے موافقت کرنے کے سبب تھی جس نے صدہا علما کو مکہ معظمہ مین قتل کر ڈالا اور حرم شریف مین خون
کی ندی بہادی یہ وہ جگہ ہے کہ جسکی شان مین حق تعالی فرماتا ہے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا یعنے کہ کسی
ذی روح اور چیونٹی اور جون کو بھی ستانے اور مارنے کی ممانعت ہے افسوس کہ وہان ان وہابیہ خدا ناترس
نے علماے مقلدین کے قتل کرنے کا حکم لگا دیا جیسا کہ شامی حاشیہ در مختار مین وارد ہے فاستباحوا بذلك
قتل اهل السنة وقتل علمائهم حالانکہ وہ علما تعزیہ پرست نہ تھے قبر پرست نہ تھے بت پرست نہ تھے
مشرک نہ تھے فاسق نہ تھے فاجر نہ تھے ان مقلد مذہب تھے تب پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین ہرگز
انکا تبع نہین ہون اور نہ کوئی جھگڑانے واسطے ہے غرض کہ جلسہ برخاست ہوا تیسرے روز پھر اس امر مین
گفتگو پیش ہوئی کہ ایسے عقائد والے جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے مسجدون مین آئین جائین
اتحاد و محبت قائم رکھین چونکہ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے دستخطی تحریر مین بعد بیان عقائد صحیحہ یہ
لکھا تھا کہ نماز ایک کی دوسرے کے پیچھے بلا کراہت درست ہے۔ ہمنے کہا اسمین اسقدر اور شرط لگائیے
کہ جو امام ہو مقتدیون کی رعایت وضو و غسل وغیرہ مین ضرور ملحوظ رکھے اور ناظم صاحب و دیگر علماے حاضرین نے
بھی اس شرط کے ساتھ اتفاق فرمایا مگر مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے منظور نکیا اور مولوی ابراہیم صاحب
نے بھی اس سے باز رکھا اور یہ کہا کہ ایک نقطہ بھی اگر اس رقعہ مین بڑھ جائیگا تو نہ ہماری دستخط نہ ہم صلح مین شریک
ہین مگر مولوی ابراہیم صاحب وغیرہ کو اس مقام سے اٹھا کر لیے چلے گئے اسپر علماے حاضرین کو بڑا افسوس ہوا کہ
صلح اور اتحاد کی بنی بنائی بات صرف ایک شخص کی مخالفت سے بگڑ گئی اور اس شخص کو سواے بدنامی رخنہ
اندازی و فتنہ پردازی کے کوئی بات حاصل نہوئی گروہی قتل سے شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد آخر سب علما کی یہ راے قرار پائی کہ ہر گاہ ہم مقلدین مین باخود ہا اسکا لحاظ
بلا التزام ہے کہ حنفی جب امام ہو شافعی وغیرہ کی رعایت ضرور ملحوظ رکھے اور شافعی امام ہو تو دوسرے ائمہ
مجتہدین کے مقلدین کی ضرور رعایت کرے گو یہ لوگ نہین مانتے ہین نہ مانین مگر بعض علماے حاضرین کی
یہ راے ٹھیری کہ بلا اس شرط کے مانے ہوے کیونکر انکے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے یہانتک کہ جلسہ برخاست ہوا اور
نماز ان لوگون کے پیچھے جائز نہین رکھی گئی دوسرے روز سب لوگ اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوے
عنقریب کیفیت کمیٹی چھپ کر آئیگی اسکے دیکھنے سے اس میرے بیان کی پوری تصدیق آپکو ہو جائیگی

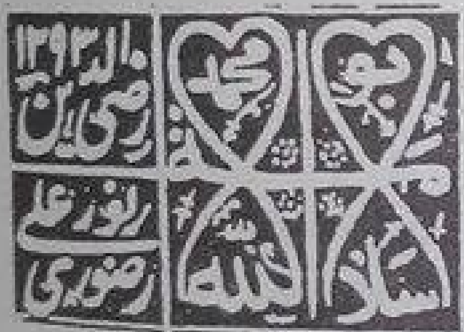
واقعۂ آرہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب میری ملاقات کو غازی پور تشریف لائے اور میری دعوت کرکے آرہ سے لیگئے مین اپنی جماعت
کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کے مکان پر گیا مولوی صاحب کو مع ہم عقائد اہل حدیث کے اپنے ہمراہ لیکر انکی مسجد
مین مختصر وعظ صلح و اتفاق باہمی کا بیان کرکے مولوی صاحب کو جامع مسجد مین لایا مولوی صاحب نے
عمدہ عقائد و مضامین کے ساتھ وعظ فرمایا اثنائے وعظ مین چودھری حاجی شجاعت علی صاحب رئیس آرہ نے
کہا کہ ائمۂ مجتہدین کا کچھ تذکرہ فرمایئے مولوی صاحب نے بڑے زور شور سے تعریف ائمۂ مجتہدین اور علمائے مقلدین کی
بیان فرمائی اور بعد ختم وعظ کے یون دعا کی۔ الٰہی ہمکو ائمۂ مجتہدین و محدثین کی فرمانبرداری مین زندہ رکھنا
اور انکی محبت مین مارنا اور قیامت مین انکے تابعدارون مین محشور کرنا۔ تمام حاضرین کو بڑی خوشی ہوئی یہانتک
کہ ایک دوسرے سے ملے اور جوش محبت سے طرفین کے دلونپر ایک عجب رقت رہی۔ الحمد للہ کہ آرے
مین مصالحت کا رنگ خوب جم گیا عشا کی نماز ہوئی چونکہ مین مسافر تھا قصر کی وجہ سے حافظ عبد الرزاق
صاحب پیش امام جامع مسجد نے نماز پڑھائی باخدا کی محبت اور باہمی صلح کا اثر تھا کہ ہم مذہب مولوی
ابراہیم صاحب جیسے بغل مین تھے نہ زور سے آمین کہی نہ رفع الیدین کیا اور جس نے آمین بالجہر کہی بھی تو ایسی
خفیف آواز سے کہ اسکے قریب کے چند آدمیون نے سنی اس سے سب کو بڑی خوشی ہوئی اور نہایت خرمی کے ساتھ
ایک دوسرے کو اپنا صاحب صادق سمجھنے لگے اور آپس مین خیال ازدیاد محبت کا ہو گیا۔ مگر غازیپور۔ بنارس۔ و دیگر بلاد
مین ہنوز تصفیے کا عنوان کوئی قائم نہین ہوا اسوجہ سے ہنوز کوئی غیر مقلد مقلدین کی مسجد مین نہین آسکتا اور
نہ کوئی حنفی غیر مقلدین کی مسجد مین جا سکتا غازی پور مین فقیر نے خود حافظ عبد اللہ صاحب سے (جو سرگروہ
غیر مقلدین ہین) کہا کہ صرف جسقدر مولوی ابراہیم صاحب نے جلسۂ ندوۃ العلماء لکھنؤ مین بیان کیا ہے اور
آپ نے بھی اسکو بیان سنا ہے آپ بھی کہدیجیے اور مسجدون مین باہم آمد و رفت رکھیے اور کسی ایک دوسرے کو
منع کیجیے مگر یہ حضرت راضی نہین ہوے اور کہا کہ جسطور پر مولوی ابراہیم نے کہا ہے مین ہرگز نہین کہونگا پھر کیونکر
مصالحت ہوتی اور مولوی محمد سعید بنارسی سے بھی بنارس کے لوگون نے کہا کہ جسطور پر مولوی ابراہیم صاحب نے
اپنی صفائی کر لی آپ بھی ویسے ہی عقائد کا اظہار کر دیجیے تو مسجدون مین آئیے جائیے مگر انھون نے بھی حافظ عبد اللہ
صاحب کی طرح سے نہ مانا بلکہ اسنے زیادہ شورش کی اور تمام لوگون مین اپنے انکار کا اشتہار دیا اور مولوی ابراہیم
صاحب کو سخت کلامی سے یاد کیا پس بنارس کے لوگون نے بھی جواب دیا کہ آپ لوگ اگر پہلے عقائد پر جمے
رہینگے تو ہرگز مساجد احناف مین نہین جا سکتے چنانچہ غازیپور۔ بنارس۔ مرزاپور۔ وغیرہ دیگر مین نہ غیر مقلدین نے عقیدے
کی صفائی ظاہر کی اور نہ صلح کی بات ہونے دی خدا رحم فرمائے اور مسلمانون کو باہمی اتفاق کی توفیق دے اور
فتنہ فساد کی باتون سے بچائے افسوس صد افسوس ہے ان مولویون پر جنکی طبع



میں اصلاح اصلا نہیں ہے بلکہ بجھتی ہوئی آگ کو مشتعل کرنا چاہتے ہیں اے
میرے خدا اتفاق و محبت امت محمدیہ کو عطا فرما آمین ثم آمین -
حقیر فقیر محمد امانت اللہ عفی عنہ

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازیپوری مدظلہم العالی کی اس تحریر حق پذیر نے تو غالیان لامذہب اور متعصبان مذہب کی دروغگوئی و حیلہ جوئی اور ناانصافی و کید بازی کی ساری قلعی کھولدی بلکہ ان لوگوں کی صورت پر کدورت آئینہ واقعۂ آرہ میں دکھا دی یعنی ہم لوگوں کی صلح و راستی اور اُن لوگوں کی نفسانیت و کج بحثی صاف صاف بلا اعتساف بتا دی سے لامذہبی اب کیا ہے ہر قیدی کی آزادی + بے قیدی مذہب میں ہے دین کی بربادی + کہتے ہو برا سب کو اس سخت کلامی کی



نے ہی بنا ڈالی الکوز علی البذی +

حرّرہ

العبد الاواہ ابو محمد سلامۃ اللہ غفر لہ اللہ و عفاہ
من اجاب لقد اصاب









من جاء بالجواب قد فاز فوزا عظیما من الحدیث والکتاب

اسمیں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازیپوری نے مرافق منشای اہل اسلام حسب مقاصد فروۃ العلما کے آپس میں میل جول اور ایک دوسرے کے پیچھے بلاکراہت نماز پڑھنے کے واسطے سب کوشش کی تھی اور ان لامذہبوں کے ظاہری اقرار کی وجہ سے سب مقلدوں نے باآواز بلند علی رؤس الاشہاد کہدیا تھا کہ اب ہمارے انکے پوری صفائی ہوگئی اور کوئی بات رکاوٹ کی باقی نہیں رہی اب ہمکو چاہیے کہ آپس میں مثل برادران حقیقی کے اتحاد و محبت کا برتاؤ رکھیں مگر افسوس کہ بعض متعصب لامذہبوں کی مخالفت سے اتحاد کی صورت پیدا نہیں ہوئی





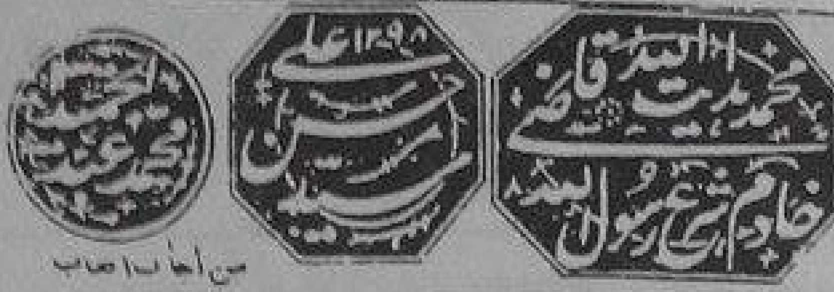




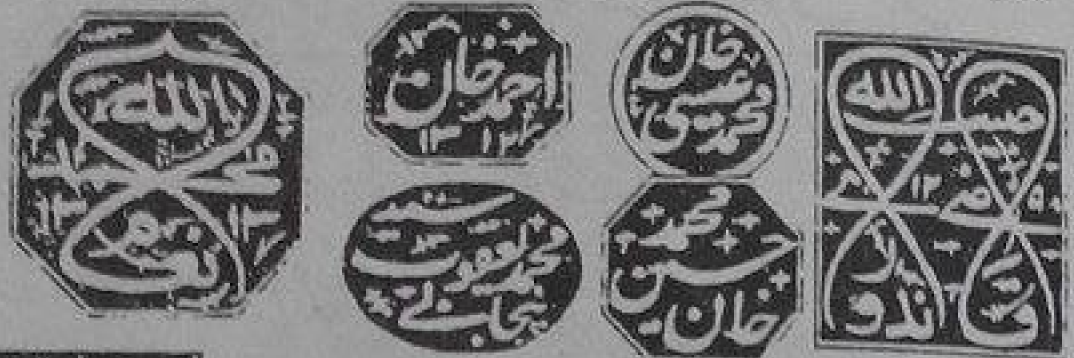


مواہیر و دستخط علمائے شہر اندور و چھاؤنی

الجواب صحیح کما فی کتب الفقہ والحدیث خادم شرع رسول اللہ قاضی حبیب اللہ اندوری۔



من احباب اصحاب



صح الجواب خادم العلماء عبد الواحد حال وارد شہر اندور

صح الجواب سید غیاث الدین ساکن عدن حال وارد اندور



فرقہ جدیدہ غیر مقلدین کے عقائد جو مجیب مصیب نے تحریر کیے فی الواقع اہل سنت و جماعت و سلف صالحین کے خلاف ہیں اور یہ فرقہ بدعتی مفسد مفارق الجماعت اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہے۔ اور مخالطت اور مجالست فرقہ مذکورہ کے ساتھ ہرگز جائز نہیں ہے اور اپنی مسجدوں میں انکو ہرگز آنے دینا نہیں چاہیے اور نماز اس فرقہ مذکورہ کے پیچھے ہرگز ہرگز جائز نہ ہے واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم یالا فقیر خیر خواہ مسلمین

قد اطلعت علی ہذا الجواب المسطور بتمامہ فیہ من اللؤلؤ المنثور فوجدتہ موافقا للکتاب والسنۃ والادلۃ فقد جاء الحق و زهق الباطل اشکر اللہ علی حسن توفیق المجیب المصیب واسألہ ان یعطیہ فی الدارین اکمل النصیب حررہ حافظ محمد اکرم قاضی کمپ مؤ فقط

اعظم اللہ اجر من اجاب فانہ قد نطق بالقول الصواب بما شہد بہ السنۃ والکتاب یقبلہ اولو الالباب نمقہ راقمہ ادنی اہل العلم اضعف عباد اللہ المنان محمد المدعو بعبد الرحمن نائب قاضی کمپ مؤ

ما قالہ المجیب المصیب حق سنیۃ و بالحق المحض عقیۃ جزاہ اللہ خیر الجزاء عنا و عن المسلمین امین یا رب العلمین و یا مجیب دعاء السائلین فی کل ان و حین سطرہ الراجی غفران اللہ المستعان محمد فضل الرحمن [illegible] امتہ اجمعین

جو عقائد غیر مقلدین کے انھیں کی کتب معتبرہ سے بیان کیے گئے۔ درحقیقت خلاف عقیدہ اہل سنت

دجماعت مین انکو مفسدین جانکر انسے مخالطت نکرین - عاجز محمد عبد الرحمن اندوری







مواہیر مشاہیر علمای دار الاسلام مصطفے آباد عرف رامپور



بلا شبہہ یہ فرقۂ ضالہ (جسکے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ مخالف فرقۂ ناجیۂ اہل سنت والجماعت کے مجیب مصیب نے بحوالۂ رسائل و فتاوی باطلۂ غیر مقلدین نقل کیے اور اکثر اُسکے راقم الحروف کی نظر سے بھی گذرے) مبتدع ہی اور اُسکے حق مین یہی حکم ہی جو مجیب مصیب نے تحریر کیا - واللہ سبحانہ الموفق

هذا هو الحق عندی — هذا الجواب بلا ارتیاب — الجواب صحیح — من اجاب فقد اصاب

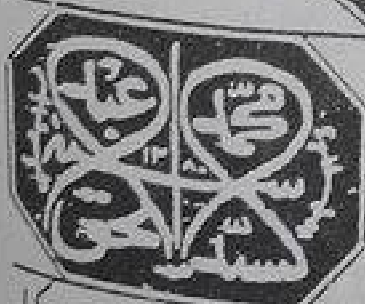





ذلک کذلک — هذا الجواب بالصواب — ذلک الکتاب لاریب فیہ — قد اصاب من اجاب





یہ شخص امام اس گروہ غیر مقلدین کا سنی نہین ہی - رافضی ہو تو عجب نہین یہ بیچارہ عامیون کو اپنے ساتھ جہنم مین لے جانا چاہتا ہی واللہ اعلم - کتبہ سید عبد الحق - سابق متوطن کانپور حال باشندۂ رامپور -

فی الواقع عقیدہ اس فرقۂ جدیدہ و جماعت مستحدثہ کا ایسا ہی ہی جیسا کہ مجیب مصیب نے ثابت کیا -

الجواب بالسنۃ والکتاب — العبد عابد حسن عفی عنہ — متی قال بسوی ذلک فقد قال محالا — من اجاب جاء بالحق والدی







واقعی یہ فرقہ باطلہ جسکے جواب مین علمای دین ہمارے جو کچھ تحریر فرماتے ہین درست ہے حررہ الراجی الی رحمۃ اللہ محمد کریم اللہ۔

الجواب صحیح — الجواب هو الصواب — المجیب مصیب





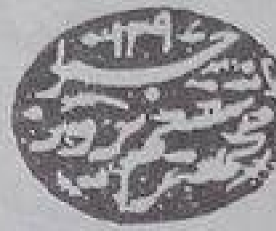








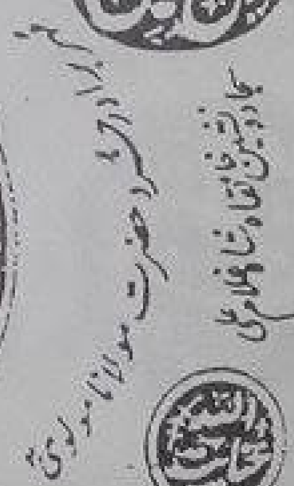
















ان حضرات نے شبہات جاسدین مفسدین دین ومعاندین مجتہدین ومقلدین اور اتباع مریدین ومعتقدین کے حق مین جنکو حضرت حق جل جلالہ وعم نوالہ نے آزادی کا حق لگے مین ڈالکر ہندوستان کا بیخ فساد بنا رکھا ہے جسقدر بزور دست وزبان کے ذریعے سے مقابلہ برمحل کیا جائے تھوڑا ہے فی الحقیقت یہ سب کے سب ضال اور مضل ہین اور سلسلہ مذاہب اربعہ فقہ سے خارج [illegible] [illegible]

[illegible]

والیہ المعاد۔ الا یتفوہ بذلک العقائد المذکورۃ الامن لہ ذہن سقیم واللہ سبحانہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ کتبہ العبد الاثم ابو الجمیل معین الدین محمد عبد الجلیل صانہ اللہ عن کل دمیل وذمیل

مہر تلمیذ حضرت مولانا مولوی



محمد ارشاد حسین سلمہ رب المشرقین

اصاب من اجاب



الجواب صحیح والمجیب مصیب



ان ھذا الجواب صحیح



ھو الموفق

ان ھذا الجواب موافق للسنۃ والکتاب نمقہ العبد المذنب محمد عبد القادر



ھو المستعان

فی الحقیقت یہ جواب باصواب معین بتعاذین اور عین الیقین ہے
محمد عبد القادر خان



ھو الرحمن الرحیم

لاشک ان ھذا الجواب صحیح والمجیب مصیب فقط
حررہ الاثیم محمد عبد الکریم

